مزید الایمان

یعنی

ایمان افروز مضامین

حصہ دوم

تالیف

مفتی محمد عبد القادر جیلانی

تخصص فی علوم الحدیث الشریف: جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

تخصص فی الفقہ والافتاء:____ جامعہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والا (خانیوال)

تمرینِ افتاء:____ دار الافتاء جامعہ دار العلوم کورنگی کراچی

اعراب وترجمہ: منتخب طلبہ دورہ حدیث

پسند فرمودہ

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ابو عمار زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ صدیقیہ
بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ
اردو بازار لاہور

0300-4585134-0315-7833863

فہرست (حصہ دوم)

آخرت

موت، قبر، حشر،

جنت، جہنم

دنیا سے بے رغبتی

احادیث

١۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَنْبِہٖ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَکَ وِطَاءً فَقَالَ: مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا مَا اَنَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا۔[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بوریئے پر سوئے ہوئے تھے سوکر اٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر بوریئے کے نشان تھے یہ دیکھ کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ کیلئے ہم کوئی نرم گدا بنادیں (نرم بستر بچھادیں) تو اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اس دنیا سے کیا سروکار میری اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسا کہ ایک سوار کسی درخت کے نیچے (آرام کرنے کیلئے) اس کی چھاؤں میں بیٹھے پھر اس کو چھوڑ کر اپنی منزل کی طرف چل دے۔

(٢) قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: اَلدُّنْیَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَہٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَہٗ وَلَھَا یَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَہٗ۔[2]

(٢) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا آخرت میں کوئی گھر نہیں اور دنیا میں مال اُس کیلئے ہے جس کا آخرت میں کوئی مال نہیں اور اس کو وہی شخص جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔

٣۔ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ رضی اللہ عنہ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

١۔ سنن الترمذی (٤/ ٥٨٨)، رقم (٢٣٧٧) وقال ہذا حدیث حسن صحیح

٢۔ ا۔ مسند احمد (٤٠/ ٤٨٠)، رقم (٢٤٤١٩)، ورجال ثقات

٢۔ شعب الایمان (٧/ ٣٧٥)، رقم (١٠٦٣٨)، وقال العراقی: اسنادہ جید

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ [1]

(۳) حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجھ پر یہ وحی نہیں نازل کی گئی کہ میں مال جمع کر کے تاجر بن جاؤں بلکہ مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے آپ اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کیجئے اور سجدہ کرنے والوں میں سے بن جائیے نیز اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہئے، حتیٰ کہ آپ کی دنیا کی زندگی کا آخری وقت آجائے۔

۴۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا وقال ثلاثًا او نحو هٰذا. فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ۔ [2]

(۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے رب نے میرے اوپر یہ پیش کیا کہ وہ میرے لئے مکہ کی وادی کو سونا بنا دیں لیکن میں نے عرض کیا میرے رب مجھے اس کی بالکل خواہش نہیں میں تو بس یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں جب بھوکا ہوں تو تیرے حضور میں گڑگڑاؤں اور تجھے یاد کروں اور جب میں شکم سیر ہوں تو آپ کی تعریف بیان کروں اور شکر ادا کروں۔

۵۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ إِلَى أَنْ قَالَ. قَالَ: فَوَاللهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ۔ [3]

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح (۳/۱۴۸)، رقم (۵۲۰۶)

۲۔ سنن الترمذی (۴/۵۷۵)، رقم (۲۳۴۷) وقال ہذا حدیث حسن

۳۔ صحیح مسلم (۸/۲۱۰)، رقم (۷۶۰۷)

(۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر چھوٹے کان والے مرے ہوئے بکری کے بچے پر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ مردار بکری کا بچہ اس کو ایک درھم کے عوض مل جائے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ یہ ہمیں کسی چیز کے بھی عوض مل جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ کی قسم دنیا اللہ کے یہاں اس سے بھی زیادہ بے قدر و قیمت ہے جتنا تمہارے نزدیک یہ مرا ہوا بکری کا بچہ۔

۶۔ حدیث: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا اٰتَاهُ۔[1]

(۶) تحقیق وہ شخص فلاح پا گیا جو اسلام لایا اور اسے گزارہ کے قابل روزی دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی عطا کردہ روزی پر قناعت عطا فرمائی۔

۷۔ حدیث مرفوع: يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اِنَّمَا مِنْ مَالِهٖ ثَلَاثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذَالِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ تَارِكُهٗ لِلنَّاسِ۔[2]

(۷) بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کا مال صرف تین طرح کا ہے (۱) جو کھایا اور ختم کر دیا یا (۲) جو پہنا اور پرانا کر دیا یا (۳) وہ مال جو اللہ کے لئے کسی کو دیا اور آخرت میں اس کو اپنے لئے محفوظ کر دیا اور اس کے علاوہ جو مال ہے وہ ختم ہو جائے گا لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا۔

(۸) حدیث مرفوع: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ۔[3]

(۸) میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں دو دفن کے بعد واپس آ جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہتی ہے میت کے ساتھ اس کے رشتے دار، مال، عمل ساتھ جاتے ہیں، رشتہ دار اور مال دفن کے بعد واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ ہی رہتا ہے۔

۱۔ الجمع بین الصحیحین للحمیدی (۳/۳۲۲)، رقم (۲۹۶۳)
۲۔ صحیح مسلم (۸/۲۱۱)، رقم (۷۶۱۱)
۳۔ صحیح البخاری (۵/۲۳۸۸)، رقم (۶۱۴۹)

(۹) حدیث مرفوع: لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ[۱]

(۹) ساز وسامان کے زیادہ ہونے سے آدمی غنی نہیں ہوتا اصل مالداری تو دل کا مالدار ہونا ہے۔

(۱۰) حدیث مرفوع: لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ لُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ ۔[۲]

(۱۰) دینار و درھم کے غلام پر لعنت ہو۔

(۱۱) حدیث مرفوع: اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ۔[۳]

(۱۱) تمام (جائز) قسم کا خرچ کرنا اللہ کے راستے میں شمار ہوتا ہے سوائے تعمیر کے، کہ اس پر جو مال لگتا ہے اس میں کوئی خیر نہیں۔

(۱۲) حدیث مرفوع: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُهُ اَحَبَّنِيَ اللهُ وَاَحَبَّنِيَ النَّاسُ قَالَ: اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللهُ وَازْهَدْ فِيْ مَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ.[۴]

(۱۲) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیں کہ جب اس کو کروں تو اللہ بھی مجھ سے محبت کرنے لگے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بے رغبتی اختیار کرلو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے رغبتی اختیار کرلو لوگ تم سے محبت کریں گے۔

(۱۳) حدیث مرفوع: مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ

۱۔ صحیح البخاری (۵/ ۲۳۶۸)، رقم (۶۰۸۱)
۲۔ سنن الترمذی (۴/ ۵۸۷)، رقم (۲۳۷۵)
۳۔ المرجع السابق (۴/ ۶۵۱)، رقم (۲۴۸۲)
۴۔ ریاض الصالحین (۱/ ۲۹۳) حدیث حسن

الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ۔ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ [1]

(۱۳) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جائز طریقے سے دُنیا کے مال کو طلب کرے اور اس سے مقصود سُوال سے بچنا، اپنے گھر والوں کے لئے کمانا، پڑوسی پر مہربانی کرنا ہو تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا اس حال میں کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا اور جو شخص جائز طریقے سے دنیا کا مال طلب کرنے میں لگے اور مقصود مال کو زیادہ کرنا، دوسروں پر فخر کرنا، اور دکھلاوا کرنا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے

(۱۴) حدیث مرفوع: اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ مَا قَدَّمَ؟ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ؟ [2]

(۱۷) جب مرنے والا مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے؟ اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیا چھوڑ کر مرا ہے؟

(۱۵) حدیث مرفوع: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لَا تُكْثِرُوا الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ۔ [3]

(۱۵) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم زیادہ ہنسا مت کرو کیونکہ ہنسا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

(۱۶) حدیث: عَنْ كَعْبِ ابْنِ عِيَاضٍ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح (۱۲۹/۳)، رقم (۵۲۰۷)
۲۔ شعب الایمان (۸۴/۱۳)، رقم (۹۹۹۲)
۳۔ الادب المفرد (۹۸/۱)، اسنادہٗ صحیح
۴۔ صحیح ابن حبان (۱۷/۸)، رقم (۳۲۲۳)

أُمَّتِي الْمَالُ [1]

(۱۶) کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے اور میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔

(۱۷) حدیث: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا [1]

(۱۷) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ پر کامل بھروسہ کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایسے رزق عطا کریں گے جیسے پرندوں کو عطا کرتے ہیں کہ صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔

(۱۸) حدیث: عَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ [2]

(۱۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم بھی جان لو تو تم ہنسنا کم کردو اور رونا زیادہ کردو اور بستروں پر اپنی بیویوں سے لذت حاصل نہ کرو اور تم روتے ہوئے اللہ سے فریاد کرتے ہوئے جنگلوں کی طرف نکل جاؤ اور میری یہ تمنا ہے کہ کاش کہ میں کوئی درخت ہوتا جس کو کاٹ دیا جاتا۔

بروز قیامت اللہ قہار کا غصہ اور دینداروں کا اعزاز

حدیث مرفوع:

اِذَا جَمَعَ اللهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ نَادَاهُمْ

۱۔ مسند احمد بن حنبل (۱/۳۰)، رقم (۲۰۵)

۲۔ سنن الترمذی (۴/۵۵۶)، رقم (۲۳۱۲)

بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ اَقْصَاهُمْ كَمَا يَسْمَعُهُ اَدْنَاهُمْ فَيَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ اَنْصَتُّ اِلَيْكُمْ مُنْذُ خَلَقْتُكُمْ اِلٰى يَوْمِكُمْ هٰذَا فَاَنْصِتُوْا اِلَى الْيَوْمِ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ تُرَدُّ عَلَيْكُمْ. اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ نَسَبًا وَجَعَلْتُمْ نَسَبًا. فَوَضَعْتُمْ نَسَبِيْ وَرَفَعْتُمْ نَسَبَكُمْ. قُلْتُ (اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ) وَاَبَيْتُمْ اِلَّا اَنْ تَقُوْلُوْا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ وَفُلَانٌ اَغْنٰى مِنْ فُلَانٍ فَالْيَوْمَ اَضَعُ نَسَبَكُمْ وَاَرْفَعُ نَسَبِيْ. اَيْنَ الْمُتَّقُوْنَ. فَيُرْفَعُ لِلْقَوْمِ لِوَاءٌ فَيَتْبَعُ الْقَوْمُ لِوَاءَهُمْ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ. فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ [1]

ترجمہ:۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب حق سبحانہ وتعالیٰ اولین وآخرین کو قیامت کے دن جمع فرمائیں گے تو انہیں ایسے پکاریں گے کہ دور والا بھی ایسا سنے گا جیسے قریب والا سن رہا ہوگا اور فرمائیں گے" اے لوگو! میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا اس وقت سے لے کر آج تک میں خاموش رہا۔ آج تم خاموش رہو، اس میں کوئی شک نہیں کہ تمہارے اعمالوں کو تمہارے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اے لوگو! ایک میں نے تمہارا نسب (معیار) بنایا تھا اور ایک تم نے اپنا معیار بنالیا۔ تم نے میرے نسب کو گرادیا حالانکہ میں نے تمہارے نسب کو بلند کیا تھا، میں نے کہا تھا" (میرے نزدیک تم میں زیادہ شرف والا وہ ہے جو مجھ سے زیادہ ڈرنے والا ہے) اور تم نے انکار کیا اور یہ کہنے لگے کہ فلاں بن فلاں اور فلاں فلاں سے زیادہ مال دار ہے۔ آج میں تمہارے نسب (معیار) کو گراتا ہوں اور اپنے نسب کو بلند کرتا ہوں، متقی لوگ کہاں ہیں؟ ایک جھنڈا بلند ہوگا اور ایک جتھا اس کے نیچے اپنے ٹھکانے کی طرف چلنے لگے گا

1۔ احیاء علوم الدین للغزالی رحمہ اللہ (۶/۷۶)
وقال الحافظ العراقی فی "تخریج احادیث الاحیاء" (۸/۳۲۹)
أخرجه الطبرانی فی الأوسط والحاکم فی المستدرک بسند ضعیف والثعلبی فی التفسیر مقتصرا علی آخره "انی جعلت نسبا... الحدیث" من حدیث ابی هریرة رضی اللہ عنہ
یقول العبد الضعیف: ولم یذکره السبکی فی تخریجه علی احادیث الاحیاء التی لم یجد لها اسنادا ولیس لها اصل.

اور وہ جنت میں بغیر حساب و کتاب داخل ہو جائے گا۔

شاہ و گدا ہر ایک نے مٹی میں ملنا ہے

(۱) قولہ تعالیٰ: مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى (ط:۵۵)

ترجمہ:۔ ہم نے تم کو اسی زمین سے پیدا کیا اور اسی میں تم کو لے جاویں گے اور پھر دوبارہ اسی سے تم کو نکالیں گے۔

(۲) حدیث: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انّہ قال: قال تعالیٰ یا بَنِی آدَمَ خَلَقْتُكُمْ مِنَ التُّرَابِ وَمَصِيرُكُمْ إِلَى التُّرَابِ فَلَا تَتَكَبَّرُوا عَلَى عِبَادِي فِي حَسَبٍ وَلَا مَالٍ فَتَكُونُوا عَلَيَّ أَهْوَنَ مِنَ الذَّرِّ وَإِنَّمَا تُجْزَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْمَالِكُمْ لَا بِأَحْسَابِكُمْ وَإِنَّ الْمُتَكَبِّرِينَ فِي الدُّنْيَا أَجْعَلُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ الذَّرِّ يَطَأُهُمُ النَّاسُ كَمَا كَانَتِ الْبَهَائِمُ تَطَأُهُ فِي الدُّنْيَا وَحُكِيَ أَنَّهُ افْتَخَرَ رَجُلَانِ عِنْدَ مُوسَى علیہ السلام بِالنَّسَبِ وَالْحَسَبِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَنَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً فَأَوْحَى اللهُ تعالیٰ إِلَيْهِ قُلْ لَهُ هُمْ فِي النَّارِ وَأَنْتَ عَاشِرُهُمْ وَأَنْشَدَ بَعْضُهُمْ:

وَلَا تَمْشِ فَوْقَ الْأَرْضِ إِلَّا تَوَاضُعًا
فَكَمْ تَحْتَهَا قَوْمٌ هُمُو مِنْكَ أَرْفَعُ
فَإِنْ كُنْتَ فِي عِزٍّ وَحِرْزٍ وَرِفْعَةٍ
فَكَمْ مَاتَ مِنْ قَوْمٍ هُمُو مِنْكَ أَمْنَعُ[1]

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حق سبحانہ

۱۔ تفسیر روح البیان (۵/۱۹)

وتقدس نے فرمایا "اے آدم کے بیٹے! میں نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اور مٹی ہی میں جانا ہے اس لئے تم میرے بندوں پر حسب اور مال میں بڑائی نہ جتاؤ ورنہ تم میرے نزدیک چیونٹی سے بھی کم تر ہو گے اور تمہیں قیامت کے دن اعمال کے بقدر بدلہ دیا جائے گا نہ کہ تمہارے حسب ونسب کو دیکھا جائے گا۔ اور دنیا میں تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن ایک چیونٹی کے برابر کردوں گا جسے لوگ روندتے ہوں گے جیسے جانور دنیا میں چیونٹی کو روندتے ہیں۔ اور ایک حکایت بیان کی گئی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں دو آدمیوں نے حسب ونسب پر فخر کیا" ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں فلاں ابن فلاں ہوں یہاں تک کہ اس نے نو (۹) عدد تک گنوایا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اسے کہہ دو کہ وہ نو سارے جہنمی تھے اور تو دسواں جہنمی ہے۔ اور کسی نے کیا خوب کہا:

"زمین پر صرف تواضع کے ساتھ ہی چلو۔ اس کے نیچے کتنے ہی ایسے لوگ مدفون ہیں جو تم سے زیادہ بلند تھے۔ اگر تو اپنی طاقت کے گھمنڈ میں ہے اور قلعہ وبلندی میں ہے۔ تو کتنے لوگ موت کا پیالہ پی چکے جو تم سے زیادہ حفاظت میں رہ رہے تھے"۔

قبر کی پکار

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَاٰى نَاسًا كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ: اَمَا اَنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ: اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبُّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ

تفسیر روح البیان (۵/۱۹)

إِلَيَّ فَإِذَا وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا: أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذَا وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيِّضُ اللهُ لَهُ سَبْعِينَ تِنِّينًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهُ وَيَخْدِشْنَهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ [1]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ ایک مرتبہ نماز کے لئے تشریف لائے تو ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ کھل کھلا کر ہنس رہی تھی اور ہنسی کی وجہ سے دانت کھل رہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر لذتوں کو توڑنے والی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو تو جو حالت میں دیکھ رہا ہوں وہ پیدا نہ ہو لہٰذا موت کو کثرت سے یاد کیا کرو قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں وہ یہ آواز نہ دیتی ہو کہ میں بیگانگی کا گھر ہوں تنہائی کا گھر ہوں، مٹی کا گھر ہوں کیڑوں کا گھر ہوں جب کوئی مؤمن قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ کہتی ہے کہ تیرا آنا مبارک ہو بہت اچھا کیا کہ تو آگیا جتنے آدمی زمین پر چلتے تھے تو ان سب میں زیادہ پسند تھا آج جب تو میرے پاس آیا ہے تو میرے بہترین سلوک کو بھی دیکھے گا اس کے بعد وہ قبر جہاں تک مردے کی نظر پہنچ سکے وہاں تک وسیع کر دی جاتی ہے اور ایک دروازہ اس میں جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے۔ (جس سے وہاں کی ہوا اور خوشبوئیں آتی رہتی ہیں) اور جب کوئی بدکردار قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ کہتی ہے کہ تیرا آنا نامبارک ہے برا کیا جو تو آیا زمین پر جتنے آدمی چلتے تھے

1۔ سنن الترمذی (۴/۶۳۹) رقم (۲۴۶۰)

ان سب میں تجھی سے مجھے زیادہ نفرت تھی۔ آج جب تو میرے حوالے ہوا ہے تو میرے برتاؤ کو بھی دیکھے گا۔ اسکے بعد وہ اسکو اس طرح سے دباتی ہے کہ پسلیاں آپس میں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں، راوی نے کہا حضور ﷺ نے انگلیوں سے اشارہ کیا انگلیاں ایک دوسرے کے اندر داخل کیں اور ستر اژدھے اس پر ایسے مسلط ہو جاتے ہیں کہ ایک ہی زمین پر پھونکا مارے تو اس کے اثر سے زمین پر گھاس تک باقی نہ رہے۔ اور وہ اس کو قیامت تک ڈستے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسکے حساب کا فیصلہ کر دیا جائے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبر جنت کا ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا ہے۔

قیامت کے نام (قرآن سے)

قیامت کے نام	ترجمہ
۱: يَوْمَ الْوَاقِعَةِ۔ (الواقعہ)	قیامت واقع ہونے کا دن۔
۲: يَوْمَ الْإِنْشِقَاقِ۔ (الانشقاق)	آسمان پھٹ جانے کا دن۔
۳: يَوْمَ الزَّلْزَلَةِ۔	زلزلہ آنے کا دن۔
۴: يَوْمَ الْغَاشِيَةِ۔	احاطہ عامہ کا دن۔
۵: يَوْمَ الْبَعْثِ۔	اٹھنے کا دن۔
۶: يَوْمَ الْجَمْعِ۔ (التغابن)	جمع ہونے کا دن۔
۷: يَوْمَ الصَّدْعِ۔ (طارق)	پھٹ جانے کا دن (قیامت کا دن)
۸: يَوْمَ التَّنَادِ۔	قیامت کا اور ایک دوسرے کو پکارنے کا دن۔
۹: يَوْمَ السُّؤَالِ۔	مانگنے کا دن۔
۱۰: يَوْمَ الْوَعِيْدِ۔ (ق)	وعید کا دن۔
۱۱: يَوْمَ الْحَاقَّةِ۔ (الحاقہ)	حقیقت کا دن۔
۱۲: يَوْمَ الْخَافِضَةِ وَالرَّافِعَةِ۔ (الواقعہ)	پست کرنے والا دن بلند کرنے والا دن۔
۱۳: يَوْمَ الْاِنْفِطَارِ۔ (الفطار)	جس دن یہ آسمان پھٹ جائے گا۔

۱۴: یَوْمَ الرَّجْفَةِ — جھٹکے اور زلزلے کا دن۔

۱۵: یَوْمٍ مَعْلُوْمٍ (واقعہ) — مقرر کردہ دن۔

۱۶: یَوْمَ النُّشُوْرِ — مردوں کو زندہ کر کے اٹھانے والا دن۔

۱۷: یَوْمَ الْعَرْضِ — پیش ہونے کا دن۔

۱۸: یَوْمَ الصَّدْرِ — لوٹنے کا دن۔

۱۹: یَوْمَ الْفَتْحِ — فیصلے یا غلبے کا دن۔

۲۰: یَوْمَ الْقِصَاصِ — بدلہ کا دن۔

۲۱: یَوْمَ التَّبَدُّلِ — بدلنے کا دن۔

۲۲: یَوْمَ الْمَصِیْرِ — لوٹنے کا دن

۲۳: یَوْمَ الْحِکْمَةِ (بقرہ) — انصاف کا دن۔

۲۴: یَوْمَ الْفِتْنَةِ — آزمائش کا دن۔

۲۵: یَوْمٍ عَاصِفٍ — تیز ہوا یا آندھی کا دن۔

۲۶: یَوْمٍ مَّشْهُوْدٍ (بروج) — حاضر ہونے کا دن۔

۲۷: یَوْمَ الْفِرَارِ — بھاگ دوڑ کا دن۔

۲۸: یَوْمَ النَّدَامَةِ — ندامت کا دن۔

۲۹: یَوْمَ التَّلَاقِ — اجتماع یعنی قیامت کا دن۔

۳۰: یَوْمَ الْفَصْلِ (الطارق) — فیصلے کا دن۔

۳۱: یَوْمَ الْوَزْنِ — ترازو کا دن۔

۳۲: یَوْمَ النَّفْخَةِ — صور پھونکنے کا دن۔

۳۳: یَوْمٌ عَسِیْرٌ — سخت دن۔

۳۴: یَوْمٌ عَبُوْسٌ — سختی کا دن۔

۳۵: یَوْمَ التَّغَابُنِ — ہار جیت کا دن۔

۳۶: یَوْمَ التَّکْوِیْرِ (تکویر) — سورج کے بے نور ہونے کا دن۔

۳۷: يَوْمَ النَّاقُوْرِ.	صور پھونکنے کا دن۔
۳۸: يَوْمَ الدِّيْنِ.	بدلہ و جزاء کا دن۔
۳۹: يَوْمَ الْخُرُوْجِ. (ق)	نکلنے کا دن۔
۴۰: يَوْمَ الْفَرْقِ.	جدائی کرنے کا دن۔
۴۱: يَوْمَ الْفَزَعِ.	گھبراہٹ کا دن۔
۴۲: يَوْمَ الْحِسَابِ.	حساب کا دن۔
۴۳: يَوْمَ الْوَعِيْدِ.	وعدے کا دن۔
۴۴: يَوْمَ الْحَسْرَةِ.	افسوس کا دن۔
۴۵: يَوْمَ الْمَآبِ.	ٹھکانے کا دن۔
۴۶: يَوْمَ الْقَضَآءِ.	فیصلے کا دن۔
۴۷: يَوْمٌ عَقِيْمٌ. (الذاریات)	خیر سے خالی دن۔
۴۸: يَوْمَ الْاِنْكِدَارِ.	بکھر جانے کا دن۔
۴۹: يَوْمٌ عَظِيْمٌ.	بڑا دن۔
۵۰: يَوْمَ التَّفْجِيْرِ.	دریاؤں کے بہنے کا دن۔

آخرت کے دن کی ہولناکیاں

یوم: آیات	ترجمہ
۱: يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ. (آل عمران)	جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض کالے۔
۲: يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا. (انعام)	جس دن ہم ان کو جمع کریں گے۔
۳: يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ. (انعام)	جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی۔
۴: يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ	جس دن اس دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان لوگوں کی

وَظُهُوْرُهُمْ (توبہ)	پیشانیاں اور ان کی کروٹیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی۔
۵: يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابِ (ابراھیم)	جس دن حساب قائم ہوگا۔
۶: يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ (ابراھیم)	جس روز دوسری زمین بدل دی جائے گی اس زمین کے علاوہ اور آسمان بھی۔
۷: يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ	جس روز ہم تمام آدمیوں کو ان کے نامہ اعمال سمیت بلائیں گے۔
۸: يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً (کھف)	جس دن ہم پہاڑوں کو ہٹادیں گے آپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان ہے
۹: يَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ (انبیاء)	جس روز ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح لکھے ہوئے کاغذ کا مضمون لپیٹ دیا جائے
۱۰: يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ (حج)	جس روز تم لوگ اس کو دیکھو گے (اس روز) تمام دودھ پلانے والیاں اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائیں گی
۱۱: يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ (نور)	جس روز انکے خلاف ان کی زبانیں گواہی دیں گی اور ان کے ہاتھ
۱۲: وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (نور)	اور ان کے پاؤں بھی (گواہی دیں گے) ان کاموں کی جو یہ لوگ کرتے تھے
۱۳۔ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا (الفرقان)	اور جس روز آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جائیگا اور فرشتے بکثرت اتارے جائینگے
۱۴: يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ (فرقان)	جس روز ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھاوے گا۔

۱۵: يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ. (شعراء) — اس دن میں نہ مال کام آوے گا نہ اولاد

۱۶: يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ. (غافر) — جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ کام (نفع) نہ دے گی۔

۱۷: يَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ. (فصلت) — جس روز اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف جمع کر کے لائے جاویں گے۔

۱۸: يَوْمَ تَاْتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ (دخان) — اس دن کا انتظار کیجئے کہ آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو۔

۱۹: يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى. — جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے۔

۲۰: يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ. (ق) — جس دن ہم دوزخ سے کہیں گے کہ تو بھر گئی اور وہ کہے گی کچھ اور بھی

۲۱: يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا. (ق) — جس دن زمین ان پر سے کھل جائے گی جب کہ وہ دوڑتے ہوں گے۔

۲۲: يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا. (طور) — جس روز آسمان تھرتھرانے لگے گا۔

۲۳: يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا. (طور) — جس روز ان کو آتش دوزخ کی طرف دھکے دے کر لایا جائے گا۔

۲۴: يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ. (قمر) — جس روز ایک بلانے والا فرشتہ ایک ناگوار چیز کی طرف بلا دے گا۔

۲۵: يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ. (قمر) — جس روز یہ لوگ اپنے چہروں کے بل جہنم میں گھسیٹے جائیں گے۔

۲۶: يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ. (معارج) — جس روز (آسمان رنگ میں) تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو گا۔

۲۷: يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ. (مزمل) — جس روز زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور پہاڑ ریگِ رواں ہو جائیں گے

۲۸: يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا۔ (نبأ)

جس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔

۲۹: يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ۔ (نبأ)

جس دن ہر شخص ان اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے اپنے ہاتھوں سے کیے۔

۳۰: يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ○ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ۔ (نازعات)

جس روز ہلا دینے والی چیز ہلا ڈالے گی۔ اور اس دن دل دھڑک رہے ہوں گے۔

۳۱: يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى۔ (عبس)

جس دن انسان اپنے کیے ہوئے کو یاد کرے گا

۳۲: يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ○ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ۔ (عبس)

جس دن آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا

۳۳: يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا۔ (انفطار)

وہ دن ایسا ہے جس میں کسی شخص کے نفع کے لیے بس نہ چلے گا۔

۳۴: يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ۔ (طارق)

جس دن تمام پوشیدہ باتوں کی جانچ ہوگی

۳۵۔ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ۔ (قارعة)

جس دن آدمی بکھرے ہوئے (پریشان) پروانوں کی طرح ہو جاویں گے

يوماً...

۳۶: يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا۔ (بقرہ)

جس دن نہ کوئی شخص بھی کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے گا

۳۷: يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ۔

جس دن میں بہت سی آنکھیں اور دل الٹ جائیں گے۔

۳۸: يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ۔

جس دن میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا

۳۹: یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا — جو دن بچوں کو بھی بوڑھا کر دیگا۔

۴۰: یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا — ایسے دن سے ڈرتے رہیں جسکی سختی عام ہوگی۔

۴۱: یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا — سخت اور تلخ دن کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

یومئذ

۴۲۔ وَتَرَی الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ (ابراھیم) — اور تو مجرموں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا۔

۴۳۔ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ (مومنون) — جو باہم رشتے ناتے تھے اس روز نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا۔

۴۴۔ یَوْمَئِذٍ یَّتَفَرَّقُوْنَ: (روم) — اس روز سب آدمی جدا جدا ہو جائیں گے

۴۵: یَوْمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ: (روم) — اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے

۴۶: یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰی مِنْکُمْ خَافِیَۃٌ (حاقہ) — جس دن تم پیش کیے جاؤ گے تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہ ہوگی۔

۴۷: وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ م بَاسِرَۃٌ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِھَا فَاقِرَۃٌ (قیامۃ) — بہت سے چہرے اس روز بے رونق ہونگے اور وہ خیال کر رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑنے والا معاملہ کیا جائے گا

۴۸: قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ: (نازعات) — بہت سے دل اس روز دھڑک رہے ہوں گے

۴۹: وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ عَلَیْھَا غَبَرَۃٌ تَرْھَقُھَا قَتَرَۃٌ: (عبس) — بہت سے چہروں پر اس روز (کفر) کی وجہ سے ظلمت ہوگی اور ان پر کدورت چھائی ہوگی

۵۰: وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَۃٌ عَامِلَۃٌ نَّاصِبَۃٌ (غاشیہ) — بہت سے چہرے اس روز ذلیل اور مصیبت جھیلتے ہونگے

۵۱: وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍ م بِجَھَنَّمَ (فجر) — اس روز جہنم کو لایا جائے گا۔

۵۲: يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى۔ (فجر)	اس روز انسان کو سمجھ آئے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا۔
۵۳: فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ۔ (فجر)	پس اس روز نہ تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا
۵۴: يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا۔ (زلزال)	اس روز زمین سب اچھی بری خبریں بیان کرنے لگے گی۔
۵۵: يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا: (زلزال)	اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہوکر واپس ہوں گے۔
۵۶: ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔ (تکاثر)	پھر اس روز تم سب سے نعمتوں کی پوچھ ہوگی

یالیتنی

۱: يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا۔ (فرقان)	کیا اچھا ہوتا میں رسول کے ساتھ دین کی راہ پر لگ لیتا۔
۲: يَا وَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا۔ (فرقان)	ہائے میری شامت کیا اچھا ہوتا کہ میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔
۳: يَالَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتَابِيَهْ۔ (حاقۃ)	کیا اچھا ہوتا کہ مجھ کو میرا اعمال نامہ ہی نہ ملتا
۴: يَالَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا۔ (نبأ)	کافر کہے گا کاش میں مٹی ہو جاتا۔
۵: يَالَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ۔ (فجر)	کاش میں اس زندگی کے لیے کوئی عمل نیک آگے بھیج دیتا۔
۶: يَالَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةُ۔ (حاقہ)	کیا اچھا ہوتا موت ہی خاتمہ کر چکتی
۷: يَاوَيْلَتَنَا مَالِهٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا۔ (کھف)	ہائے میری کم بختی اس نامہ اعمال کی عجیب حالت ہے کہ بے قلمبند کے لیے ہوئے نا کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا، اور نہ بڑا گناہ (چھوڑا)۔ کھف

اہلِ جنت کا اہلِ جہنم سے موازنہ

درج ذیل دس چیزوں میں اہلِ جنت کا اہلِ جہنم سے موازنہ ملاحظہ ہو کہ جنتی لوگ اپنے نیک اعمال کی بدولت کس قدر نعمتوں اور راحتوں میں ہوں گے اور ان کے مقابلہ میں جہنمی لوگ اپنے گناہوں کے سبب کس قدر تکالیف اور عذابات میں ہوں گے (تاکہ نیکیوں سے محبت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو اور جنت و جہنم کے تذکرہ سے یہی مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم نااہل و روسیاہ کو بھی یہ دولت عطا فرمائے، و ذالک من فضلہ لیس ببعید)

۱۔ کھانے:

اہلِ جنت کے کھانے

کھانا (قرآن کی روشنی میں):

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ. (الواقعہ)	اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ. (الواقعہ)	پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہوگا
فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ (الواقعہ)	وہ ان باغوں میں ہوں گے جہاں بے خار بیریاں اور تہہ بتہہ کیلے ہوں گے
وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ (الواقعہ)	کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے نہ ان کی روک ٹوک ہوگی

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ. (الحاقه)	جس کے میوے جھکے ہوں گے
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا. (الحاقه)	کھاؤ پیو مزے کے ساتھ
فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ (الرحمٰن)	ان دونوں جنتوں میں ہر پھل کی دو دو قسمیں ہوں گی
فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ. (الرحمٰن)	ان دونوں جنتوں میں پھل، کھجور اور انار ہوں گے
يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِيْنَ (دخان)	جنت میں ہر قسم کے پھل منگاتے ہوں گے اطمینان کے ساتھ
لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ (محمد)	ان کے لئے جنت میں ہر قسم کے پھل ہوں گے
اُكُلُهَا دَائِمٌ وَّظِلُّهَا	اس کا کھانا اور اس کا سایہ ہمیشہ ہوگا

ایک ہی کھانے میں کئی کھانوں کے ذائقے:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ وَذَكَرَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمُ اللُّقْمَةَ فَيَجْعَلُهَا فِيْ فِيْهِ ثُمَّ يَخْطُرُ عَلٰى بَالِهٖ طَعَامٌ اٰخَرُ فَيَتَحَوَّلُ الطَّعَامُ الَّذِيْ فِيْ فِيْهِ عَلَى الَّذِي اشْتَهٰى ثُمَّ قَرَاَ (وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ)[1]

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیان کیا۔ اور جنت کا تذکرہ کیا۔ پھر فرمایا:۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جو آدمی (جنت میں ایک) لقمہ منہ میں ڈالے گا پھر اس کے دل میں کسی اور کھانے کا خیال آئے گا تو وہ لقمہ اس کھانے میں بدل جائے گا جس کا

۱۔ تفسیر ابن کثیر (۷/۲۳۹)

خیال ان کے دل میں پیدا ہوا تھا پھر قرآن کی آیت تلاوت فرمائی (جنت میں وہ تمام نعمتیں میسر ہوں گی جن کی آدمی خواہش کرے گا اور آنکھوں کو جن سے لذت حاصل ہو گی اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے)۔

اہلِ جہنم کے کھانے

۱۔ کھانا (قرآن کی روشنی میں):

إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْأَثِيمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ۔ (دخان)

کانٹوں والا درخت گنہگار لوگوں کا کھانا ہوگا تیل کی تلچھٹ کی طرح، ان کے پیٹوں میں کھولے گا جیسے گرم پانی کھولتا ہے۔

إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَمِيمٍ۔ (صافات)

وہ درخت جہنم کی جڑ میں سے نکلے گا اس کا پھل ایسا ہوگا گویا کہ وہ سانپوں کے سر ہیں پھر جہنمی اس کو کھائیں گے پھر وہ اس سے پیٹ بھریں گے پھر ان کے لئے اس پر گرم کھولتے پانی کا ملانا ہے (گرم پانی پینا ہے)

وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ۔ (حاقہ۳۶)

پیپ کے علاوہ ان کوئی کھانا نہ ہوگا اس کو وہی لوگ کھائیں گے جو گنہگار ہوں گے۔

۲۔ زقوم کا قطرہ:

حدیث مرفوع: لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ

طَعَامُہٗ۔[1]

آپ ﷺ نے فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکایا جائے تو وہ دنیا والوں کے زندگی گذارنے کے سارے اسباب خراب کر دے پھر کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کا کھانا ہی یہی ہو۔

۳۔ گلے میں اَٹکنے والا کھانا:

إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَّجَحِيمًا وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ. (مزمل)

بے شک ہمارے پاس بیڑیاں اور آگ کا ڈھیر ہے اور ایسا کھانا جو گلے میں اٹکنے والا ہے۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ. (غاشیہ)

جہنمیوں کے لیے کانٹے والا کھانا ہی ہوگا۔

۲۔ مشروبات:

اہلِ جنت کے مشروبات

ا۔ مشروبات (قرآن کی روشنی میں)

(ا) فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى. (محمد)

اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہ ہوگا کہ وہ خراب ہو جائے اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بھی بدلا ہوا نہ ہوگا اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والے کو بہت لذیذ معلوم ہوں گی اور بہت سی نہریں ایسے شہد کی ہیں جو بالکل صاف ہوگا۔

ا۔ سنن الترمذی (۴/۷۰۶)، رقم (۲۵۸۵) وکذا اوردہ ابن حبان فی صحیحہ بغیر لفظ عن ابن عباس ؓ وإسنادہ علی شرط الشیخین

(۲) يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ. (الواقعہ)

ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یہ چیزیں لے کر آمد و رفت کیا کریں گے آبخورے آفتابے اور ایسے جام شراب کہ اس سے ان کو درد سر ہوگا اور نہ عقل میں فتور آئے گا۔

(۳) إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا. (سورۃ الدھر)

جو نیک ہوں گے وہ ایسے جام شراب سے شراب پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی ایسے چشمے سے پیویں گے جس سے خدا کے خاص بندے پیویں گے جس کو وہ خاص بندے جہاں چاہیں گے لے جائیں گے۔

(۴) وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا. وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا. (دھر)

ان کے پاس چاندی کے برتن لائے جاویں گے اور آبخورے جو شیشے کے ہوں گے اور وہ شیشے چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا اور وہیں ان کو ایسا جام شراب پلایا جاوے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمے سے ان کو پلایا جائے گا جو وہاں ہوگا جس کا نام سلسبیل مشہور ہوگا۔

(۵) وَكَأْسًا دِهَاقًا. (النبأ)

اور لبالب بھرے ہوئے جام

وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ. (الغاشية)

اور رکھے ہوئے آبخورے ہیں۔

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَأْثِيْمٌ. (طور)

جنتی لوگ آپس میں جام شراب پر (دوستانہ) چھینا جھپٹی بھی کریں گے اس

میں نہ کوئی بک بک ہوگی نہ کوئی گناہ کی بات۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ (مطففین)

ان کے پینے کے لئے شراب خالص سربمہر جس پر مشک کی مہر ہوگی ملے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہئے اور اس شراب کی آمیزش تسنیم کی ہوگی یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا (الدھر)

اور ان کے پاس چاندی کے برتن لائے جاویں گے اور آبخورے جو شیشے کے ہوں گے۔

(۲) يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ (زخرف)

ان کے پاس سونے کی پلیٹیں اور گلاس لائے جاویں گے۔

اہلِ جہنم کا پینا

۱۔ پینا (قرآن کی روشنی میں):

(۱) فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ (واقعہ)

پھر پیو گے اس پر کھولتا ہوا پانی پھر پیو گے جیسے وہ اونٹ پیتے ہیں جن کو پیاس کی بیماری ہو۔

(۲) وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ (محمد)

پلایا جائے گا ان کو کھولتا پانی جو ان کی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا۔

(۳) وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (الکہف)

اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جیسے تیل کی تلچھٹ ان کے منہ بھون ڈالے گا کیا برا پینا ہے۔

(۴) وَيُسْقَىٰ مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ (ابراھیم)

اس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا، وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور اسے ایسا محسوس ہو گا کہ وہ اسے گلے سے نہ اتار سکے گا۔

(۵) هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ (ص)

یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہے یہ لوگ اس کو چکھیں اور بھی اس قسم کی طرح طرح کی چیزیں ہیں۔

(۶) لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا (النبأ)

نہیں جہنم میں نہ تو کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ پینے کی چیز کا بجز گرم پانی اور پیپ کے۔

حدیث: عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ لِأَهْلِ الدُّنْيَا[1]

حضور ﷺ نے فرمایا: اگر جہنم کے بدبودار پانی کا ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو وہ دنیا کو بدبودار کر دے۔

حدیث: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ غَرْبًا مِنْ جَهَنَّمَ جُعِلَ وَسْطَ الْأَرْضِ لَآذَى نَتْنُ رِيحِهِ وَشِدَّةُ حَرِّهِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر جہنم کے کھولتے پانی سے ایک

۱۔ سنن الترمذی (۴/۷۰۶)، رقم (۲۵۸۳)
۲۔ المعجم الاوسط (۴/۸۷)، رقم (۳۶۸۱)

ڈول بھرا جائے اور زمین کے درمیان اس کو ڈال دیا جائے تو اس کی بدبو اور گرمی کی شدت مشرق اور مغرب کے درمیان کی مخلوق کو تکلیف زدہ کردے۔

۲۔ جہنمی پانی کا ڈول:

جبرائیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو آکر بتایا:

لَوْ اَنَّ دُنُوْبًا مِنْ شَرَابِ جَهَنَّمَ صُبَّ فِيْ مَاءِ الْاَرْضِ جَمِيْعًا لَقَتَلَ مَنْ ذَاقَهُ[1]

اگر دوزخ کے پانی کا ایک ڈول زمین میں موجود تمام پانیوں میں ڈال دیا جائے تو جو بھی اسے چکھ لے گا ہلاک ہو جائے گا۔

۳۔ يُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ کی تفسیر میں حدیث

حدیث: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَرَّبُ (اَيْ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ النَّارِ) اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهُ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهِ فَاِذَا شَرِبَ قَطَّعَ اَمْعَاءَهُ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ.[2]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں میں سے کوئی ایک شخص پانی کے برتن کو اپنے قریب کرے گا پھر اسے منہ سے لگا کر پینا چاہے گا تو جونہی اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو وہ اس کے چہرے کو بھون ڈالے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی پس جونہی اس کا گھونٹ بھرے گا وہ پانی اس کی انتڑیاں کاٹ دے گا یہاں تک کہ وہ انتڑیاں کٹ کر اس کے پاخانے کے راستے سے نکل جائیں گی۔

۴۔ شرابی کے لئے شرمگاہوں کی پیپ:

حدیث مرفوع: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ مَاتَ

۱۔ شعب الایمان (۹/ ۵۰۸)

۲۔ سنن الترمذی (۴/ ۷۰۵)، رقم (۲۵۸۳) واخرجہ الحاکم فی مستدرک (۲/ ۳۸۲) علی شرط مسلم واقرہ الذہبی فی التلخیص

مُدْمِنَ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللهُ مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ قِيلَ وَمَا نَهْرُ الْغُوطَةِ، قَالَ يَخْرُجُ مِنْ فُرُوجِ الْمُومِسَاتِ يُؤْذِيْ أَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوجِهِمْ [1]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مرا اس حال میں کہ وہ شراب کا عادی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ''غوطہ'' کی نہر سے پلائیں گے پوچھا گیا ''غوطہ'' کی نہر کیا ہے؟ فرمایا وہ بدکار عورتوں کی شرمگاہ سے نکلتی ہے ان کی شرمگاہوں کی بدبو سے دوزخ والے پریشان ہوں گے۔

۵۔نشہ آور چیزیں استعمال کرنے والوں کیلئے طینۃ الخبال

حدیث مرفوع: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عَلَى اللهِ عَهْدًا لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَاتِ فَيَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ! وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ، قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْعُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ [2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عہد کیا اس شخص کے لئے جو نشہ آور چیزیں استعمال کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو طینۃ الخبال میں سے پلائے گا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دوزخیوں کا پسینہ۔

---

[1] المستدرک للحاکم (۴/ ۱۶۳)۔ رقم (۷۲۳۴) وقال: ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ، ووافقہ الذہبی فقال: صحیح

[2] صحیح مسلم (۶/ ۱۰۰)، رقم (۵۳۳۵)

۳،۴۔ کھانے پینے کی کیفیت اور کھانے پینے کے برتن

اہلِ جنت کا کھانا پینا اور اس کیلئے برتن

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مَنْ لَهٗ سَبْعُ دَرَجَاتٍ. وَهُوَ عَلَی السَّادِسَةِ وَفَوْقَهُ السَّابِعَةُ وَاِنَّ لَهٗ ثَلٰثَ مِاَةِ خَادِمٍ. يُغْدٰی عَلَيْهِ وَيُرَاحُ كُلَّ يَوْمٍ بِثَلَاثِ مِاَةِ صَحْفَةٍ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ: مِنْ ذَهَبٍ فِیْ كُلِّ صَحْفَةٍ لَوْنٌ لَيْسَ فِی الْاُخْرٰی. وَاِنَّهٗ لَيَلَذُّ اٰخِرَهَا كَمَا يَلَذُّ اَوَّلَهَا. وَمِنَ الْاَشْرِبَةِ ثَلٰثُ مِاَةِ اِنَاءٍ فِیْ كُلِّ اِنَاءٍ شَرَابٌ لَيْسَ فِی الْاٰخَرِ. وَاِنَّهٗ لَيَلَذُّ اٰخِرَهٗ كَمَا يَلَذُّ اَوَّلَهٗ. وَاِنَّهٗ لَيَقُوْلُ. اَیْ رَبِّ. لَوْ اَذِنْتَ لِیْ اَطْعَمْتُ اَهْلَ الْجَنَّةِ وَسَقَيْتُهُمْ لَمْ يَنْقُصْ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِیْ شَيْئًا. وَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً سِوٰی اَزْوَاجِهٖ مِنَ الدُّنْيَا. وَاِنَّ الْوَاحِدَةَ لَتَقْعُدُ مَقْعَدَهَا قَدْرَ مِيْلٍ مِّنَ الْاَرْضِ۔[1]

ترجمہ:۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ سب سے ادنیٰ مرتبے کے جنتی کو بھی سات درجات و منزلیں عطا کی جائیں گی۔ وہ جنتی چھٹی منزل پر ہوگا اور اس کے اوپر ساتویں منزل ہوگی اور اس کے تین سو خدام ہونگے۔ جو ہر دن صبح و شام تین سو طشت کھانے کے لائیں گے اور مجھے ان کے بارے میں صرف یہ پتہ ہے کہ وہ سونے کے ہونگے اور ہر کھانے کی نوع دوسرے کھانے سے مختلف ہوگی اور جو لذت

[1] اتحاف الخیرۃ المہرۃ (۸/۲۲۲) رقم (۷۸۸۰)۔ وقال: رواہ ابو یعلی الموصلی واحمد بن حنبل ورواتہ ثقات

پہلے سے حاصل ہوگی وہی لذت آخری سے حاصل ہوگی۔ اور مشروبات کے لئے تین سو برتن ہونگے ہر برتن (گلاس) کا شربت دوسرے سے مختلف ہوگا۔ اور آخری برتن کا مزہ پہلے برتن کی طرح ہوگا (یعنی مزہ کم نہ ہوگا) اور وہ جنتی کہے گا" اے رب! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں جنتیوں کو کھلاؤں اور پلاؤں۔ (چنانچہ کھلانے پلانے کے بعد بھی) ان میں کمی نہ ہوگی۔ اور اس کی دنیا کی بیویوں کے علاوہ بہتر (۷۲) حور عینا اس کی بیویاں ہوں گی اور ان میں سے ایک حور زمین کے ایک میل کے بقدر جگہ پر بیٹھتی ہے۔

اہلِ جہنم کا کھانا پینا اور اس کیلئے برتن

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَاهُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ: "اَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ" فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ: "يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ" قَالَ: فَيُجِيْبُهُمْ "اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ" قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ اِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ "رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ" قَالَ

فَیُجِیْبُهُمْ: "اِخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ" فَعِنْدَ ذٰلِكَ یَئِسُوْا مِنْ کُلِّ خَیْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ یَأْخُذُوْنَ فِی الزَّفِیْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَیْلِ۔[1]

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جہنم والوں پر بھوک ڈالی جائیگی بھوک کا عذاب اس کے برابر ہوگا جس میں وہ پہلے تھے پھر وہ کھانا طلب کریں گے تو ان کو ایسے خاردار درخت کے کھانے دیئے جائیں گے جو نا تو ان کو موٹا کریں گے نہ ان کی بھوک مٹائیں گے پھر وہ کھانا طلب کریں گے تو ان کو گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا، پھر وہ یاد کریں گے کہ جب دنیا میں کھانا گلے میں پھنس جاتا تھا تو اس کو اتارنے کے لئے پانی پیتے تھے پھر وہ پانی مانگیں گے تو ان کو کھولتا ہوا گرم پانی دیا جائے گا لوہے کے آنکڑوں کے ساتھ جب وہ ان کے منہ کے قریب ہوگا تو ان کے چہروں کو جھلسا دے گا جب وہ پانی ان کے پیٹوں میں داخل ہوگا تو وہ پانی جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہوگا اس کو کاٹ دے گا پھر وہ کہیں گے کہ جہنم کے داروغے کو پکارو پھر فرشتے کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے وہ کہیں گے لے کر آئے تھے فرشتوں نے کہا پکارو اور کافروں کا پکارنا نہیں مگر گمراہی میں پھر وہ کہیں گے کہ تم مالک (داروغے) کو بلاؤ پھر وہ کہیں گے اے مالک چاہئے کہ تیرا رب ہمارے لیے فیصلہ کرلے۔ راوی نے کہا مالک ان کو جواب دے گا تم ٹھہرے رہو۔ حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جہنمیوں کے پکارنے اور مالک کے ان کو جواب دینے کے درمیان ایک ہزار سال کا عرصہ ہوگا۔ پھر وہ لوگ کہیں گے تم اپنے رب کو پکارو آج تمہارے رب سے زیادہ کوئی بہتر نہیں ہے پھر وہ جہنمی کہیں گے "اے ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہمارے اوپر غالب آ گئی اور ہم بھٹکے ہوئے لوگ تھے"۔ اے ہمارے رب ہمیں اس جہنم سے نکال پھر اگر ہم دوبارہ کریں تو ہم ظلم کرنے والے ہیں۔ پھر اعمش نے فرمایا اللہ جل شانہ ان کو جواب دینگے کہ تم اس میں رذیل ہوکر پڑے رہو اور بکواس نہ کرو پس اس وقت وہ ہر خیر سے مایوس و نا امید ہو جائیں گے پس اس وقت وہ ہائے افسوس، ہائے مصیبت، حسرت، اور بربادی پکارنا شروع کردیں گے۔

1۔ سنن الترمذی (۴/۷۰۷)، رقم (۲۵۸۶)

برتن

حدیث: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ جَهَنَّمَ. فَيَسْتَغِيثُونَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَلَالِيبِ الْحَدِيدِ[1]

حضور ﷺ سے جہنمیوں کے بارے میں مروی ہے کہ پانی مانگیں گے تو ان کے سامنے دوزخ کا کھولتا ہوا پانی لوہے کے چمٹوں کے ساتھ لایا جائے گا۔

۵۔ رہائش:

اہلِ جنت کی رہائش

عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَرَجُلٌ لَهُ دَارٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْهَا غُرَفُهَا وَأَبْوَابُهَا.[2]

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" کہ سب سے ادنی درجہ کا جنتی ایسا شخص ہوگا جس کا گھر ایک (بے جوڑ) موتی کا ہوگا۔ جس کے کمرے، دروازے بھی اسی موتی کے ہونگے۔

اہلِ جہنم کی رہائش / ٹھہرنے کی جگہ

عن عبید بن عمیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

۱۔ سنن الترمذی (۴/۷۰۷)، رقم (۲۵۸۶)

۲۔ (۱)۔ مصنف ابن ابی شیبۃ (۱۳/۱۱۰)، رقم (۳۵۱۳۱)

(۲)۔ الزہد لھناد (۱/۱۰۳)، رقم (۱۳۶) وکذا فی الزہد لأسد بن موسیٰ۔

إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَرَجُلٌ عَلَيْهِ نَعْلَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَأَنَّهُ مِرْجَلٌ [1]

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: عذاب کے اعتبار سے سب سے ادنیٰ جہنمی وہ شخص ہوگا جس نے (آگ کے) دو جوتے پہنے ہوئے ہوں گے جن کی (شدت حرارت کی) بدولت اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھول رہا ہوگا۔

۲۔ لباس اور کپڑے:

اہلِ جنت کے کپڑے

۱۔ جنت کا لباس:

يَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ (کہف ۳۱)

جنتی لوگ سبز باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔

۲۔ جنتی درخت سے کپڑوں کے جوڑوں کا نکلنا:

حدیث مرفوع: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا انْطُلِقَ بِهِ إِلَى طُوبَى فَتُفْتَحُ لَهُ أَكْمَامُهَا فَيَأْخُذُ مِنْ أَيِّ ذَلِكَ شَاءَ إِنْ شَاءَ أَبْيَضَ وَإِنْ شَاءَ أَحْمَرَ وَإِنْ شَاءَ أَخْضَرَ وَإِنْ شَاءَ أَصْفَرَ وَإِنْ شَاءَ أَسْوَدَ مِثْلَ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ وَأَرَقُّ وَأَحْسَنُ [2]

حضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو بھی جنت میں داخل ہوگا تو طوبیٰ نامی درخت کے پاس لایا جائے گا پھر اس کے لئے درخت طوبیٰ کے شگوفوں والی کٹوریوں اور غلافوں کو کھول دیا

۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳/ ۱۵۷)، رقم (۳۵۲۷۰)

۲۔ الترغیب والترہیب (۴/ ۲۹۳)، رقم (۵۶۹۹)

ابن المبارک (۱/ ۱۳۹) ۔ ۳۔ صفۃ الجنۃ (۱/ ۱۵۰)، رقم (۱۴۲)

جائے گا (جس میں سے کئی رنگوں کے کپڑے نکلیں گے) وہ جنتی ان میں سے جو چاہے گا، لے لیگا چاہے تو سفید چاہے تو سرخ چاہے تو سبز چاہے تو زرد چاہے تو سیاہ جیسے گل لالہ ہوتا ہے ایسے جوڑے ہوں گے جو بہت زیادہ نرم باریک اور بہت زیادہ خوبصورت۔

حدیث مرفوع: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَاَيْتَ ثِيَابَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَتُنْسَجُ نَسْجًا اَمْ تُشَقَّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ... قَالَ: لَا بَلْ تُشَقَّقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ[1]

ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ مجھے جنتیوں کے کپڑوں کے بارے میں بتائیے کہ کیا وہ دھاگے وغیرہ سے بنے ہوئے ہیں یا جنت کے پھلوں سے نکلے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ جنت کے پھلوں سے نکلے ہوئے ہیں۔

۳۔ جنتی دوپٹہ:

وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (بعض الحدیث)[2]

حضور ﷺ نے فرمایا: وہ ایسا دوپٹہ اوڑھے ہوئے ہوگی جس کی قیمت دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔

۴۔ جنت کا رومال:

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا[3]

نبی ﷺ کو ایک ریشمی جبہ ہدیہ دیا گیا حالانکہ آپ ﷺ ریشم سے منع فرماتے تھے۔ پھر لوگوں نے اس سے تعجب کیا تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد

۱۔ مسند احمد (۲/ ۲۰۳)، رقم (۶۸۹۰)

۲۔ صحیح البخاری (۳/ ۱۰۲۹)، رقم (۲۶۴۳)

۳۔ صحیح البخاری (۳/ ۱۱۸۷)، رقم (۳۰۷۶)

ﷺ کی جان ہے سعد بن معاذ کی بیوی کے جنت میں رومال اس ریشم سے کہیں زیادہ خوبصورت اور اچھے ہیں۔

۵۔ جنتی بیوی کے کپڑے:

عَنْ اَبِی سعید مرفوعًا: عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یُبْدُوْ مُخُّ سَاقِہَا مِنْ وَرَاءِہَا (بعض الحدیث)[1]

آپ ﷺ نے فرمایا جنت کی بیوی نے ستر جوڑے پہنے ہوئے ہوں گے جن کے پار اس کی پنڈلی کا گودا بھی نظر آئے گا۔

اہلِ جہنم کے کپڑے

۱۔ جہنم کا لباس:۔

فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَہُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ[2]

سو وہ لوگ جو کافر تھے ان کے پہننے کے لئے قیامت میں آگ کے کپڑے کاٹے جائیں گے۔

وَتَرَی الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ سَرَابِیْلُہُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ[3]

اور تو اس دن مجرموں (کافروں) کو دیکھے گا زنجیروں میں جکڑے ہوئے اور ان کے کرتے چیڑ کے تیل کے ہوں گے۔

۲۔ سب سے پہلا جہنمی لباس:

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ یُّکْسٰی حُلَّۃً مِّنَ النَّارِ اِبْلِیْسُ یَضَعُہَا عَلٰی حَاجِبِہٖ وَیَسْحَبُہَا مِنْ خَلْفِہٖ

۱۔ سنن الترمذی (۴/ ۶۷۰)، رقم (۲۵۲۲)

۲۔ سورۃ الحج: ۱۹

۳۔ سورۃ ابراہیم: ۸۹

وَذُرِّيَّتُهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ يُنَادِي يَا ثُبُوْرَهُ وَهُمْ يُنَادُوْنَ يَا ثُبُوْرَهُمْ فَيُقَالُ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں سب سے پہلے جس کو دوزخ کا لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہوگا وہ اس لباس کو اپنے ابروؤں پر رکھے گا اور اس لباس کو گھسیٹے گا اور اس کے پیچھے اس کے پیروکار ہوں گے اور وہ کہے گا اے موت آجا اور اس کے پیروکار پکاریں گے اے موت آجا پھر ان سے کہا جائے گا آج کے دن ایک موت نہ پکارو بلکہ کئی موتوں کو پکارو۔

۳۔ آگ کا کرتہ:

حدیث مرفوع: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَلنَّائِحَةُ اِنْ لَّمْ تَتُبْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ فَاِنَّهَا تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَابِيْلُ مِنْ قَطِرَانٍ ثُمَّ يُعْلٰى عَلَيْهَا بِدِرْعٍ مِنْ لَهَبِ النَّارِ [2]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت پر اونچی آواز سے رونے اور نوحہ کرنے والیاں اگر موت سے پہلے توبہ نہیں کریں تو قیامت کے دن ان کو اٹھایا جائے گا اس حال میں کہ ان کے کرتے تارکول کے ہوں گے پھر ان کرتوں کے اوپر آگ کے (بھڑکتے) شعلے کا ایک اور کرتا پہنا دیا جائے گا۔

۴۔ آگ کے جوتے:

حدیث مرفوع: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَّهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ [3]

1. مصنف ابن ابی شیبۃ (۳/ ۱۶۸)، رقم (۳۵۳۰۷)، وکذا رواہ الامام احمد فی مسندہ بمعناہ (۳/ ۱۵۳)، رقم (۱۲۵۸۲)
2. سنن ابن ماجہ (۱/ ۵۰۳)، رقم (۱۵۸۲)، ہذا حدیث صحیح وکذا رواہ ابن ماجہ باسنادہ عبدالرحمن ابی مالک الاشعری وقال الکنانی حنفی مصباح الزجاجہ ۲: ۵۱۰ "ہذا اسناد صحیح رجالہ ثقات"
3. صحیح مسلم (۱/ ۱۳۰)، رقم (۵۳۹)

آپ ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے جوتے اور تسمے آگ کے ہوں گے جن سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

۷۔ بستر:

اہلِ جنت کا بستر

بچھونا (آرام کرنے کی جگہیں)

سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ. (سورۃ الغاشیہ)	اونچے اونچے تخت ہونگے
وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ. (غاشية)	اور برابر لگے ہوئے گدے یعنی تکیے ہوں گے
وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ. (غاشية)	اور سب طرف قالین ہی قالین بچھے پڑے ہوں گے

اہلِ جہنم کا بستر

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ. (اعراف)

ان کے لیے جہنم کا بستر ہوگا اور ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا ہوگا۔

۸۔ زیور

اہلِ جنت کا زیور

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا. (فاطر)

''جنت میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے''

اہلِ جہنم کا زیور

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی دیکھی تو فرمایا (اس شخص سے):

مَالِی اَرٰی عَلَیْكَ حِلْیَةَ اَهْلِ النَّارِ[1]

مجھے کیا ہوا میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تجھ پر جہنم والوں کا زیور ہے۔

۹۔ جنت و جہنم میں داخلہ کی کیفیت:

دخولِ جنت کے وقت دس خوشخبریاں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللهُ تَعَالٰی اَنْ یُدْخِلَ اَهْلَ الْجَنَّةِ فِی الْجَنَّةِ بَعَثَ اِلَیْهِمْ مَلَكًا وَمَعَهٗ هَدِیَّةٌ وَكِسْوَةٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَاِذَا اَرَادُوْا اَنْ یَدْخُلُوْهَا قَالَ لَهُمُ الْمَلَكُ اِنَّ مَعِیَ هَدِیَّةً مِنْ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالُوْا وَمَا تِلْكَ الْهَدِیَّةُ؟ فَیَقُوْلُ الْمَلَكُ هِیَ عَشَرَةُ خَوَاتِیْمَ مَكْتُوْبٌ عَلٰی اَحَدِهَا سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ وَفِی الثَّانِیْ مَكْتُوْبٌ رُفِعَتْ عَنْكُمُ الْاَحْزَانُ وَالْهُمُوْمُ وَفِی الثَّالِثِ مَكْتُوْبٌ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. وَفِی الرَّابِعِ مَكْتُوْبٌ اَلْبَسْنَاكُمُ الْحُلَلَ وَالْحُلِیَ وَفِی الْخَامِسِ مَكْتُوْبٌ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُوْنَ وَفِی السَّادِسِ مَكْتُوْبٌ هٰذَا جَزَاءُ كُمُ الْیَوْمَ بِمَا فَعَلْتُمْ مِنَ الطَّاعَةِ وَفِی السَّابِعِ مَكْتُوْبٌ صِرْتُمْ شَبَابًا لَا تَهْرَمُوْنَ اَبَدًا وَفِی الثَّامِنِ مَكْتُوْبٌ صِرْتُمْ اٰمِنِیْنَ لَاتَخَافُوْنَ اَبَدًا وَفِی التَّاسِعِ مَكْتُوْبٌ رَافَقْتُمُ الْاَنْبِیَاءَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءَ وَالصَّالِحِیْنَ وَفِی الْعَاشِرِ مَكْتُوْبٌ سَكَنْتُمْ فِیْ جِوَارِ الرَّحْمٰنِ ذِی الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ. ثُمَّ یَقُوْلُ

---

[1] الموطا بروایۃ الشیبانی (۳/۳۲۸)، رقم (۸۷۰)

الْمَلَكُ اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيَقُوْلُوْنَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب جنت والوں کو جنت میں داخل کرنے کا ارادہ فرمائے گا۔ تو ان کے پاس ایک فرشتے کو بھیجے گا ایک تحفہ اور ایک جوڑا دیکر اور وہ جوڑا جنت کا ہوگا۔ جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہونا چاہیں گے تو فرشتہ ان سے کہے گا۔ کہ رب العالمین کی طرف سے میرے پاس ایک تحفہ ہے جنتی کہیں گے کہ وہ تحفہ کیا ہے؟ فرشتہ کہے گا کہ یہ دس مہریں ہیں۔ ایک پر لکھا ہوگا تم پر سلامتی ہو تم خوش رہو اور جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ اور دوسری مہر پر لکھا ہوگا تم سے غم اور پریشانیاں دور کردی گئیں اور تیسری پر لکھا ہوگا کہ یہی وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ہے ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے تھے (۴) ہم تمہیں جوڑے اور زیورات پہنائیں گے (۵) اور ہم نے ان کا نکاح موٹی آنکھوں والی حوروں سے کردیا ہے۔ بے شک آج کے دن میں نے ان کو انکے صبر کا بدلہ یہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں۔ (۶) آج کے دن میں یہ تمہارا بدلہ ہے تمہاری فرمانبرداری کے بدلے میں (۷) تم جوان ہو گئے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے۔ (۸) تم امن میں آ گئے کبھی خوفزدہ نہ ہو گے۔ (۹) تمہیں انبیاء صدیقین شہداء اور صالحین کا ساتھ مل گیا۔ (۱۰) اس رحم کرنے والے خدا کے پڑوس میں رہو جو عرش کریم کا مالک ہے۔ پھر فرشتہ کہے گا کہ جنت میں امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ پس وہ جنت میں داخل ہوں گے اور کہیں گے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے رنج کو

۱۔ المنبہات لابن حجر ( ) وکذا وجدته فی التفاسیر الآتية بتغییر الالفاظ بمعناہ
(ولم اکن اعثر علی الاسناد ضعفاً او صحة. واللہ اعلم بحقیقته)
۱۔ تفسیر الکشف والبیان (۸/ ۱۱۳)، ۲۔ تفسیر روح البیان (۷/ ۳۷۷)
۳۔ تفسیر الثعلبی (۱/ ۱۸۶۹)

دور کر دیا بے شک ہمارا رب بڑا بخشنے والا قدردان ہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں جنت کا وارث بنا دیا ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے۔ کیا خوب بدلہ ہے اچھے اعمال کرنے والوں کا۔

دخولِ جہنم کے وقت دس وعیدیں

وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُّدْخِلَ اَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ بَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا وَّمَعَهٗ عَشَرَةُ خَوَاتِيْمَ.

اور جب اللہ تعالیٰ جہنم والوں کو جہنم میں داخل کرنے کا ارادہ کریں گے تو ان کی طرف ایک فرشتے کو بھیجیں گے اس حال میں کہ اس کے پاس دس انگوٹھیاں ہوں گی۔

پہلی انگوٹھی پر لکھا ہوگا

(۱) اُدْخُلُوْهَا لَاتَمُوْتُوْنَ فِيْهَا اَبَدًا وَّلَا تَحْيُوْنَ وَلَا تُخْرَجُوْنَ.

تم جہنم میں داخل ہو جاؤ نہ تم کو اس میں موت آئے گی اور نہ تم سکون سے زندگی گذار سکو گے اور نہ ہی تم کو یہاں سے نکالا جائے گا۔

(۲) خُوْضُوْا فِي الْعَذَابِ لَارَاحَةَ لَكُمْ.

(۲) تم عذاب میں داخل ہو جاؤ تمہارے لئے کوئی راحت نہیں ہے۔

(۳) يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ.

(۳) میری رحمت سے مایوس رہو۔

(۴) اُدْخُلُوْهَا فِي الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ اَبَدًا.

(۴) تم ہمیشہ کی پریشانی اور غم اور مصیبت میں داخل ہو جاؤ۔

(۵) لِبَاسُكُمُ النَّارُ وَطَعَامُكُمُ الزَّقُّوْمُ.

(۵) تمہارا لباس آگ اور تمہارا کھانا کانٹے دار درخت ہوگا۔

(۶) وَشَرَابُكُمُ الْحَمِيْمُ وَمِهَادُكُمُ النَّارُ وَغَوَاشِيْكُمُ النَّارُ.

(۶) تمہارا پینا کھولتا ہوا پانی تمہارا بچھونا آگ اور تمہارا اوپر کا لحاف آگ کا ہوگا۔

(۷) هٰذَا جَزَاءُ كُمُ الْيَوْمَ بِمَا فَعَلْتُمْ مِنْ مَعْصِيَتِي۔

(۷) آج یہ تمہارا بدلہ ہے اس لئے کہ تم نے میری نافرمانی کی۔

(۸) سَخَطِي عَلَيْكُمْ فِي النَّارِ أَبَدًا۔

(۸) میری ناراضگی جہنم میں تم پر ہمیشہ رہے گی۔

(۹) عَلَيْكُمُ اللَّعْنَةُ بِمَا تَعَمَّدْتُمْ مِنَ الذُّنُوبِ الْكَبَائِرِ وَلَمْ تَتُوبُوا وَلَمْ تَنْدَمُوا قُرَنَائُكُمُ الشَّيَاطِينُ فِي النَّارِ أَبَدًا۔

(۹) تم پر لعنت ہو اس لئے کہ تم نے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا پھر تم نے نہ توتوبہ کی اور نہ ہی دل میں ندامت ہوئی تمہارے ساتھی دوزخ میں شیطان ہوں گے۔

(۱۰) اِتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ وَأَرَدْتُمُ الدُّنْيَا وَتَرَكْتُمُ الْآخِرَةَ فَهٰذَا جَزَاؤُكُمْ[۱]

(۱۰) تم نے شیطان کی پیروی کی۔ اور تم نے دنیا کو طلب کیا اور آخرت کو چھوڑ دیا بس یہی تمہارا بدلہ ہے۔

۱۰۔ آیاتِ جنت وجہنم:

جنت کے متعلق وہ مضامین جو قرآن میں آئے ہیں

(۱) كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔ (بقرۃ:۲۵)

جب کبھی دیئے جاوینگے وہ لوگ ان بہشتوں میں سے کسی پھل کی غذا تو ہر بار میں یہی کہیں گے یہ وہی ہے جو ہم کو ملا تھا اس سے پیشتر اور ملے گا بھی ان کو دونوں بار کا پھل ملتا جلتا اور ان

۱۔ أشبهات لابن حجر۔ ولم اطلع على اسناده صحة وضعفًا و كذا لم اجده في الكتب الحديثية مما عندي غير ذالك فجزى الله تعالى عني من يدلني اليه فيها ويكشف لي عن حاله احسن الجزاء ۲۔ صحیح البخاری (۱۱۹۱/۲)، رقم (۳۰۹۲)

کے واسطے بہشتوں میں بیویاں ہونگی صاف پاک کی ہوئی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲) وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ

(آل عمران ۱۳۳)

اور طرف جنت کے جس کی چوڑائی ایسی ہے جیسے سب آسمان و زمین وہ تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کیلئے۔

(۳) وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا۔ (النساء:۵۷)

"اور ہم ان کو نہایت گنجان سایہ میں داخل کریں گے"۔

(۴) لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ (مائدہ ۱۱۹)

ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی وہ اللہ جل جلالہ سے راضی یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔

(۵) اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا۔ اسکا پھل اور سایہ دائم ہوگا۔

(۶) تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ۔ اور وہاں انکو سلام اس لفظ سے کہا جائیگا السلام علیکم۔

(۷) اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ○ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ○ (حجر ۴۶-۴۸)

تم ان میں سلامتی اور امن سے داخل ہو اور ان کے دلوں میں جو کینہ ہے وہ سب ہم دور کردیں گے کہ سب بھائی بھائی کی طرح رہیں گے تختوں پر آمنے سامنے وہاں ان کو ذرا بھی تکلیف نہ پہنچے گی اور وہ نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

(۸) يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ۔ (حج:۲۳)

اور ان کو وہاں سونے کے کنگن اور موتی (کے زیور) پہنائے جائیں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔

(۹) اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ○ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ○ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ○ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○ (یٰس:۵۵-۵۸)

بے شک جنتی اس دن اپنے شغلوں میں خوش دل ہوں گے اور وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر بیٹھے ہوں گے اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے میوے ہوں گے جو چیز مانگیں گے ان کو ملے گا ان کو پروردگار مہربان کی طرف سے سلام فرمایا جاوے گا۔

(۱۰) وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۔ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ۔ (زمر:۷۳)

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ ہو کر جنت کی طرف روانہ کیے جاویں گے یہاں تک کہ جب اس جنت کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے سے کھلے ہوں گے (تا کہ ذرا بھی دیر نہ لگے) اور وہاں کے محافظ فرشتے ان سے کہیں گے السلام علیکم۔ تم مزے میں رہو اس جنت میں ہمیشہ کے لئے رہو۔

(۱۱) يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ۔ (زخرف:۷۱)

ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جاویں گے اور وہاں وہ چیزیں ملیں گی جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو لذت ہوگی۔

(۱۲) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ○ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ○ يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ○ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ (دخان:۵۱-۵۶)

بے شک خدا سے ڈرنے والے امن (چین) کی جگہ میں ہوں گے یعنی باغوں میں اور نہروں میں (اور) وہ لباس پہنیں گے باریک اور دبیز ریشم کا آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے

(اور) یہ بات اس طرح ہے اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والیوں سے بیاہ کریں گے (اور) وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے (اور) وہاں وہ بجز اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی اور موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے (یعنی مریں گے نہیں) اور اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ سے بچالے گا۔

(۱۳) فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ (محمد: ۱۵)

اس (جنت) میں بہت سی نہریں تو ایسی ہوں گی۔ جس میں ذرا تغیر نہ ہوگا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلا نہ ہوگا اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوگی اور بہت سی نہریں ہیں شہد کی جو بالکل صاف ہوگا اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے۔ اور ان کی رب کی طرف سے بخشش ہوگی۔

(۱۴) لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ۔ (ق: ۳۵)

ان کو بہشت میں سب کچھ ملے گا جو جو چاہیں اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ (نعمت ہے)۔

(۱۵) إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ۝ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ۝ وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ۝ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ۝ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ۝ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ۝ (طور: ۱۷-۲۷)

متقی لوگ بالشبہ (بہشت کے) باغوں اور سامان عیش میں ہوں گے (اور) ان کو جو چیزیں ان کے پروردگار نے دی ہونگی اس سے خوش دل ہونگے اور ان کا پروردگار انکو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔ خوب کھاؤ اور پیؤ مزہ کے ساتھ اپنے عملوں کے بدلے میں تکیہ لگائے ہوئے تختوں پر جو برابر بچھے ہوئے ہیں اور ہم ان کا گوری گوری آنکھوں والیوں (یعنی حوروں) سے بیاہ کردیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا ہم ان کی اولاد کو بھی (درجے میں) ان کے ساتھ شامل کردیں گے اور ان کے عمل میں سے کوئی بھی چیز کم نہیں کریں گے۔ ہر شخص اپنے اعمال (کفریہ) میں محبوس (فی النار) رہے گا اور ہم ان کو میوے اور گوشت جس قسم کا ان کو مرغوب ہو روز افزوں دیتے رہیں گے (اور) وہاں آپس میں (بطور خوش طبعی کے) جام شراب میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے، اس میں نہ بک بک لگے گی (کیونکہ نشہ نہ ہوگا) اور نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی اور ان کے پاس ایسے لڑکے آویں جاویں گے جو خاص انہی کے لئے ہوں گے گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر بات چیت کریں گے یہ بھی کہیں گے کہ (بھائی) ہم تو اس سے پہلے اپنے گھر (یعنی دنیا کے انجام کار سے) بہت ڈرا کرتے تھے پس خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچالیا۔

(۱۶) إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ. (قمر: ۵۴، ۵۵)

پرہیز گار لوگ باغوں میں اور نہروں میں ہونگے ایک عمدہ مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔

سورۃ الرحمن

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ○ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ○ فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ○ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ م بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَا

الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ○ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ○ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ○ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ مُدْهَامَّتَانِ ○ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ○ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ○ فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ○ حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ○ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ○ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ○

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے (ہر وقت) ڈرتا رہتا ہے۔ اس کے لئے جنت میں دو باغ ہوں گے۔ سوائے جن وانسان تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے (اور وہ) دونوں باغ کثیر شاخوں والے ہوں گے ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہونگے کہ بہتے چلے جاویں گے ان دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو قسمیں ہونگی۔ وہ لوگ تکیہ لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کا پھل بہت نزدیک ہوگا ان میں نیچی نگاہ والیاں (یعنی حوریں) ہوں گی کہ ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے، گویا وہ یاقوت و مرجان ہیں۔ اور ان دو باغوں سے کم درجہ میں دو باغ اور ہیں سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے، وہ دونوں باغ گہرے سبز ہوں گے۔ ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے جو جوش مارتے ہوں گے۔ ان دونوں باغوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے ان میں خوب سیرت اور خوبصورت عورتیں ہوں گی، وہ عورتیں گوری رنگت کی ہوں گی (اور) خیموں میں محفوظ ہونگی (اور) ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا۔ اور نہ کسی جن نے وہ لوگ سبز شجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں (کے فرشوں) پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، سوائے جن وانس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے بڑا بابرکت نام ہے آپ کے رب کا جو عظمت والا اور احسان والا ہے۔

سورۃ الواقعہ

وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ اُولٰٓئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ۔

اور جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو اعلیٰ درجے ہی کے ہیں (اور) وہ (خدا تعالیٰ کے ساتھ) خاص مقرب ہیں۔

عَلٰی سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ مُّتَّكِـِٕیۡنَ عَلَیۡہَا مُتَقٰبِلِیۡنَ یَطُوۡفُ عَلَیۡہِمۡ
وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ بِاَکۡوَابٍ وَّاَبَارِیۡقَ وَکَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِیۡنٍ لَّا
یُصَدَّعُوۡنَ عَنۡہَا وَلَا یُنۡزِفُوۡنَ وَفَاکِہَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوۡنَ وَلَحۡمِ طَیۡرٍ
مِّمَّا یَشۡتَہُوۡنَ وَحُوۡرٌ عِیۡنٌ کَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ الۡمَکۡنُوۡنِ جَزَآءًۢ بِمَا
کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡہَا لَغۡوًا وَّلَا تَاۡثِیۡمًا اِلَّا قِیۡلًا سَلٰمًا
سَلٰمًا وَاَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ فِیۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ
وَّطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ وَّمَآءٍ مَّسۡکُوۡبٍ وَّفَاکِہَةٍ کَثِیۡرَةٍ لَّا
مَقۡطُوۡعَةٍ وَّلَا مَمۡنُوۡعَةٍ وَّفُرُشٍ مَّرۡفُوۡعَةٍ اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰہُنَّ اِنۡشَآءً
فَجَعَلۡنٰہُنَّ اَبۡکَارًا عُرُبًا اَتۡرَابًا۔

(وہ لوگ) سونے کے تاروں سے بُنے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ان کے پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یہ چیزیں لے کر آمد و رفت کیا کریں گے۔ آبخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جائیگا نہ اس سے کوئی دردِ سر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور آئے گا۔ اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے اور پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہوگا اور (ان کے لئے) گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہونگی (مراد حوریں ہیں) جیسے (حفاظت سے) پوشیدہ رکھا ہوا موتی۔ یہ ان کے اعمال کے صلہ میں ملے گا (اور) نہ وہاں بک بک سنیں گے اور نہ کوئی (اور) بیہودہ بات بس (ہر طرف سے) سلام ہی سلام کی آواز آئیگی اور جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں۔ وہ ان باغوں میں ہونگے جہاں بے خار بیریاں ہونگی، اور تہ بتہ کیلے

ہونگے۔ اور لمبا لمبا سایہ ہوگا۔ اور چلتا ہوا پانی ہوگا اور کثرت سے میوے ہوں گے۔ جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان کی روک ٹوک ہوگی، اور اونچے اونچے فرش ہوں گے۔ ہم نے (وہاں کی) ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے یعنی ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں محبوبہ ہیں ہم عمر ہیں۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ○ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ○ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ. (سورۃ الحاقہ:۲۱تا۲۴)

غرض وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت بریں میں ہوگا۔ جس کے میوے اس قدر جھکے ہونگے (کہ جس حالت میں چاہیں گے) لے سکیں گے اور حکم ہوگا کھاؤ اور پیو مزے کے ساتھ ان اعمال کے صلہ میں جو تم نے گذشتہ ایام (یعنی زمانہ قیام دنیا) میں کئے ہیں۔

سورۃ الدھر

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ○ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا قَوَارِيْرَ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا

(اور) جو نیک (لوگ) ہیں وہ ایسے جام شراب سے (شرابیں) پئیں گے جس میں کافور

آمیزش ہوں یعنی ایسے چشمہ سے (ہوویں گے) جس سے خدا کے خاص بندے پئیں گے (اور) جس کو وہ خاص (بندے جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے اور انکی پختگی (یعنی استقامت فی الدین) کے بدلے میں ان کو جنت اور ریشمی لباس دے گا اس حالت میں کہ وہ وہاں (جنت میں) مسہریوں پر (آرام و عزت سے) تکیہ لگائے ہونگے نہ وہاں تپش (اور گرمی پاوینگے) اور نہ جاڑا (یعنی سردی، بلکہ فرحت بخش اعتدال ہوگا) اور یہ حالت ہوگی کہ (وہاں کے یعنی جنت کے) درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور ان کے میوے ان کے اختیار میں ہونگے (کہ ہر وقت ہر طرح بلا مشقت لے سکیں گے) اور ان کے پاس چاندی کے برتن لائے جاوینگے اور آبخورے جو شیشے کے ہونگے (اور) وہ شیشے چاندی کے ہونگے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا اور وہاں ان کو (علاوہ جام شراب مذکور) کے ایسا جام شراب پلایا جاویگا جسمیں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمے سے (انکو پلایا جاویگا) جو وہاں ہوگا جس کا نام (وہاں) سلسبیل (مشہور) ہوگا اور ان کے پاس ایسے لڑکے آمد و رفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، اے مخاطب اگر تو ان کو دیکھ لے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں۔ اور اے مخاطب! اگر اس جگہ کو تو دیکھے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھائی دے اور ان جنتیوں پر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور انکو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب ان کو پاکیزہ شراب پینے کو دے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (جو دنیا میں کرتے تھے) مقبول ہوئی۔

سورة النبأ

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۔ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۔ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا وَكَأْسًا
دِهَاقًا ۔ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ۔ جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً
حِسَابًا

خدا سے ڈرنے والوں کے لئے بیشک کامیابی ہے یعنی باغ اور انگور اور نوخاستہ ہم عمر

عورتیں اور لبالب بھرے ہوئے جام تیں وہاں نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی نہ جھوٹ سنیں گے یہ بدلہ ملے گا جو کہ کافی ہوگا آپ کے رب کی طرف سے۔

سورۃ عبس

وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَۃٌ ضَاحِكَۃٌ مُّسْتَبْشِرَۃٌ

بہت سے چہرے اس روز روشن اور خنداں شاداں ہوں گے (ایمان کی وجہ سے)

سورۃ الغاشیہ

وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَۃٌ لِّسَعْیِهَا رَاضِیَۃٌ فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ لَّا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَۃً فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَۃٌ فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَۃٌ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَۃٌ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَۃٌ وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَۃٌ۔

بہت سے چہرے اس روز بارونق اور اپنے نیک کاموں کی بدولت خوش ہوں گے اور بہشت بریں میں ہوں گے جس میں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے اور بہشت میں بہتے ہوئے چشمے ہونگے اور اسمیں اونچے اونچے تخت بچھے ہیں اور رکھے ہوئے آبخورے موجود ہیں اور برابر لگے ہوئے گدے ہیں اور سب طرف قالین پھیلے پڑے ہیں۔

جہنم سے متعلقہ وہ مضامین جو قرآن پاک میں آئے ہیں

{وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ}

(۱) فَاتَّقُوْا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ (البقرۃ ۲۰)

سو تم بچو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کہ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

(۲) كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ۔ (النساء ۵۶)

جبکہ ایک دفعہ ان کی کھال جل چکے گی۔ تو ہم اس سے پہلی کھال کی جگہ فوراً دوسری کھال پیدا کریں گے تاکہ عذاب ہی بھگتے رہیں۔

(۳) لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ
فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ (اعراف ۴۱)

ان کے لئے آتش دوزخ کا بچھونا ہوگا اور
ان کے اوپر اسی کا اوڑھنا ہوگا۔

(۴) يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ
فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ
وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ
لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ
تَكْنِزُوْنَ (توبہ ۳۵)

یہ سزا اس روز واقع ہوگی کہ دوزخ کی
آگ میں ان کو اول تپایا جائیگا پھر ان سے
ان لوگوں کی پیشانیوں اور انکے پہلوؤں کو
اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جائیگا یہ ہے وہ
جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا سو
اب جمع کرنے کا ثمرہ چکھو۔

(۵) مِنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ
مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ
وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ
(ابراھیم)

اس کے آگے دوزخ ہے اور اس کو دوزخ
میں ایسا پانی پینے کو دیا جائیگا جو خون پیپ
کے مشابہ ہوگا جس کو گھونٹ گھونٹ کر کے
پیئے گا اور گلے سے آسانی کے ساتھ
اتارنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور
ہر طرف سے سامان موت کی آمد ہوگی۔

(۶) لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ
مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ (حجر ۴۴)

جس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے
کیلئے ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں۔

(۷) كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا
(اسراء ۹۷)

وہ آگ جب ذرا دھیمی ہونے لگے گی تب
ہی ان کے لیے اور زیادہ بھڑکا دینگے۔

(۹) نَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا
(مریم ۷۲)

ہم ظالموں کو آگ میں ایسے ہی رہنے دیں
گے (کہ مارے رنج وغم کے) گھٹنوں
کے بل گر پڑیں گے۔

(۱۰) لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا
لَا يَسْمَعُوْنَ (الانبیاء ۱۰۰)

ان کا اس میں شور وغل ہوگا اور وہاں اپنے شور وغل
کی وجہ سے کسی کی کوئی بات نہیں سنیں گے۔

(۱۱) فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ

سو جو لوگ کافر تھے ان کے لئے (قیامت میں) آگ کے کپڑے تیار کئے جائیں گے ان کے سر کے اوپر تیز گرم پانی چھوڑا جائیگا۔

(۱۲) يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ.

اس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں (انتڑیاں) اور انکی کھالیں سب جل جائیگی اور ان کے (مارنے کے لئے) لوہے کے گرز ہونگے وہ لوگ جب دوزخ میں گھٹ گھٹ کر گھبرا جائیں گے اور باہر نکلنا چاہیں گے تو پھر اس میں دھکیل دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا کہ جلنے کا عذاب (ہمیشہ کیلئے) چکھتے رہو۔

(۱۳) وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا. (الفرقان)

اور جب وہ اس دوزخ کی کسی تنگ جگہ ہاتھ پاؤں جکڑ کر ڈال دیے جائیں گے تو وہاں موت ہی موت پکاریں گے۔

(۱۳) بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغَاوِيْنَ. (شعرا ۹۱)

گمراہوں (کافروں) کیلئے دوزخ سامنے ظاہر کی جائیگی۔

(۱۴) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ○ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ○ (فاطر ۳۶،۳۷)

اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ ان کے لئے موت کا فیصلہ کیا جائیگا

کہ مر ہی جائیں اور نہ ہی دوزخ کا عذاب ان سے ہلکا کیا جائیگا اسی طرح ہم ہر انکار کرنے والے کو بدلہ دیتے ہیں اور وہ لوگ اس میں چلائیں گے۔ کہ اے ہمارے رب ہم کو (یہاں سے) نکال دیجئے ہم (اب خوب) اچھے کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو ہم کیا کرتے تھے (جواب ملے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس نے سمجھنا ہوتا وہ سمجھ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا۔ سو اس نہ ماننے کا مزہ چکھو ایسے ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں۔

(۱۵) اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ. اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ. (الصفت ۶۰-۶۲)

بھلا یہ دعوت (ضیافت) بہتر ہے یا زقوم کا درخت ہم نے اس درخت کو ظالموں کیلئے موجب امتحان بنایا ہے، یہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی گہرائی میں سے نکلتا ہے اس کے پھل ایسے ہیں جیسے شیطان کے سر وہ لوگ اس درخت سے کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے۔ پھر ان کو کھولتا ہوا پانی (پیپ میں ملا کر) دیا جائیگا۔

(۱۶) هٰذَا ط وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ. (ص:۵۵)

"یہ بات تو ہو چکی، اور سرکشوں کے لئے برا ٹھکانہ ہے۔"

(۱۷) اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ. (غافر:)

جبکہ طوق ان کے گلے میں ہونگے اور زنجیریں ان کو گھسیٹتے ہوئے کھولتے ہوئے پانی میں لے جایا جائے گا پھر وہ آگ میں جھونک دیے جائینگے۔

(۱۸) وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ۝ (شوریٰ: ۴۵-۴۴)

اے مخاطب تو ان ظالموں کو دیکھے گا جب ان کو عذاب کا معائنہ ہوگا۔ کہتے ہونگے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی کوئی صورت ہے اور (نیز) آپ ان کو اس حالت میں دیکھیں گے کہ وہ دوزخ کے روبرو وہ لائے جائیں گے مارے ذلت کے جھکے ہونگے، کن انکھیوں سے دیکھتے ہوں گے اور (اس وقت) ایمان والے کہیں گے کہ پورے خسارہ والے وہ لوگ ہیں جو اپنی جانوں سے اور اپنے متعلقین سے آج قیامت کے دن خسارہ میں پڑے یاد رکھو کہ ظالم لوگ دائمی عذاب میں رہیں گے۔

(۱۹) وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ (الزخرف ۷۷)

اور پکاریں گے اے مالک تمہارا پروردگار (ہم کو موت دیکر) ہمارا کام ہی تمام کردے وہ فرشتہ جواب دے گا تم ہمیشہ اسی حال میں رہو گے۔

(۲۰) وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ (محمد ۱۵)

اور کھولتا ہوا پانی ان کو پینے کے لئے دیا جائیگا پس وہ ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا۔

(۲۱) اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ۝ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ۝ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ۔ (الدخان: ۵۰-۴۳)

بے شک زقوم کا درخت بڑے مجرم (کافر) کا کھانا ہوگا (جو بدصورت ہونے میں) تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا اور وہ پیٹ میں ایسا کھولے گا جیسے تیز گرم پانی کھولتا ہے۔ اور پھر فرشتوں کو حکم ہوگا اس کو پکڑو پھر گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ تک لے جاؤ پھر اس کے سر کے اوپر تکلیف دینے والا گرم پانی چھوڑ دو۔ لے چکھ تو بڑا معزز اور مکرم ہے یہ وہی چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔

(۲۲) يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ

(ق ۳۰)

جس دن کہ ہم دوزخ سے کہیں گے کہ تو بھر بھی گئی تو وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے۔

(۲۳) يَوْمَ يُدَعُّوْنَ إِلَى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا. هٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ. أَفَسِحْرٌ هٰذَا أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ. اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْا أَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ.

(الطور ۱۳-۱۶)

جس دن کہ ان کو آتش دوزخ کی طرف دھکے دے کر لایا جائے گا یہ وہی دوزخ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ کیا یہ بھی جادو ہے (دیکھ کہ بتلاؤ) یا (اب بھی) تمہیں نظر نہیں آتا اس میں داخل ہو جاؤ، پھر خواہ (اسکو) برداشت کرو یا برداشت نہ کرو، تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں جیسا تم کرتے تھے ویسا بدلہ تمہیں دیا جائیگا۔

(۲۴) يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ.

(القمر ۴۸)

جس دن یہ لوگ اپنے مونہوں کے بل جہنم میں گھسیٹے جائیں گے تو ان سے کہا جائیگا کہ دوزخ کی آگ کے لگنے کا مزہ چکھو۔

(۲۵) يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ. (الرحمٰن:۴۴)

وہ لوگ دوزخ کے اردگرد کھولتے ہوئے پانی میں چکر لگاتے ہونگے۔

(۲۶) لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ. فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ. فَشَارِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ. فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ. هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ.

(الواقعہ:۵۶-۵۲)

زقوم کے درخت سے کھانا ہوگا پھر اسی سے پیٹ بھرنا ہوگا پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا پھر پینا بھی پیاسے اونٹوں جیسا ہوگا (غرض) ان لوگوں کی قیامت کے دن یہ دعوت (ضیافت) ہوگی۔

(۲۷) عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (التحریم ۶)

جس (جہنم) پر تندخو اور مضبوط فرشتے (متعین) ہیں جو خدا کی (ذرہ) نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو ان کو حکم دیتا ہے اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے فوراً بجالاتے ہیں۔

(۲۸) اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَآ اُلْقِىَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ۔ (الملک: ۷،۸)

جب یہ لوگ ڈالے جائینگے تو اسکی بڑے زور کی آواز سنیں گے وہ اس طرح جوش مارتی ہوگی جیسے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی غصہ کے مارے پھٹ پڑے گی (اور) جب کوئی گروہ اس میں (کافروں) کا ڈالا جائے گا تو اس کے محافظ ان لوگوں سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں آیا تھا۔

(۲۹) خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ثُمَّ فِىْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ۔ (الحاقۃ ۳۵-۳۰)

(فرشتوں کو حکم ہوگا) اس شخص کو پکڑلو اور اسکو طوق پہنادو پھر دوزخ میں اس کو داخل کردو پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر گز ہے جکڑ دو یہ شخص خدائے بزرگ پر ایمان نہ رکھتا تھا (اور وہ تو کسی کو کیا دیتا) اوروں کو (بھی) غریب آدمی کے کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا۔ (اس لئے مستحق عذاب ہوا) سو آج نہ کوئی اس شخص کا دوست ہے اور نہ کھانے کی کوئی چیز نصیب ہے سوائے زخموں کی دھوون کے جس کو سوائے گنہگاروں کے کوئی نہ کھائے گا۔

(۳۰) كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى وَجَمَعَ فَاَوْعٰى۔

یہ ہرگز نہ ہوگا (بلکہ) وہ آگ ایسی شعلہ زن ہے کہ جو کھال تک اتارے گی (اور) وہ اس

شخص کو (خود) بلائے گی جس نے (دنیا میں) حق سے پیٹھ پھیری ہوگی اور (اطاعت سے) بے رخی کی ہوگی اور جمع کیا ہوگا پھر اس کو اٹھا اٹھا رکھا ہوگا۔

(۳۱) اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِیْمًا وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا

(مزمل: ۱۲،۱۳)

ہمارے یہاں بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے اور گلے میں پھنسنے والا کھانا ہے اور درد ناک عذاب ہے۔

(۳۲) لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ. لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ. عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ.

(مدثر: ۲۸-۳۰)

وہ (دوزخ) نہ تو باقی رہنے دیگی اور نہ چھوڑے گی اور وہ کھالوں کو جھلس دے گی۔ (اور) اس پر انیس فرشتے (مقرر) ہونگے۔

(۳۳) اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا.

(الدھر: ۴)

ہم نے کافروں کیلئے زنجیریں اور طوق اور آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے۔

(۳۴) اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ لَّا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ

(المرسلٰت: ۳۰-۳۳)

تم ایک سائبان کی طرف چلو جسکی تین شاخیں ہیں جس میں نہ سایہ ہے (ٹھنڈا) اور نہ وہ گرمی سے بچاتا ہے۔ بیشک وہ ایسے انگارے برسائیگا جیسے بڑے بڑے محل ہوں گویا کہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

(۳۵) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِّلطّٰغِیْنَ مَاٰبًا لّٰبِثِیْنَ فِیْهَآ اَحْقَابًا لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا اِلَّا حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا جَزَآءً وِّفَاقًا.

(النبا: ۲۱-۲۶)

بیشک دوزخ ایک گھات کی جگہ ہے سرکشوں کا ٹھکانہ ہے جسمیں وہ بے انتہا زمانے پڑے

رہیں گے (اور) وہ لوگ اسمیں نہ تو کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کا سوائے گرم پانی اور پیپ کے (اور انکو) پورا پورا بدلہ ملے گا۔

(۳۶) وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ. (التکویر:۱۲)

اور جب دوزخ (اور زیادہ) دہکائی جائے گی۔

(۳۷) فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ. (النازعات:۳۹-۴۰)

تو (اس روز یہ حالت ہوگی) کہ جس نے (حق) سے سرکشی کی ہوگی اور (آخرت کا منکر ہوکر) دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہوگا۔

(۳۸) الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ. ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ. (الاعلی ۱۲،۱۳)

جو (آخرکار) بڑی آگ میں (یعنی آتش دوزخ میں) داخل ہوگا پھر نہ اسمیں مریگا اور نہ ہی (آرام کی زندگی) جئے گا۔

(۳۹) تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ. (الغاشیہ:۴-۷)

وہ تیز جلانے والی آگ میں داخل ہونگے کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلایا جایگا (اور) ان کو سوائے خاردار جھاڑیوں کے کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ تو (کھانے والوں کو) موٹا کرے گا اور نہ بھوک دور کریگا۔

(۴۰) فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ (اللیل ۱۴)

تو میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں۔

(۴۱) فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ. نَارٌ حَامِيَةٌ. (القارعۃ:۹-۱۱)

اور اسکا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور آپکو کچھ معلوم ہے کہ ہاویہ کیا چیز ہے وہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

(۴۲) كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ نَارُ اللَّهِ

الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَةِ (الھمزۃ: ۶-۷)

ہرگز نہیں (رہیگا) واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جائیگا جس میں جو کچھ پڑیگا وہ اس کو توڑ پھوڑ دے گی اور آپ کو کچھ معلوم ہے وہ توڑ پھوڑ کرنے والی آگ کیسی ہے۔ وہ اللہ کی آگ ہے جو (اللہ کے حکم سے) سلگائی ہے جو کہ (بدن کو لگتے ہی) دل تک جا پہنچے گی۔

(۴۳) سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ (اللھب: ۳)

وہ عنقریب (مرتے ہی) ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا۔

نیک وبد آخرت میں برابر نہیں

ا۔ شراب نہ پینے والے کو انعام:

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ تَرَكَ الْخَمْرَ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلَیْهِ لَاَسْقِیَنَّهُ مِنْهُ فِیْ حَظِیْرَةِ الْقُدُسِ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شراب چھوڑ دے باوجود اس کے کہ وہ اس کے پینے پر قادر ہے تو میں اس کو یہی شراب جنت میں پلاؤں گا۔

شراب پینے والے کو سزا:

عن ابن عمر أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال:

"مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَنْ یَتُوْبَ۔" [2]

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور توبہ نہ کی اسی حال میں مر گیا تو وہ

۱۔ مسند البزار (۲/۳۳۵)، رقم (۷۳۸۱)

۲۔ صحیح مسلم (۳/۱۵۸۷)، رقم (۲۰۰۳)

آخرت کی شراب پینے سے محروم ہو جائے گا"۔

ناجائز اور غلط لباس نہ پہننے والے کو انعام:

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَنْ تَرَکَ الْحَرِیْرَ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلَیْہِ لَاَ کْسُوَنَّہٗ اِیَّاہُ فِیْ حَظِیْرَۃِ الْقُدُسِ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ریشم پہننا چھوڑ دیا حالانکہ وہ اس کے پہننے پر قادر ہو تو میں اس شخص کو جنت کا ریشمی لباس پہناؤں گا۔

ناجائز اور غلط لباس پہننے والے کو سزا:

حدیث مرفوع: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ [2]

حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا آخرت میں ریشم پہننے سے محروم ہوگا۔

رحیق مختوم (مہر لگی ہوئی خالص شراب)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَا مُؤْمِنًا شَرْبَۃً عَلٰی ظَمَأٍ سَقَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ [3]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو مومن بندہ اپنے مومن بھائی کو اس کے پیاسے ہونے کے وقت پانی پلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو خالص مہر لگی ہوئی شراب پلائیں گے۔

1۔ مسند البزار (۲/۴۴۵)، رقم (۷۳۸۱)
2۔ صحیح بخاری (۵/۲۱۹۴)، رقم (۵۴۹۶)
3۔ مسند احمد (۳/۱۳)، رقم (۱۱۱۱۶)

دنیا میں گمنامی وقابل کفایت روزی پر آخرت میں جنت

عَنْ اَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِيَائِي عِنْدِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَفَضَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ [1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا میرے دوستوں میں سے میری نگاہ میں سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن بندہ ہے کہ جس پر اہل وعیال کی ذمہ داریاں کم ہوں نماز پڑھنے رب کی اس کو عظیم سعادت حاصل ہو، اپنے معبود کی بندگی اچھی طرح کرتا ہو اور خلوت میں بھی فرمانبرداری کرتا ہو لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی جانب انگلیوں سے اشارے نہ کئے جاتے ہوں اور اس کی روزی بقدر ضرورت ہو وہ اس پر صبر کرتا ہو پھر آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں کو جھاڑا اور فرمایا اس کی موت بہت جلدی آگئی ہو اور رونے والے کم ہوں اور میراث وترکہ بھی کم ہو۔

نوجوان عابد کے فضائل

(۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَعْجَبُ مِنَ الشَّابِّ لَيْسَتْ لَهٗ صَبْوَةٌ [2]

ترجمہ:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا'' کہ اللہ رب

۱۔ سنن الترمذی (۴/۵۷۵)، رقم (۲۳۴۷)

۲۔ مسند احمد (۴/۱۵۱)، رقم (۱۷۴۰۹)، باسناد حسن

العزۃ اس نوجوان پر تعجب فرماتے ہیں جو کھیل کود یا لڑکپن کی باتیں کرنے میں مشغول نہ ہو (بلکہ اسے عبادت واطاعت سے سروکار ہو)۔

(۲) عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ الشَّابَّ الْمُؤْمِنَ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللهِ تَعَالَى لَأَبَرَّهُ۔[1]

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مومن نوجوان اللہ پر کسی بات کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا فرماتے ہیں۔

(۳) عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ۔[2]

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے نوجوان کو پسند فرماتے ہیں۔

(۴)۔ يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلشَّابُّ الْمُؤْمِنُ بِقَدَرِي الرَّاضِي بِكِتَابِي الْقَانِعُ بِرِزْقِي التَّارِكُ لِشَهْوَتِهِ مِنْ أَجْلِي هُوَ عِنْدِي كَبَعْضِ مَلَائِكَتِي۔[3]

ترجمہ:۔ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ وہ نوجوان جو میری تقدیر پر ایمان رکھتا ہو، میری کتاب (قرآن) پر راضی ہو، میرے دیے ہوئے رزق پر قناعت کرنے والا ہو، میرے ڈر کی وجہ سے اپنی خواہشات کو چھوڑنے والا ہو، اس کی حیثیت میرے نزدیک فرشتوں جیسی ہے۔

(۵) إِنَّ أَحَبَّ الْخَلَائِقِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ شَابٌّ حَدَثُ السِّنِّ فِيْ صُوْرَةٍ حَسَنَةٍ جَعَلَ شَبَابَهُ وَجَمَالَهُ لِلّٰهِ وَفِيْ طَاعَتِهِ ذَالِكَ الَّذِي يُبَاهِي بِهِ الرَّحْمٰنُ مَلَائِكَتَهُ يَقُوْلُ: هٰذَا عَبْدِيْ حَقًّا۔[4]

۱۔ ۱۔ الزہد لابی داود (۱/ ۳۳۳)، رقم (۳۹۵)

۲۔ الزہد لابن مبارک (۱/۱۱۷)، رقم (۳۳۸)، واللفظ للاول۔

۲۔ (۱) الجامع الکبیر للسیوطی (۱/۸۸۸۱)، رقم (۲۶۶۷)

(۲)۔ التوبۃ لابن ابی الدنیا (۱/۱۳۱)، رقم (۱۷۷)، واللفظ لہ

۳۔ جامع الاحادیث للسیوطی (۱/۱۹۳۲۴) عن الدیلمی والاحیائی۔

۴۔ جامع الاحادیث القدسیۃ (۱/۱۳۱)، رقم (۱۰۸۹)، وقال رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

ترجمہ:۔ بلاشبہ تمام مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ نوجوان زیادہ محبوب ہے جسے نوجوانی کی خوبصورتی حاصل ہو وہ اپنی جوانی اور خوبصورتی اللہ کے حوالے کردے اور اس کی اطاعت میں لگادے۔ اس نوجوان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ یہ میرا اچھا بندہ ہے۔

(۶) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الشَّابِّ الْعَابِدِ الَّذِیْ تَعَبَّدَ فِیْ شَبَابِہٖ عَلَی الشَّیْخِ الَّذِیْ تَعَبَّدَ بَعْدَ مَا کَبُرَتْ سِنُّہٗ. قَالَ: یَقُوْلُ اللہُ: لِلشَّابِّ الْمُؤْمِنِ بِقَدْرِیْ الرَّاضِیْ بِکِتَابِیْ الْقَانِعِ بِرِزْقِیْ التَّارِکِ شَھْوَتَہٗ مِنْ اَجْلِیْ. اَنْتَ عِنْدِیْ کَبَعْضِ مَلَائِکَتِیْ وَلِلشَّابِّ التَّارِکِ لِحُرُمَاتِ اللہِ الْعَامِلِ بِطَاعَۃِ اللہِ کُلُّ اَجْرِ سَبْعِیْنَ صِدِّیْقًا وَفَضْلُ الشَّابِّ الْمُتَعَبِّدِ عَلَی الشَّیْخِ الَّذِیْ تَعَبَّدَ بَعْدَ مَا کَبُرَتْ سِنُّہٗ کَفَضْلِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی سَائِرِ النَّبِیِّیْنَ[1]

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نوجوان جو اپنی جوانی میں عبادت کرے اس بوڑھے سے زیادہ فضیلت والا ہے جو ادھیڑ عمری کے بعد عبادت کرے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ اس نوجوان سے فرماتے ہیں جو میری تقدیر پر ایمان رکھتا ہو، قرآن پر راضی ہو، میرے رزق پر قناعت کرنے والا ہو اور اپنی خواہشات کو میرے ڈر کی وجہ سے قربان کرے "تو میرے نزدیک فرشتوں کی طرح ہے"۔ اور وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچے اور اللہ کی اطاعت کرے اس کا ہر اجر ستر صدیقین کے برابر ہے۔ اور نوجوان عبادت گزار کی فضیلت بوڑھے عبادت

۱۔ الترغیب لابن شاہین (۲۵۶/۱)، رقم (۲۲۹)، نقاد محدثین کے ہاں فی الجملۃ، ابن شاہین کی یہ کتاب اگرچہ مستند ماخذ کی حامل نہیں ہے مگر روایت مذکورہ کی سند چونکہ وضع اور ضعیف جدا کے حکم سے خالی تھی اس لئے اسے یہاں نقل کردیا ہے گو ضعف مجرد سے یہ بھی خالی نہیں (ولکنہ مقبول فی الفضائل کما مرفی المقدمۃ فلا بأس بایرادہ فی معرض فضائل الاعمال) البتہ یہی روایت بعض کتب میں مخدوش وطعون بلکہ مظلم اسناد سے بھی مروی ہے فلا یلتفت الیہ۔

گزار پر ایسی ہے جیسے رسولوں کو تمام نبیوں پر فضیلت حاصل ہے۔

جہنم سے سات خندقیں دور

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَطْعَمَ اَخَاہُ خُبْزًا حَتّٰی یُشْبِعَہٗ وَ سَقَاہُ مَاءً حَتّٰی یُرْوِیَہٗ بَعَدَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ بُعْدُ مَا بَیْنَ خَنْدَقَیْنِ مَسِیْرَۃُ خَمْسِ مِاۃِ سَنَۃٍ[1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راویت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی یہاں تک کہ اس کو سیر کر دیا۔ اور اس کو پانی پلایا یہاں تک کہ اس کو سیراب کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے سات خندقیں دور کر دینگے ہر دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت کا ہوگا۔

حساب یسیر

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ حَاسَبَہُ اللّٰہُ حِسَابًا یَسِیْرًا وَاَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ بِرَحْمَتِہٖ قَالُوْا مَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ؟ قَالَ تُعْطِیْ مَنْ حَرَمَکَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَکَ وَتَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَکَ۔[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لیں گے اور اس کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرینگے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا وہ تین خصلتیں کیا ہیں۔ اے اللہ کے رسول! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں؟ فرمایا تو اسکو دے جو

۱۔ المستدرک علی الصحیحین للحاکم (۴/ ۱۴۴)، رقم (۷۱۷۲) وقال الذہبی فی التلخیص: صحیح

۲۔ (۱) مجمع الزوائد (۸/ ۲۸۲)، رقم (۱۳۴۷۳) عن الطبرانی فی الاوسط،

(۲) وکذا فی المستدرک للحاکم (۲/ ۵۶۳)، رقم (۳۹۱۲)

تجھے محروم رکھے اور تو اس سے تعلق جوڑے جو تجھ سے قطع تعلق کرے اور تو اسکو معاف کرے جو تجھ پر ظلم کرے۔

حوروں کا بیان

جزاء بما کانوا یعملون (الواقعہ) کی تفسیر، حور کی ترکیب وساخت

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ الْحُوْرَ الْعِیْنَ مِنْ اَصَابِعِ رِجْلَیْھَا اِلٰی رُکْبَتَیْھَا مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَمِنْ رُکْبَتَیْھَا اِلٰی ثَدْیَیْھَا مِنَ الْمِسْکِ الْاَذْفَرِ وَمِنْ ثَدْیَیْھَا اِلٰی عُنُقِھَا مِنَ الْعَنْبَرِ الْاَشْھَبِ وَمِنْ عُنُقِھَا اِلٰی رَأْسِھَا مِنَ الْکَافُوْرِ الْاَبْیَضِ عَلَیْھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ حُلَّۃٍ مِثْلَ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ اِذَا اَقْبَلَتْ یَتَلَأْلَأُ وَجْھُھَا نُوْرًا سَاطِعًا کَمَا تَتَلَأْلَأُ الشَّمْسُ لِاَھْلِ الدُّنْیَا وَاِذَا اَدْبَرَتْ یُرٰی کَبِدُھَا مِنْ رِقَّۃِ ثِیَابِھَا وَجِلْدِھَا فِیْ رَأْسِھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ ذُؤَابَۃٍ مِنَ الْمِسْکِ الْاَذْفَرِ لِکُلِّ ذُؤَابَۃٍ مِنْھَا وَصِیْفَۃٌ تَرْفَعُ ذَیْلَھَا وَھِیَ تُنَادِیْ ھٰذَا ثَوَابُ الْاَوْلِیَاءِ (جَزَاءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ)۔ ۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حورعین کو انکی پاؤں کی انگلیوں سے لے کر اس کے گھٹنے تک زعفران سے پیدا کیا اور اس کے گھٹنے سے لیکر پستانوں تک مشک اذفر سے پیدا کیا اور پستانوں سے لے کر گردن تک سیاہ مائل سفید عنبر سے پیدا کیا۔ اور گردن سے لیکر اس کے سر تک سفید کافور سے پیدا کیا اور اس پر ستر ہزار جوڑے ہیں گل لالہ کی طرح جب وہ آتی ہے تو اس کا چہرہ چمکتا ہے پھیلے ہوئے نور کی طرح جیسے کہ دنیا والوں کے لئے سورج چمکتا ہے اور جب وہ جاتی ہے تو اس کا کلیجہ کپڑوں اور کھال کی باریکی کی وجہ

۱۔ الجامع لاحکام القرآن (۱۷/۲۰۶) وکذا فی عمدۃ القاری (۲۱/۱۹۵)

سے دکھائی دیتا ہے اس کے سر پر ستر ہزار مشک اذفر کی چوٹیاں ہیں کہ ان میں سے ہر چوٹی کیلئے ایک خادمہ ہوگی جو اس کا دامن اٹھائے ہوگی اور پکار کر کہہ رہی ہوگی کہ یہ ثواب ہے اللہ کے دوستوں کا بسبب ان اعمال کے کہ جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

جنتی حوروں اور دنیوی بیویوں کا ترانہ

إِنَّ الْحُوْرَ الْعِيْنَ يَأْخُذُ بَعْضُهُنَّ بِأَيْدِيْ بَعْضٍ وَيَتَغَنَّيْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ بِأَحْسَنَ مِنْهَا وَلَا بِمِثْلِهَا نَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ أَبَدًا وَنَحْنُ الْمُقِيْمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ أَبَدًا وَنَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوْتُ أَبَدًا وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ أَبَدًا نَحْنُ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ حَبِيْبَاتٌ لِأَزْوَاجٍ كِرَامٍ (وفي رواية) طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِنَّ الْحُوْرَ الْعِيْنَ إِذَا قُلْنَ هٰذَا الْمَقَالَةَ أَجَابَهُنَّ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الدُّنْيَا نَحْنُ الْمُصَلِّيَاتُ وَمَا صَلَّيْتُنَّ وَنَحْنُ الصَّائِمَاتُ وَمَا صُمْتُنَّ وَنَحْنُ الْمُتَوَضِّيَاتُ وَمَا تَوَضَّأْتُنَّ وَنَحْنُ الْمُتَصَدِّقَاتُ وَمَا تَصَدَّقْتُنَّ فَقَالَتْ فَغَلَبْنَ وَاللهِ[1]

حورعین میں سے بعض بعض کا ہاتھ پکڑ کر ایسی آواز کے ساتھ گانا گا رہی ہونگی کہ مخلوق نے کبھی بھی اس سے زیادہ خوبصورت آواز اور نہ ہی اس جیسی آواز سنی ہوگی اور وہ یہ گنگنا رہی ہوں گی کہ ہم راضی ہونے والیاں ہیں کبھی بھی ناراض نہ ہوں گی اور ہم ٹھہرنے والیاں ہیں کبھی کوچ نہیں کریں گی اور ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی بھی نہیں مریں گی اور ہم نعمتوں میں رہنے والیاں ہیں کبھی بدحال نہ ہوں گی ہم نیک خوبصورت ہیں اور محبوب ہیں اپنے باعزت خاوندوں کے نزدیک۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ کہیں گی: "خوشخبری ہو اس شخص کیلئے جو

1۔ التفسیر القرطبی (۱۷/ ۱۸۲) وکذا فی التفاسیر الأخرى

ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے''۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حورعین جب اوپر کے یہ نغمات کہیں گی تو دنیا والوں کی عورتوں میں سے مؤمنہ عورتیں ان کو یہ جواب دیں گی کہ ہم نماز پڑھنے والیاں ہیں اور تم نے نہیں پڑھی ہم روزہ رکھنے والیاں ہیں اور تم نے روزہ نہیں رکھا اور ہم وضو کرنے والیاں ہیں اور تم نے وضو نہیں کیا اور ہم صدقہ، زکوۃ دینے والیاں ہیں اور تم نے صدقہ نہیں دیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ کی قسم دنیا کی مؤمن عورتیں حوروں پر غالب آجائیں گی۔

(۲) عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْاَنَّ حَوْرَاءَ بَزَقَتْ فِیْ بَحْرٍ لُجِّیٍ لَعَذُبَ ذَالِكَ الْمَاءُ لِعَذُوْبَةِ رِیْقِهَا۔[۱]

حضور ﷺ نے فرمایا: اگر حور کڑوے سمندر میں تھوک دے تو اس کا پانی میٹھا ہو جائے اس کی مٹھاس کی وجہ سے۔

(۳) عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم. قال: لَوْ اَنَّ اِمْرَأَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِطَّلَعَتْ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَیْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِیْحًا وَلِنَصِیْفُهَا عَلٰی رَأْسِهَا خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔[۲]

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر جنت کی عورت زمین والوں کی طرف صرف دیکھ لے تو زمین و آسمان کے خلاء کو روشن کردے اور اسے خوشبو سے معطر کردے، نیز حور کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے عمدہ اور بہتر ہے۔

(۴) عَنْ سهلٍ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا۔[۳]

۱۔ تفسیر ابن کثیر (۲۶۱/۷)

۲۔ صحیح البخاری (۱۰۲۹/۳) رقم (۲۶۴۳)

۳۔ صحیح البخاری (۱۱۸۷/۳)۔ رقم (۳۰۷۸)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک کوڑے کی بقدر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۵) حَدِیْثٌ مرفوعٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ : لَوْ اَنَّ اِمْرَأَۃً مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِطَّلَعَتْ اِلَی الدنیا لَمَلَأَتْ مَا بَیْنَھُمَا رِیْحَ الْمِسْکِ۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ اگر جنت والوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو وہ زمین و آسمان کے خلاء کو مشک کی خوشبو سے بھر دے۔"

(۶) عَنْ ابی اُمامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: خُلِقَ الْحُوْرُ الْعِیْنُ مِنَ الزَّعْفَرَانِ۔[2]

حضور ﷺ نے فرمایا کہ حور عین کو زعفران سے پیدا کیا گیا ہے۔

حور عیناء

(۷) قال اَبوھُرَیْرَۃَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ حَوْرَاءُ یُقَالُ لَھَا الْعَیْنَاءُ اِذَا مَشَتْ مَشٰی حَوْلَھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَصِیْفٍ عَنْ یَمِیْنِھَا وَعَنْ یَسَارِھَا کَذٰلِکَ وَھِیَ تَقُوْلُ اَیْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔[3]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کو حور عیناء کہا جاتا ہے

۱۔ مسند احمد (۳/۱۵۷)، رقم (۱۲۶۲۳)

۲۔ المعجم الاوسط (۱/۹۵)، رقم (۲۸۸) واسنادہ ضعیف، اس کے علاوہ حور کی تخلیق کے بارے میں کئی دلچسپ و حیرت انگیز روایات مختلف کتب میں وارد ہیں کما فی تاریخ بغداد و تنبیہ الغافلین و مکاشفۃ القلوب و بعض کتب التفاسیر وغیر ذلک لیکن میں نے ان کو موضوع یا شدید ضعیف وغیرہ ہونے کی بنا پر ترک کر دیا ہے لہذا یجب التحقیق قبل بیان مثل ہذہ الروایات الرائعۃ۔

۳۔ ۱۔ احیاء العلوم (۴/۵۳۳) ولم یات بتخریجہ الحافظ العراقی
۲۔ التذکرۃ للقرطبی (۱/۵۵۵)

جب وہ چلتی ہے تو اس کیساتھ اس کے دائیں بائیں ستر ہزار خادمائیں چلتی ہیں اور وہ کہتی ہے کہ کہاں ہیں نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے۔

جنت کے گیٹ پر حوروں کا استقبال کیلئے کھڑا ہونا

عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي الْكَثِيْرِ اَنَّ الْحُوْرَ الْعَيْنَ يَتَلَقَّيْنَ اَزْوَاجَهُنَّ عِنْدَ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُلْنَ طَالَ مَا انْتَظَرْنَاكُمْ فَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ وَنَحْنُ الْمُقِيْمَاتُ فَلَا نَظْعَنُ وَنَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوْتُ بِاَحْسَنِ اَصْوَاتٍ سُمِعَتْ وَتَقُوْلُ اَنْتَ حِبِّيْ وَاَنَا حُبُّكَ لَيْسَ دُوْنَكَ تَقْصِيْرٌ وَلَا وَرَائَكَ نَعْدِلُ[1]

حضرت یحییٰ بن ابی الکثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حورعین اپنے خاوندوں سے ملاقات کریں گی جنت کے دروازوں کے پاس، پھر وہ کہیں گی کہ ہماری تمہارا انتظار کرنے کی مدت طویل ہوگئی پس ہم راضی ہونے والیاں ہیں سو کبھی ناراض نہ ہونگی اور ہم ٹھہرنے والیاں ہیں سو سفر نہ کریں گی اور ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں ہمیں موت نہ آئے گی یہ حوریں خوبصورت آواز میں یہ کہہ رہی ہوں گی ایسی کہ جو آوازیں تم نے سنی ان میں سب سے خوبصورت آواز ہوگی اور وہ کہے گی کہ تو میرا محبوب ہے اور میں تیری محبوبہ تمہارے اندر کوئی کمی نہیں اور تمہارے علاوہ کسی اور کی طرف ہم پھرتی نہیں۔

حور لعبہ

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ حَوْرَاءَ يُقَالُ لَهَا اللَّعِبَةُ كُلُّ حُوْرِ الْجِنَانِ يُعْجَبْنَ بِهَا يَضْرِبْنَ بِاَيْدِيْهِنَّ عَلٰى كَتِفِهَا وَيَقُلْنَ طُوْبٰى لَكِ يَا لَعِبَةُ لَوْ يَعْلَمُ الطَّالِبُوْنَ لَكِ لَجَدُّوْا. بَيْنَ عَيْنَيْهَا مَكْتُوْبٌ: مَنْ كَانَ يَبْتَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ مِثْلِيْ فَلْيَعْمَلْ بِرِضَاءِ

---

[1] ۱۔ حادی الارواح (ص ۱۶۴) ۲۔ صفۃ الجنۃ (۱/۲۷۶)

رَبِّیْ۔[1]

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک حور ہے جس کا نام "لعبہ" ہے جنت کی تمام حوریں اس پر رشک کرتی ہیں اور اسے تھپکی دے کر کہتی ہیں اے لعبہ! تمہیں خوشخبری ہو۔ اگر تیرے طلب کرنے والوں کو پتہ چل جائے تو وہ اور کوشش کرنے میں لگ جائیں۔ اس کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے "جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے میرے جیسی حور ملے تو وہ میرے رب کو راضی کرنے والے اعمال کرے"

حورِ مزید

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِی الْجَنَّةِ لَیَتَّکِئُ سَبْعِیْنَ مَسْنَدًا (وَفِیْ رِوَایَةِ اَحْمَدَ "سَنَةً") قَبْلَ اَنْ یَّتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِیْهِ امْرَاَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْکِبِهٖ فَیَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِیْ خَدِّهَا اَصْفٰی مِنْ مِرْاٰةٍ وَاِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ عَلَیْهَا تُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَیْهِ فَیَرُدُّ السَّلَامَ وَیَسْئَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ وَاِنَّهٗ لَیَکُوْنُ عَلَیْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَیَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰی یَرٰی مُخَّ سُوْقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ وَاِنَّ عَلَیْهَا مِنَ التِّیْجَانِ اَنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔[2]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنتی آدمی جنت میں ستر تکیوں پر (اور ایک روایت میں ستر سال تک) ٹیک لگا کر بیٹھے گا، جانب بدلنے سے قبل، پھر اس کے پاس ایک عورت آئیگی اور وہ اس آدمی کے کندھے پر ہاتھ مارے گی تو وہ

۱۔ (۱)۔ حادی الارواح (۱/۱۶۳)
(۲)۔ صفۃ الجنۃ لابن ابی الدنیا (۱/۲۰۱)، رقم (۲۹۸)
۲۔ (۱)۔ مشکوۃ المصابیح (۳/۲۲۷)، رقم (۵۶۵۲)
(۲)۔ مسند احمد (۳/۷۵)، رقم (۱۱۷۳۳)

مرد اس عورت کے چہرے میں اس کے رخسار کی طرف دیکھے گا جو شیشے سے زیادہ صاف ہوگا اور اس عورت پر ادنیٰ سوتی مشرق و مغرب کے درمیان کی جگہ کو روشن کر دے گا پھر وہ عورت اس جنتی مرد کو سلام کرے گی تو وہ مرد سلام کا جواب دے گا اور پوچھے گا کہ تم کون ہو؟ تو وہ جواب دے گی میں 'مزید' میں سے ہوں اور اس پر ستر کپڑے ہوں گے پھر مرد کی نگاہ اس عورت سے تجاوز کرے گی یہاں تک کہ اس کی پنڈلی کا گودا نظر آنے لگے گا، اس کے پیچھے سے، اور اس پر ایسا تاج ہوگا جس کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیان کی جگہ کو روشن کر دے گا۔

۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ۱۰ ہزار حوریں

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي تَفْسِيرِ ا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً، قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ فِي الْجَنَّةِ. فِي ذَالِكَ الْقَصْرِ سَبْعُونَ دَارًا مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ فِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُونَ بَيْتًا مِنْ زَبَرْجَدَةٍ خَضْرَاءَ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ سَرِيْرًا عَلَى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُونَ فِرَاشًا مِنْ كُلِّ لَوْنٍ. عَلَى كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُونَ اِمْرَأَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ. فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ مَائِدَةً. عَلَى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُونَ لَوْنًا مِنَ الطَّعَامِ. فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُونَ وَصِيْفًا وَوَصِيْفَةً. فَيُعْطِي اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمُؤْمِنَ مِنَ الْقُوَّةِ فِي غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ مَا يَأْتِي عَلَى ذَالِكَ كُلِّهِ[1]

رسول اللہ ﷺ نے ومساکن طیبۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ جنت میں موتی کا ایک محل ہے کہ اس محل میں ستر سرخ یاقوت کے گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر سبز زبرجد کے کمرے ہیں اور ہر کمرے میں ستر تخت ہیں اور ہر تخت پر ستر رنگوں کے بچھونے ہیں اور ہر بچھونے پر حورعین میں سے ستر عورتیں ہیں اور ہر کمرے میں ستر دستر خوان ہیں اور ہر دستر خوان پر ستر

[1] المعجم الکبیر للطبرانی (۱۸/۲۰۰) رقم (۱۵۰۹۳) قال الہیثمی: فیہ جسر بن فرقد وھو ضعیف

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

قسم کے کھانے ہیں اور ہر کمرے میں ستر خادم اور خادمائیں ہیں، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ مومن کو ایسی طاقت عطا فرمائے گا کہ وہ ایک ہی رات میں ان سب کے پاس آئے گا۔ (لہٰذا ہر گھر میں ۴۹۰۰ کمرے اور ہر کمرے میں ۳۴ لاکھ ۳۵ ہزار تخت، اور ہر تخت پہ مذکورہ بالا بچھونے اور حوریں ہوں گیں)

چہرے کا حسن

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنَّ حَوْرَاءَ أَخْرَجَتْ كَفَّهَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَافْتَتَنَ الْخَلَائِقُ بِحُسْنِهَا وَلَوْ أَخْرَجَتْ نَصِيفَهَا لَكَانَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ حُسْنِهِ مِثْلَ الْفَتِيلَةِ فِي الشَّمْسِ لَاضَوْءَ لَهَا وَلَوْ أَخْرَجَتْ وَجْهَهَا لَأَضَاءَ حُسْنُهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر حور اپنی ہتھیلی کو آسمان اور زمین کے درمیان نکال لے تو مخلوق کو اپنے حسن کی وجہ سے مسحور و دیوانہ کر دے۔ اور اگر وہ اپنی اوڑھنی کو نکال لے تو اس کے حسن کے سامنے سورج ایسا ہو جائے کہ جیسے سورج کی

گذشتہ صفحہ سے متعلقہ بقیہ حاشیہ

(انظر: مجمع الزوائد (۱۰/۷۷۸)، لہٰذا یہ حدیث ضعیف ہے (والضعیف مقبول فی الفضائل کما مر فی المقدمۃ) چنانچہ ابن جوزی کا اس پر حکم بالوضع غیر معتبر ہے، حیث قال فی ''الموضوعات'' ل: ھذا حدیث موضوع، کیونکہ کسی حدیث پر وضع کا حکم لگانے میں ابن جوزی کا تشدد معروف ہے اور نقاد جہابذۃ کے نزدیک عند الانفراد غیر معتبر ہے جبکہ وضع کی بنیاد بھی یہاں ''جعفر'' ہے اذ قال: ''وفی اسنادہ جعفر'' حالانکہ اس راوی ''جعفر بن فرقد'' کو رجال کی کتب معتبرہ میں ''ضعیف'' لکھا ہے (فالحدیث ضعیف من حیث الاسناد لا موضوع) اور اس فن کے معروف ناقد محدث ''ابن عراق کنانی'' نے صاف لکھا ہے: ''وجعفر لم یتہم بکذب'' انظر: ''تنزیہ الشریعۃ ۲: ۴۰۷''، اسی طرح کئی معتبر نقاد محدثین نے اس کا تذکرہ بطور ''ضعیف'' کے کیا ہے، انظر: (۱) الضعفاء والمتروکین للنسائی ۱: ۱۶۳ (۲) کتاب الثقات لابن حبان ۹: ۱۵۵، فی اثناء ترجمۃ جعفر بن الحسن'' (۳) کتاب الضعفاء والمتروکین للدار قطنی ۱: ۷

[1] الترغیب والترہیب (۴/۲۹۸)، رقم (۵۷۱۵) وماوی

روشنی میں چراغ کی جو ہو کہ اس کی کوئی روشنی نہیں ہوتی۔ اور اگر وہ اپنے چہرے کو ظاہر کر دے تو اس کے چہرے کا حسن آسمان و زمین کے درمیان کو روشن کر دے۔

ہاتھ کا حسن

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَوْ اَنَّ يَدًا مِنَ الْحُوْرِ دُلِّيَتْ مِنَ السَّمَاءِ لَاَضَاءَتْ لَهَا الْاَرْضُ كَمَا تُضِيْئُ الشَّمْسُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا۔[1]

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اگر جنت کی حور کا ہاتھ آسمان سے نیچے کر دیا جائے تو وہ زمین کو روشن کر دے جیسا کہ سورج دنیا والوں کو روشن کرتا ہے۔

پیشانی

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ وَصَفَ حَوْرَاءَ لَيْلَةَ الْاِسْرَاءِ فَقَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَبِيْنَهَا كَالْهِلَالِ فِيْ طُوْلِ الْبَدْرِ۔[2]

نبی کریم ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے معراج کی رات حور کا وصف بیان کیا فرمایا کہ میں نے حور کی پیشانی کو دیکھا جیسا کہ چودھویں رات کا طویل چاند۔

بال

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ اَنَّ طَاقَةً مِنْ شَعْرِهَا بَدَتْ لَمَلَأَتْ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مِنْ

1۔ ا۔ حادی الارواح (۱/ ۱۹۳)
۲۔ الترغیب للمنذری (۴/ ۲۹۹)
۳۔ صفۃ الجنۃ (۱/ ۳۱۶)
۴۔ التذکرۃ للقرطبی (۱/ ۵۵۵)

طیب[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ اگر حور کے بالوں کی ایک لٹ ظاہر ہو جائے تو مشرق و مغرب کے درمیان کی جگہ خوشبو سے بھر جائے۔

انگلیوں کے پورے

حدیث مرفوع: لَوْ أَنَّ بَعْضَ بَنَانِهَا بَدَا لَغَلَبَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ[2]

اگر اس حور کے بعض پورے ظاہر ہو جائیں تو اس کی روشنی سورج اور چاند کی روشنی پر غالب ہو جائے۔

لعاب

لَوْ أَنَّ حَوْرَاءَ بَزَقَتْ فِي الْبَحْرِ لَعَذُبَ ذٰلِكَ الْبَحْرُ مِنْ عُذُوبَةِ رِيقِهَا[3]

اگر جنت کی حور سمندر میں تھوک دے تو یہ سمندر اس کے تھوک کے مٹھاس کی وجہ سے میٹھا ہو جائے۔

حور کی خوشبو

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ إِنَّهُ لَيُوجَدُ رِيحُ الْمَرْأَةِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِينَ سَنَةً[4]

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حور عین میں سے ایک عورت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

1۔ المعجم الاوسط للطبرانی (۸ / ۳۶۲) رقم (۸۸۷۷) وقال الہیثمی: فیہ سعید بن زربی وہو ضعیف
2۔ نفس المرجع السابق ونفس الکلام فیہ
3۔ الترغیب والترہیب (۴ / ۲۹۹) واسنادہ ضعیف
4۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۱۳ / ۱۰۶) رقم (۳۵۱۲۰)

پنڈلی

حدیث مرفوع: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ: یُرٰی مُخُّ سُوْقِهَا مِنْ وَرَاءِ لُحُوْمِهَا وَدَمِهَا وَحُلَلِهَا[1] .

حدیث میں ہے کہ حور کی پنڈلی کا گودا اس کے گوشت، خون اور کپڑوں کے اندر سے دکھائی دے گا۔

حدیث مرفوع: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَیُرٰی بَیَاضُ سَاقِهَامِنْ وَرَاءِ سَبْعِیْنَ حُلَّةً حَتّٰی یُرٰی مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ ﴿كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ﴾[2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اہل جنت کی عورتوں میں سے عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑوں کے اندر سے دکھائی دے گی یہاں تک کہ پنڈلی کے اندر کا گودا دکھائی دے گا اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتے ہیں کہ وہ حوریں ایسی ہوں گی جیسے کہ یاقوت اور مرجان۔

تاج

حدیث مرفوع: (۱) عَنْ اَنَسٍ وَلَتَاجُهَا عَلٰی رَاْسِهَاخَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا.[3]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حور کے سر پر اس کا تاج دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۲) عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ عَلَیْهَا مِنَ التِّیْجَانِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ عَلَیْهَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ

۱۔ مسند احمد (۳/۱۶)، رقم (۱۱۱۴۲)

۲۔ سنن الترمذی (۴/۶۷۶)، رقم (۲۵۳۳)

۳۔ المعجم الاوسط للطبرانی (۳/۲۸۱)، رقم (۳۱۴۸)، وقال الہیثمی: اسنادہ جید

والمغرب [1]

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا: حور کے سر پر جو تاج ہوں گے ان کا ادنیٰ ترین موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے گا۔

ناز و نخرے

رُوِیَ عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا وَلِیُّ اللّٰهِ فِی الْجَنَّةِ مَعَ زَوْجَتِهٖ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ عَلٰی سَرِیْرٍ مِنْ یَاقُوْتٍ اَحْمَرَ وَعَلَیْهِ قُبَّةٌ مِنْ نُوْرٍ اِذْقَالَ لَهَا قَدِ اشْتَقْتُ اِلٰی مَشْیَتِكِ قَالَ فَتَنْزِلُ مِنْ سَرِیْرِ یَاقُوْتٍ اَحْمَرَ اِلٰی رَوْضَةٍ مَرْجَانٍ اَخْضَرَ وَیُنْبِتُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهَا فِیْ تِلْكَ الرَّوْضَةِ طَرِیْقَیْنِ مِنْ نُوْرٍ اَحَدُهُمَا نَبْتُ الزَّعْفَرَانِ وَالْاٰخَرُ نَبْتُ الْكَافُوْرِ فَتَمْشِیْ فِیْ نَبْتِ الزَّعْفَرَانِ وَتَرْجِعُ فِیْ نَبْتِ الْكَافُوْرِ وَتَمْشِیْ بِسَبْعِیْنَ اَلْفَ لَوْنٍ مِنَ الْغَنِیْجِ [2]

حضرت حسن بصری سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اس دوران کہ اللہ کا ولی یعنی جنتی آدمی حورعین میں سے اپنی بیوی کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہوگا جو تخت سرخ یاقوت کا ہوگا اور جس پر نور کے قبے ہوں گے پھر اچانک وہ مرد اپنی بیوی سے کہے گا کہ میں تمہارے چال کا مشتاق ہوں۔ راوی نے کہا کہ وہ سرخ یاقوت کے تخت سے اتر کر سبز مرجان کے باغ کی طرف چلے گی اور اللہ تعالیٰ اس حور کے لئے اس باغیچے میں دو نور کے راستے پیدا فرمائیں گے ان میں سے ایک راستہ زعفران کا ہوگا اور دوسرا کافور کا پھر وہ حور زعفران کے راستے پر چلے گی اور کافور کے راستے سے لوٹے گی اور وہ حور ناز و نخرے کی ستر ہزار انواع و اقسام کے ساتھ چلے گی۔

---

[1] مسند احمد (۳/ ۷۵)، رقم (۱۱۷۴۳)، وقال الہیثمی: اسنادہ حسن

[2] بستان الواعظین لابن الجوزی (۱/ ۱۴۲)، ولم اعرف اسنادہ من حیث الحکم علیہ

جہنم سے متعلقہ احادیث

(۱) حدیث مرفوع: عن ابی ہریرۃ ناركم جزء من سبعين جزءا من نار جهنم۔[1]

تمہاری آگ (دنیا کی آگ) جہنم کی آگ کے ستر اجزاء (حصوں) میں سے ایک جزء (حصہ) ہے۔

(۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔[2]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کو قیامت کے دن لایا جائے گا اس کی ستر ہزار (۷۰٬۰۰۰) لگامیں ہوں گی اور ہر لگام پر ستر ہزار (۷۰٬۰۰۰) فرشتے ہوں گے جو اس جہنم کو کھینچ رہے ہوں گے۔

(۳) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلَ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحَ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ۔[3]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو تم رویا کرو اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی شکل ہی بنالو۔ کیونکہ جہنم والے جہنم میں روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر بہہ پڑیں گے گویا کہ وہ نالیاں ہیں یہاں تک کہ آنسو ختم

۱۔ صحیح البخاری (۳/۱۱۹۱)، رقم (۳۰۹۲)

۲۔ صحیح مسلم، (۸/۱۴۹)، رقم (۷۳۴۳)

۳۔ مشکوۃ المصابیح (۳/۲۳۵)، رقم (۵۶۸۵)

ہوجائیں گے پھر آنکھوں سے خون بہنا شروع ہوجائے گا پھر وہ آنکھیں بھی زخمی ہوجائیں گی اگر اس خون اور آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چل جائیں۔

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اِحْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اِبْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی اِسْوَدَّتْ فَهِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ [1]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا وہ آگ سرخ ہوگئی۔ پھر اس کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ اس کی آگ سفید ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا یہاں تک کہ اس کی آگ کالی ہوگئی اب وہ آگ کالی اندھیری ہے۔

(۵) حدیث: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْیَا مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ اٰدَمَ! هَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللهِ یَا رَبِّ وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیُصْبَغُ صَبْغَةً فِی الْجَنَّةِ فَیُقَالُ لَهٗ: یَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللهِ یَا رَبِّ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّةً قَطُّ [2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ! قیامت کے دن دنیا والوں میں سے جو زیادہ نعمتوں میں رہا ہوگا اس کو جہنم کے پاس لایا جائے گا پھر اس کو جہنم میں غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے ابن آدم اب بتا کیا تو نے

۱۔ سنن الترمذی (۴/۷۱۰)، رقم (۲۵۹۱)
۲۔ صحیح مسلم (۸/۱۳۵)، رقم (۷۲۶۶)

کبھی کوئی خیر دیکھی؟ کیا تیرے پاس سے کبھی کوئی نعمت گذری ہے؟ وہ قسم کھا کر کہے گا کہ اے میرے پروردگار میرے قریب کبھی کوئی نعمت یا کوئی خیر نہیں گذری۔ اور اس کے مقابلے میں جنتیوں میں سے ایک آدمی کو لایا جائے گا جو دنیا میں پریشانیوں اور سختیوں میں رہا ہوگا۔ پھر اس کو جنت میں چکر لگوایا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے ابن آدم اب بتا کیا تو نے کبھی کوئی تنگی دیکھی کیا کبھی تیرے پاس سے کوئی سختی گذری پھر وہ جنتی قسم کھا کر کہے گا اے میرے رب میرے پاس سے کبھی کوئی تنگی نہیں گذری اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی۔

(۶) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْاَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ یُهْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْیَا۔[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بدبودار پانی کا ایک ڈول دنیا میں گرا دیا جائے تو اس ڈول سے ساری دنیا بدبودار ہو جائے۔

(۷) عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا لَوْاَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَایِشَهُمْ فَکَیْفَ بِمَنْ یَکُوْنُ طَعَامُهٗ۔[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا والوں میں ٹپکا دیا جائے تو زمین والوں پر ان کی زندگی خراب کر دے پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جس کا کھانا یہی زقوم ہوگا۔

(۸) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی النَّارِ حَیَّاتٍ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَیَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا. وَاِنَّ فِی النَّارِ عَقَارِبَ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْکَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ

۱۔ سنن الترمذی (۴/۷۰۶)، رقم (۲۵۸۴)

۲۔ سنن الترمذی (۴/۷۰۶)، رقم (۲۵۸۵)

فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا [1]

حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ میں ایسے سانپ ہیں جو اونٹوں کی طرح بڑے بڑے ہیں وہ سانپ اتنا سخت ڈسے گا کہ اس کا ڈسا ہوا چالیس سال تک اس ڈسے جانے کی تکلیف محسوس کرے گا۔ اور دوزخ میں ایسے بچھو ہیں جو اس خچر کی طرح موٹے ہیں جس پر پالان بندھا ہوا ان میں سے کوئی ڈس لے تو اس کا ڈسا ہوا چالیس سال تک اس ڈسے جانے کی تکلیف کو محسوس کرے گا۔

(۹) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا [2]

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو ہوگا اسے آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے جن کے تسمے بھی آگ کے ہوں گے ان جوتوں اور تسموں کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھولے گا وہ سمجھے گا کہ اس کو سب سے سخت عذاب ہو رہا ہے حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب دیا جا رہا ہوگا۔

طبقاتِ جہنم

(۱) جہنم: فِيْهَا اَهْلُ التَّوْحِيْدِ يُعَذَّبُوْنَ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُخْرَجُوْنَ.

اس میں ایمان والوں کو ان کی بداعمالیوں کے بقدر عذاب دے کر پھر باہر نکال دیا جائے گا۔

1۔ صحیح کنوز السنۃ النبویۃ (۱/۹۶)، رجال: حسن احمد الطبرانی

2۔ صحیح مسلم (۱/۳۶)، رقم (۵۳۹)

(۲) لظی: یہودی (۳) حُطَمَہ: عیسائی

(۴) سَعِیر: صابئین (ستاروں کی پرستش کرنے والے)

(۵) سَقَر: (مجوسی آگ کے پجاری)

(۶) جَحِیم: مشرکین (۷) ھَاوِیَہ: منافقین[1]

غفلتِ انسان......انسان نے کیا سمجھ رکھا ہے؟

(۱) اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَه○ بَلٰی قَادِرِیْنَ عَلٰی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَه○[2]

کیا انسان نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم کیا اس کی ہڈیوں کو ہرگز اکٹھا نہیں کریں گے ہم ضرور اکٹھا کریں گے (اور یہ اکٹھا کرنا ہم کو کچھ دشوار نہیں) کیونکہ ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کے پورے بھی درست کر دیں گے۔

(۲) اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ○ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗ اَحَدٌ○[3]

کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا۔

(۳) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ[4]

ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یونہی مہمل (خالی از حکمت) پیدا کیا ہے اور (یہ خیال کیا تھا) کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔

(۴) اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی○[5]

۱۔ تفسیر الفخر الرازی (۱۹/۱۵۱) وکذا فی غیر ذلک من کتب التفاسیر

۲۔ سورۃ القیامۃ (۳،۴)

۳۔ سورۃ البلد (۵،۷)۔

۴۔ سورۃ المومن (۱۱۵)

۵۔ سورۃ القیامۃ (۳۶)

کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو یونہی مہمل (بیکار) چھوڑ دیا جائے گا۔

آخرت کا مفلس

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّادِرْهَمَ لَهُ وَلَامَتَاعَ قَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ[1]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ مفلس ہم میں وہ شخص ہے جس کے پاس کوئی درھم نہ اور نہ کوئی سامان ہو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو کل قیامت کے دن نمازیں اور روزے اور زکوۃ لے کر آئے گا اور (دنیا) میں اس نے اس کو گالی دی ہوگی اور اس پر تہمت لگائی ہوگی اور اس کا مال (ناحق) کھایا ہوگا اور اس کا خون (ناحق) بہایا ہوگا اور اس کو ناحق مارا ہوگا پس اس (مظلوم) کو اس کی کچھ نیکیاں دی جائیں گی اور پھر اس دوسرے (مظلوم) کو اس کی کچھ نیکیاں دی جائیں گی پھر اگر اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں، حقوق کی ادائیگی سے پہلے تو ان لوگوں کی خطائیں (بقدر ظلم) لے کر اس پر ڈالی جائیں گی پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

زبان کا انجام...... جنت کے درجات یا جہنم کی گہرائی

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ عَظِيْمَ دَرَجَاتِ الْاٰخِرَةِ

---

[1] صحیح مسلم (۸/۱۸)، رقم (۶۷۴۴)

وَشَرَفَ الْمَنَازِلِ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْعِبَادَةِ وَأَنَّهُ لَيَبْلُغُ بِسُوْءِ خُلُقِهِ أَسْفَلَ دَرَجَةٍ فِي جَهَنَّمَ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بندہ اپنے اچھے اخلاق کے ذریعے آخرت کے بڑے درجات اور بلند مراتب کو پہنچ جاتا ہے حالانکہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے اور بندہ اپنے برے اخلاق کی وجہ سے جہنم کے نچلے درجے میں پہنچ جاتا ہے۔

جب اللہ نے جنت اور جہنم بنائی تو جبرئیل کو بھیجا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ اذْهَبْ فَانْظُرْ. فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللهُ لِأَهْلِهَا فِيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ اللهُ تَعَالَى يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ.

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ اللهُ تَعَالَى يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا[2]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی (۲۶۰/۱)، رقم (۷۵۸)
۲۔ صحیح ابن حبان (۴۰۶/۱۶)، رقم (۷۳۹۳)
۳۔ سنن ابی داؤد (۲۸۰/۴)، رقم (۴۷۴۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جبرئیل سے ارشاد فرمایا جاؤ اور جنت کو دیکھو۔ جبرئیل گئے جنت کو دیکھا اور جنت کی ان نعمتوں کو دیکھا جو اللہ نے جنت والوں کے لئے تیار کر رکھی ہیں پھر جبرئیل واپس آئے اور عرض کیا اے میرے رب آپ کی عزت کی قسم ان نعمتوں کے بارے میں جو بھی سنے گا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو نفس کی چاہت کے خلاف ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھک دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا جاؤ اور جنت کو دیکھو جبرئیل دوبارہ گئے اور جنت کو دیکھا اور واپس آ کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے اس میں کوئی داخل نہ ہوگا۔

حضور ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا فرمایا تو جبرئیل سے فرمایا کہ جاؤ اور دوزخ کو دیکھو جبرئیل گئے اور دوزخ کو دیکھا اور واپس آ کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم جو بھی جہنم کے بارے میں سنے گا اس میں داخل ہونے سے بچنے کی کوشش کرے گا۔ پھر اللہ پاک نے دوزخ کو نفس کی چاہتوں اور لذتوں سے ڈھک دیا۔ پھر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا اے جبرئیل جاؤ اور جہنم کو دیکھو۔ جبرئیل گئے اور جہنم کو دیکھا اور عرض کیا تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اس میں داخل ہوئے بغیر کوئی نہ رہے گا۔

جنت اور جہنم کا جھگڑا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ (وَفِیْ مُسْلِمٍ: وَعَجَزُهُمْ. وَفِیْهِ فی موضع: وَغِرَّتُهُمْ) قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ

عِبَادِیْ وَلِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِنْہُمَا مِلْؤُھَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِیُٔ حَتّٰی
یَضَعَ رِجْلَہٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَھُنَاکَ تَمْتَلِیُٔ وَیُزْوٰی
بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ لَایَظْلِمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِہٖ اَحَدًا
وَاَمَّا الْجَنَّۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُنْشِیُٔ اللّٰہُ لَھَا خَلْقًا[1]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنت اور جہنم کا جھگڑا ہوا دوزخ کہنے لگی مجھے اس بات میں برتری حاصل ہے کہ مجھ میں بڑے متکبر اور ظالم لوگ داخل ہوں گے جنت کہنے لگی تو مجھے کیا ہے مجھ میں تو صرف کمزور اور لوگوں کی نگاہ میں گرے پڑے انسان داخل ہوں گے۔ (اور مسلم کی روایت کے مطابق ''عاجز و بے بس'' اور ''سادہ لوح'' انسان داخل ہوں گے) اللہ تبارک وتعالٰی نے ارشاد فرمایا تو میری رحمت کی جگہ ہے تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور اللہ پاک نے دوزخ سے فرمایا تو میرے عذاب کی جگہ ہے تجھ میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم میں سے ہر ایک کو بھرنا ہے بہرحال دوزخ تو وہ بھرے گی نہیں یہاں تک کہ اللہ پاک اپنا پاؤں جہنم میں رکھے گا تو وہ (چرچرانے لگے گی) اور کہے گی بس، بس، بس پھر بھر جائے گی اور دوزخ کی بعض آگ کو (بعض دوسری آگ سے ملا دیا) جائے گا اور اللہ تعالٰی اپنے بندوں میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا رہی بات جنت کی تو اللہ پاک جنت کو بھرنے کے لئے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا۔

(اِذَا) جب وہ سخت دن آئے گا

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ. لَیْسَ لِوَقْعَتِھَا کَاذِبَۃٌ. خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ. اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا. وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا. فَکَانَتْ ھَبَآءً مُّنْبَثًّا.

(واقعہ)

جب ہو پڑے ہو پڑنے والی۔ اس کے ہو پڑنے میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔ کافروں

1۔ صحیح البخاری (۴/۱۸۳۶)، رقم (۴۵۶۹)

کو پست کرنے والی۔ مومنوں کے رتبے بلند کرنے والی۔ جب زمین کپکپا کر لرزے گی۔ اور ریزہ ریزہ ہوں پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر پھر ہو جائیں غبار اڑتا ہوا

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً۔ (حاقه)

پھر جب پھونکا جائے صور میں ایک بار پھونکنا اور اٹھالی جائے زمین اور پہاڑ پھر کوٹ دے جائیں ایک بار۔

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ۔

(مرسلات)

پھر جب تارے مٹائے جائیں اور جب آسمان کو چیر دیا جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں۔

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى۔ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى۔ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى۔ (نازعات)

پھر جب آئے وہ بڑا ہنگامہ جس دن کہ یاد کرے گا آدمی جو اس نے کمایا اور دوزخ پر دیکھنے والے کے سامنے ظاہر کر دی جائیگی۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ۔ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ۔ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ۔ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ۔ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ۔ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ۔ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ۔ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ۔ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ۔ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ۔ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ۔

(تکویر)

جب سورج کو بے نور کیا جائے اور جب تارے جھڑ جائیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب بیاتی اونٹنیاں چھٹی پھریں اور جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑ جائے اور جب دریا جھونکے جائیں اور جب جیوں کے جوڑے باندھے جائیں اور جب زندہ درگور کی

دبی لڑکی کو پوچھیں کے کس گناہ میں وہ ماری گئی اور جب اعمال نامے کھولے جائیں اور جب آسمان کا پوست کھول اتار لیا جائے اور جب دوزخ دہکائی جائے اور جب بہشت پاس لائی جائے جان لے گا ہر ایک جی جو لے کر آیا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ. وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ. وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ. وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ. عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ. يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ. (انفطار)

جب آسمان پھٹ جائے اور جب تارے جھڑ جائیں اور جب دریا ابل نکلیں اور جب قبریں زیر و زبر کر دی جائیں جان لے گا ہر ایک جی جو کچھ کہ آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا اے انسان اپنے کریم رب سے تجھ کو کس نے دھوکے میں ڈال دیا۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ. وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ. وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ. وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ. وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ. يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ. (انشقاق)

جب آسمان پھٹ جائے اور سن لے حکم اپنے رب کا اور وہ آسمان اسی کے لائق ہے اور جب زمین پھیلا دی جائے اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے اور سن لے حکم اپنے رب کا اور وہ زمین اسی کے لائق ہے اے انسان تجھ کو تکلیف اٹھانی ہے اپنے رب تک پہنچنے میں سہہ سہہ کر۔

اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا. وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا. وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى. يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ. (الفجر)

جب پست کر دی جائے زمین کوٹ کوٹ کر اور آئے تیرا رب اور فرشتے آئیں قطار قطار اور لائی جائے دوزخ اس دن۔ اس دن سوچے گا آدمی اور کہاں ملے گا اس کو سوچنا کہے گا کیا اچھا ہوتا جو میں کچھ آگے بھیج دیتا اپنی آخرت کی زندگی کے لئے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا. وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا. وَقَالَ

الْاِنْسَانُ مَالَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔ (زلزال)

جب ہلا ڈالے زمین کو اس کے بھونچال سے اور نکال باہر کرے زمین اپنے اندر سے بوجھ اور کہے گا آدمی اس کو کیا ہو گیا۔ اس دن کہہ ڈالے گی وہ اپنی باتیں۔ اس واسطے کہ تیرے رب نے حکم بھیجا اس کو۔ اس روز ہو پڑیں گے لوگ طرح طرح پر کہ ان کو دکھلا دیے جائیں ان کے عمل۔ سو جس نے کی ذرہ بھر بھلائی وہ دیکھے گا اس کو اور جس نے کی ذرہ بھر برائی وہ دیکھے گا اس کو۔

پل صراط پر موت ذبح

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَدْخَلَ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلَ النَّارِ النَّارَ قَالَ اُتِيَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوْقَفُ عَلَى السُّوْرِ الَّذِيْ بَيْنَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ يَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ وَهُوَ الْمَوْتُ الَّذِيْ وُكِّلَ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ عَلَى السُّوْرِ الَّذِيْ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ[1]

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ پاک جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل فرما دیں گے تو موت کو کھینچ کر لایا جائے گا پھر موت کو اس دیوار پر کھڑا کر دیا جائے گا جو جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان ہے پھر جنت والوں کو بلایا جائے گا تو وہ لوگ ڈرتے

[1] سنن الترمذی (۴/۶۹۱)، رقم (۲۵۵۷)

ہوئے دیکھیں گے پھر دوزخیوں کو پکارا جائے گا تو وہ خوش ہو کر دیکھیں گے کہ شاید شفاعت ہو لیکن ان سب سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم لوگ اسے جانتے ہو۔ وہ کہیں گے جی ہاں ہم نے اس کو پہچان لیا یہ موت ہے جو ہم پر مسلط تھی چنانچہ اسے لایا جائے گا اور اسی دیوار پر ذبح کر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا اے جنت والو اب تم ہمیشہ جنت میں رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور اے دوزخ والو تم ہمیشہ دوزخ میں رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہ آئے گی۔

انعاماتِ جنت کسی آنکھ نے نہیں دیکھے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَاعَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَھُمْ مِنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ وَفِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃٌ یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّھَا مِأَۃَ عَامٍ لَا یَقْطَعُھَا وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔[1]

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ پاک فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں کسی کان نے سنی نہیں۔ نہ کسی کے دل پر ان کا خیال گذرا۔ قرآن پاک کی آیت ہے کوئی نفس نہیں جانتا اس آنکھ کی ٹھنڈک کے سامان کو جو ان کے لئے چھپایا گیا ہے۔ یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جن اعمال کو وہ دنیا میں کرتے تھے اور جنت میں ایک درخت ایسا ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے گا تب بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا قرآن میں ہے کہ پھیلے ہوئے سائے ہیں اور جنت

1۔ سنن الترمذی (۵/۴۰۰)، رقم (۳۲۹۲)

میں ایک کوڑے کی مقدار جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ قرآن میں ہے جس کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی محض دھوکے کا سامان ہے۔

آخرت میں صبر وشکر کا بدلہ "بیت الحمد"

عَنْ اَبِیْ الْمُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ لِمَلَائِکَتِہٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ۔[1]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی۔ عرض کرتے ہیں۔ جی۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے آپ کی تعریف کی (اور اس حال میں بھی شکر ادا کیا) نیز انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اس کا نام بیت الحمد (شکر کا گھر) رکھو۔

جنت کا بالاخانہ اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے

عن عبداللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ غُرَفًا یُرٰی ظَاہِرُھَا مِنْ بَاطِنِھَا وَبَاطِنُھَا مِنْ ظَاہِرِھَا قَالَ اَبُوْ مَالِکِ نِ الْاَشْعَرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِمَنْ ھِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ

---

[1] سنن الترمذی (۳/۳۴۱)، رقم (۱۰۲۱)

قَائِمًا وَالنَّاسُ نِيَامٌ [1]

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہر اندر سے نظر آتا ہے اور اندر باہر سے نظر آتا ہے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ بالا خانے کن لوگوں کو ملیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بالا خانے ان لوگوں کو ملیں گے جو نرمی سے بات کریں۔ اور کھانا کھلائیں اور رات کو اس وقت تہجد کی نماز پڑھیں جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (طبرانی۔ کتاب الزواجر ترمذی)

قبر میں سوال وجواب پر جامع حدیث

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللهُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَادِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللهِ فَيَقُوْلَانِ وَمَايُدْرِيْكَ فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ قَالَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَادِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ

1۔ المستدرک للحاکم ۱/ ۱۵۳۔ المعجم الکبیر ۳/ ۳۰۱ ...... الزواجر عن اقتراف الکبائر ۳/ ۲۰۶

فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ[1]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پھر اس کو بٹھاتے ہیں پھر اس سے پوچھتے ہیں۔ تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے پھر اس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ جواب دیتا ہے، میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخصیت کے بارے میں کیا کہتا ہے جس کو تمہارے اندر بھیجا گیا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں، پھر وہ کہتے ہیں تم کو کیسے پتہ چلا؟ وہ جواب دیتا ہے میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اور میں اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا پھر آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لئے جنت کا بستر بچھاؤ اور اس کو جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دو۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس کے پاس جنت کی خوشبوئیں اور ہوائیں آتی ہیں اور اس کی قبر کشادہ کردی جاتی ہے حد نظر تک۔ حضور ﷺ نے کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹایا جائے گا اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہی اور اس کو بٹھاتے ہیں پھر اس سے پوچھتے ہیں تمہارا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے ہائے مجھے پتہ نہیں پھر وہ فرشتے اس سے پوچھتے ہیں تمہارا دین کون سا ہے وہ جواب دیتا ہے ھائے ھائے مجھے پتہ نہیں پھر وہ اس سے سوال کرتے ہیں کہ تو اس شخصیت کے بارے میں کیا کہتا ہے جن کو تمہارے اندر بھیجا گیا، وہ جواب دیتا ہے ھائے ھائے مجھے معلوم نہیں پھر آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے، اس نے جھوٹ بولا اس کے لئے دوزخ کا بستر بچھاؤ اور اس کو دوزخ کا لباس پہناؤ اور اس کے لئے دوزخ کا دروازہ کھول دو۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اس کے پاس دوزخ کی گرمی اور جلانے والی ہوائیں داخل ہوجاتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس پر قبر اتنی تنگ کردی جاتی ہے یہاں تک کہ اس پسلیاں ایک دوسرے

1- سنن ابی داؤد (۴/ ۳۸۳)، رقم (۴۷۵۵)

میں گھس جاتی ہیں۔

لوگ گناہوں کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہونگے

حدیث مرفوع: عَنِ الْمِقْدَادِ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُوْنَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلَى فِيْهِ۔[1]

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سورج مخلوق سے اتنا قریب ہوگا یہاں تک کہ ایک میل کی مقدار پھر لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ لوگوں میں سے بعض ایسے ہوں گے جن کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا اور بعض ایسے ہوں گے جن کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا اور ان میں سے بعض کی کمر تک پسینہ ہوگا اور ان میں سے بعض ایسے ہوں گے جن کے منہ تک پسینہ ہوگا اور آپ نے اپنے ہاتھ سے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

قبر سے نکلنے پر لوگوں کی تین قسمیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلَى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلَى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى اَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ۔[2]

۱۔ صحیح مسلم (۸/۱۵۸)، رقم (۷۳۸۵)

۲۔ سنن الترمذی (۵/۳۰۵)، رقم (۳۱۴۲)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا تمام لوگوں کو قیامت کے دن تین جماعتوں میں جمع کیا جائے گا ایک جماعت وہ ہوگی جو پیدل چلنے والوں کی ہوگی اور دوسری جماعت سواروں کی ہوگی اور تیسری جماعت منہ کے بل چلنے والوں کی ہوگی پوچھا گیا یارسول اللہ وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے آپ ﷺ نے فرمایا وہ ذات جو لوگوں کو قدموں پر چلاتا ہے وہ ان کو منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے غور سے سنو وہ لوگ اپنے چہروں کے ذریعے ہر ٹیلے اور خاردار جھاڑی سے اپنے آپ کو بچائیں گے۔

جہنمی اور جہنم کے احوال

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قَالَ النبی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُعْظَمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اَنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِ مِاَةِ عَامٍ وَاَنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاَنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلَ اُحُدٍ[۱]

حضور ﷺ نے فرمایا جہنم میں جہنمی کے جسم کو بڑا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کے کان کی لو سے مونڈھے تک سات سو (۷۰۰) سال کا فاصلہ ہوگا اور بے شک اس (جہنمی) کے کھال کی موٹائی ستر ہاتھ ہوگی اور جہنمی کی ڈاڑھ اُحد کے پہاڑ کے برابر ہوگی۔

(۲) عن عطاء بن یسار رحمہ اللہ قال: اِنَّ فِي النَّارِ سَبْعِيْنَ اَلْفَ وَادٍ فِيْ كُلِّ وَادٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ شُعَبٍ فِيْ كُلِّ شُعَبٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ جُحْرٍ وَفِيْ كُلِّ جُحْرٍ حَيَّةٌ تَاكُلُ وُجُوْهَ اَهْلِ النَّارِ۔[۲]

حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بے شک جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں ہر وادی

۱۔ ا۔ مسند احمد (۸/۳۱۹)، رقم (۴۸۰۰)۔ ۲۔ کتاب الزواجر (۳/۳۹۳)

۲۔ ا۔ الترغیب والترہیب (۴/۲۵۴)، رقم (۶۶۶۳)

۳۔ صفۃ النار لابن ابی الدنیا (۱/۵۱)، رقم (۳۶)

میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں ہر گھاٹی میں ستر ہزار سوراخ ہیں ہر سوراخ میں ایسا سانپ ہوگا جو جہنمیوں کے چہروں کو کاٹے گا۔

(۳) قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔[1]

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن جہنم کو اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگام (رسیاں) ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے اور یہ فرشتے اس جہنم کو کھینچ رہے ہوں گے۔

(۴) قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ۔[2]

آپ علیہ السلام نے فرمایا: جہنم میں کافر کے دو مونڈھوں کے درمیان تیز رفتار سوار کی تین دن مسافت کے برابر فاصلہ ہوگا۔

قیامت کے دن اللہ کے عرش کا سایہ کن لوگوں کا ملے گا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اَظَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْتَ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّهٗ (۱) اَلْوُضُوْءُ فِي الْمَكَارِهِ (۲) وَالْمَشْيُ اِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ (۳) وَاِطْعَامُ الْجَائِعِ۔[3]

نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ تین خصلتیں جس شخص میں ہوں اس کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے ایسے دن میں جس دن اللہ کے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا (۱) ناگواری کے باوجود وضو کرنا (۲) تاریکیوں میں مساجد کی طرف جانا (۳) بھوکے کو کھانا کھلانا۔

۱۔ صحیح مسلم (۸/۱۴۹)، رقم (۷۳۴۳)

۲۔ اخرجہ الشیخان واللفظ لمسلم (۸/۱۵۴)، رقم (۷۳۶۵)

۳۔ الترغیب والترہیب (۲/۴۸)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةُ نَفَرٍ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ (١) اِمَامٌ عَادِلٌ (٢) وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى (٣) وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ دَمْعًا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى (٤) وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَسْجِدِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِ (٥) وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَلَمْ تَعْلَمْ شِمَالُهٗ بِمَا صَنَعَتْ يَمِيْنُهٗ (٦) وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ (٧) وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ اِلٰى نَفْسِهَا فَاَبٰى وَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ تَعَالٰى[1]

نبی ﷺ نے فرمایا کہ سات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے جس دن اللہ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا (۱) عادل بادشاہ (۲) وہ جوان جو جوانی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو (۳) وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور اللہ کے خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں (۴) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہو یہاں تک کہ اس کی طرف لوٹ کر آئے (۵) وہ آدمی جو صدقہ ایسے طریقے پر کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا (۶) وہ دو آدمی جو آپس میں محبت کرتے ہوں صرف اللہ کے لئے (۷) وہ آدمی جس کو کوئی حسن و جمال والی عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ انکار کر دے اور کہے کہ مجھے اللہ کا خوف مانع ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ لَهٗ اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے

۱۔ متفق علیہ

۲۔ سنن الترمذی (۳/۵۹۹) رقم (۱۳۰۶)

فرمایا کہ جس شخص نے تنگ دست کو (قرضے کی ادائیگی میں) مہلت دی یا اس سے کچھ قرضہ چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے جس دن اللہ کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

خوفِ الٰہی

۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا عَيْنٌ غُضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ سَهِرَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔[1]

حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر آنکھ روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے جھک گئی ہو اور وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں جاگی ہو اور وہ آنکھ جس سے اللہ عزوجل کے ڈر کی وجہ سے مکھی کے سر کے بقدر آنسو بہا ہو۔

۲) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ مَرْفُوْعًا: لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاَثَرَيْنِ قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوْعٍ فِیْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِیْ فَرِيْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ۔[2]

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانیوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے ہو اور دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کے راستہ میں بہا ہو اور دو نشان ایک وہ زخم کا نشان جو اللہ کے راستے میں لگا ہو اور دوسرا وہ نشان جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں لگا ہو۔

۳) حدیث قدسی: وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِیْ فَوْقَ عَرْشِیْ لَا تَبْكِیْ عَيْنُ عَبْدٍ فِی الدُّنْيَا مِنْ مَخَافَتِیْ اِلَّا كَثُرَتْ ضِحْكُهَا فِیْ

۱۔ الترغیب والترہیب (۲/۱۶۰)، رقم ۱۹۲۹۰

۲۔ سنن الترمذی (۴/۱۹۰)، رقم (۱۶۶۹)

الْجَنَّةِ[1]

میری عزت اور میری بزرگی اور میری علوشان کی قسم جس بندہ کی آنکھ دنیا میں میرے ڈر کی وجہ سے روئی ہو تو وہ جنت میں بہت ہنسے گی یعنی جنت میں اس کی فرحت کا سامان زیادہ ہوگا۔

فرعون کی موت

حضور علیہ السلام نے فرمایا کوئی ابوجہل کی خبر لائے تھوڑی دیر میں حضور ﷺ کے پاس اس کا سر آیا اور خبر دی گئی وہ قتل کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اَللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یہ ۳ بار فرمایا۔ پھر فرمایا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ. ترجمہ اللہ سب سے بڑا تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے اپنے وعدہ کو سچ کر دکھایا اور اپنے بندے (یعنی نبی ﷺ) کی مدد کی اور تن تنہا تمام لشکروں کو شکست دی۔ اس کے بعد فرمایا ذرا اس کا سر ہمیں دکھاؤ جب آپ نے دیکھا تو فرمایا: هٰذَا فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ (یہ اس امت کا فرعون ہے)[2]

قیامت کا نہ آنا

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ ... اَللّٰهُ ... اَللّٰهُ[3]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت آئے گی جب کہ دنیا میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا باقی نہ رہے۔

۱۔ شعب الایمان (۲/۲۳۳)، رقم (۷۷۸)، وکذا فی الترغیب للمنذری (۴/۱۱۷)
۲۔ اصح السیر (۹۴)
۳۔ صحیح مسلم (۱/۹۱)، رقم (۳۹۲)

مراقبۃ الموت

(۱) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَامَاتَ الْمَیِّتُ قَالَتِ الْمَلٰۤئِکَۃُ مَاقَدَّمَ قَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَاخَلَّفَ۔ [1]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب مرنے والا مرجاتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے اور لوگ پوچھتے ہیں کہ اس نے پیچھے کیا چھوڑا ہے۔

(۲) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حِفَرِ النَّارِ۔ [2]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

(۳) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِہٖ فِیْ رَوْضَۃٍ وَیُرَحَّبُ لَہٗ قَبْرُہٗ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا۔ [3]

نبی ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن بندہ اپنی قبر کے اندر سرسبز باغ میں ہوتا ہے اور اس کے لئے اس کی قبر ستر ہاتھ کشادہ کردی جاتی ہے۔

(۴) عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مَیِّتٍ یُوْضَعُ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَیُخْطٰی بِہٖ ثَلَاثُ خُطُوَۃٍ اِلَّا تَکَلَّمَ بِکَلَامٍ یَسْمَعُ مَنْ شَآءَ اللّٰہُ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ الْاِنْسَ وَالْجِنَّ یَقُوْلُ یَااِخْوَتَاہُ وَیَاحَمَلَۃَ نَعْشَاہُ لَاتَغُرَّنَّکُمُ الدُّنْیَا کَمَاغَرَّتْنِیْ لَایَلْعَبَنَّ بِکُمُ الزَّمَانُ کَمَالَعِبَ بِیْ خَلَّفْتُ تَرَکْتُ لِوَرَثَتِیْ وَالدَّیَّانُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُحَاسِبِیْ وَاَنْتُمْ تُشَیِّعُوْنِیْ

۱۔ شعب الایمان (۳۲۸/۷)، رقم (۱۰۴۷۵)

۲۔ ا۔ سنن الترمذی (۶۳۹/۴)، رقم (۲۴۶۰) ۲۔ المعجم الاوسط (۲۷۲/۸)، رقم (۸۶۱۳)

۳۔ مسند ابی یعلی (۵۲۱/۱۱)، رقم (۶۶۴۴) واسنادہ حسن

وَتُوَدِّعُوْنِيْ.[1]

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس میت کو بھی چارپائی پر اٹھا کر تین قدم (یعنی تھوڑا سا) چلا جاتا ہے تو وہ آواز دیتی ہے جس کو انسان اور جنوں کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے مرنے والا کہتا ہے ہائے بھائیو! او میری لاش کو اٹھا کر لے جانے والو! دنیا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے جیسا کہ مجھے دھوکہ میں ڈال دیا تھا اور زمانہ تم سے نہ کھیلے جیسا کہ وہ مجھ سے کھیلا میں نے جو پیچھے چھوڑا وہ ورثاء کے لئے چھوڑا اور حاکم قیامت کے دن مجھ سے حساب کرے گا اور تم مجھے رخصت و روانہ کر رہے ہو۔

(۵) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ.[2]

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا! عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے تیاری کرے اور بے وقوف ہے وہ شخص جو اپنے نفس کی خواہش پر چلے اور اللہ پر امیدیں باندھے۔

(۶) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا كَانَتْ صُحُفُ مُوْسٰى قَالَ كَانَتْ عِبَرًا كُلُّهَا: عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يَفْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالنَّارِ ثُمَّ هُوَ يَضْحَكُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ هُوَ يَنْصَبُ عَجِبْتُ لِمَنْ رَاَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَاَنَّ اِلَيْهَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا يَعْمَلُ.[3]

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ کنز العمال (۱۵/ ۵۹۶)، رقم (۴۲۳۵۵) عن ابن ابی الدنیا ورواہ فی کتاب القبور (۱/ ۷) واللفظ لہ

۲۔ المستدرک (۱/ ۱۲۵)، رقم (۱۹۱)

۳۔ صحیح ابن حبان (۲/ ۷۶)، رقم (۳۶۱)

سب نصیحت کی باتیں تھیں۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے موت کا یقین ہو اور وہ خوش ہوتا ہو اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے جہنم کا یقین ہو اور وہ ہنستا ہو اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے تقدیر کا یقین ہو اور وہ حیلہ اختیار کرے مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا اور دنیا میں رہنے والوں کا آنا جانا دیکھے اور پھر دنیا پر اطمینان کرے اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے کل کے حساب وکتاب کا یقین ہو پھر وہ عمل نہ کرے۔

(۷) قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ یَا بُنَیَّ لَا تُؤَخِّرِ التَّوْبَةَ فَإِنَّ الْمَوْتَ یَأْتِیْ بَغْتَةً۔[1]

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے پیارے بیٹے تو توبہ کرنے میں دیر نہ کر اس لئے کہ موت اچانک آجاتی ہے۔

(۸) عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یُؤْتٰی بِابْنِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُوْقَفَ بَیْنَ کَفَّتَیِ الْمِیْزَانِ وَیُوَکَّلُ بِهٖ مَلَكٌ فَإِنْ ثَقُلَ مِیْزَانُهٗ نَادَی الْمَلَكُ بِصَوْتٍ یُسْمِعُ الْخَلَائِقَ: سَعِدَ فُلَانٌ سَعَادَةً لَا یَشْقٰی بَعْدَهَا أَبَدًا وَإِنْ خَفَّ مِیْزَانُهٗ نَادٰی بِصَوْتٍ یُسْمِعُ الْخَلَائِقَ شَقِیَ فُلَانٌ شَقَاوَةً لَا یَسْعَدُ بَعْدَهَا أَبَدًا۔[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابن آدم کو قیامت کے دن لایا جائے گا یہاں تک کہ حساب کے دو پلڑوں کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور اس پر فرشتہ مقرر کیا جائے گا۔ اگر اس کے نیک اعمال کا پلڑا بھاری ہو گیا تو فرشتہ ایسی بلند آواز سے پکارے گا جس کو تمام مخلوق سنے گی: فلاں ایسا نیک بخت ہو گیا کہ اس کے بعد کبھی بد بخت نہ ہوگا اور اگر اس کے نیک اعمال کا پلڑا ہلکا ہو گیا تو فرشتہ ایسی بلند آواز سے پکارے گا جس کو تمام مخلوق سنے گی: فلاں ایسا بد بخت ہو گیا کہ اس کے بعد کبھی نیک بخت نہ ہوگا۔

۱۔ الدر المنثور (۶/۵۱۹)

۲۔ اتحاف الخیرۃ المہرۃ (۸/۱۹۰)، رقم (۷۹۹۲)

قبر کے بارے میں اشعار

يَا مَنْ بِدُنْيَاهُ اشْتَغَلْ قَدْ غَرَّهُ طُوْلُ الْأَمَلْ
أَوَلَمْ يَزَلْ فِيْ غَفْلَةٍ حَتّٰى دَنَا مِنْهُ الْأَجَلْ
اَلْمَوْتُ يَأْتِيْ بَغْتَةً وَالْقَبْرُ صُنْدُوْقُ الْعَمَلْ
اِصْبِرْ عَلٰى أَهْوَالِهَا لَا مَوْتَ إِلَّا بِالْأَجَلْ

"اے وہ شخص جو اپنی دنیا میں مشغول ہے، تحقیق اس کو لمبی امیدوں نے دھوکہ میں ڈال دیا، وہ ہمیشہ غفلت ہی میں رہا یہاں تک کہ اس کی موت قریب آ گئی، موت اچانک آ جاتی ہے اور قبر اعمال کا صندوق ہے، تو دنیا کی سختیوں پر صبر کر موت تو مقررہ وقت پر ہی آتی ہے"۔

☆

تُنَاجِيْكَ أَجْدَاثٌ وَهُنَّ صُمُوْتٌ وَسُكَّانُهَا تَحْتَ التُّرَابِ خُفُوْتُ

قبریں تجھ سے سرگوشی کر رہی ہیں حالانکہ وہ خاموش ہیں ان میں رہنے والے مٹی کے نیچے چھپے ہوئے ہیں

أَيَا جَامِعَ الدُّنْيَا لِغَيْرِ بَلَاغَةٍ لِمَنْ تَجْمَعُ الدُّنْيَا وَأَنْتَ تَمُوْتُ

اے بے کار دنیا جمع کرنے والے یہ دنیا تو کس کے لیے جمع کر رہا ہے حالانکہ تو مر جائے گا

قِفْ بِالْقُبُوْرِ وَقُلْ عَلٰى سَاحَاتِهَا مَنْ مِنْكُمُ الْمَغْمُوْرُ فِيْ ظُلُمَاتِهَا

قبروں پر ٹھہر کر ان پر یہ کہو کہ تم میں سے کون ان کی اندھیریوں میں غرق ہے

وَمَنِ الْمُكَرَّمُ مِنْكُمُ فِيْ قَعْرِهَا وَقَدْ ذَاقَ بَرْدَ الْأَمْنِ مِنْ رَوْعَاتِهَا

اور کون قبر کی گہرائی میں باعزت ہے کہ اس نے گھبراہٹ کے بعد امن کی ٹھنڈک پائی

أَمَّا السُّكُوْنُ لِذِي الْعُيُوْنِ فَوَاحِدٌ لَا يَسْتَبِيْنُ الْفَضْلُ فِيْ دَرَجَاتِهَا

آنکھوں والوں کو سکون ہے اگرچہ ایک وہ ہے کہ ان کے درجات میں اس کا فضل ظاہر نہیں

لَوْ جَاوَبُوكَ لَاَخْبَرُوكَ بِاَلْسُنٍ تَصِفُ الْحَقَائِقَ بَعْدُ مِنْ حَالَاتِهَا

اگر وہ جواب دیں تو تمہیں ایسی زبانوں کے ساتھ بتادیں گے جو زبانیں تمہارے جانے کے بعد یہاں کے حالات اور حقائق بتائیں گی

اَمَّا الْمُطِيعُ فَنَازِلٌ فِيْ رَوْضَةٍ يُفْضِيْ اِلٰى مَنْ شَاءَ مِنْ دَوْحَاتِهَا

وہ یہ کہ فرمانبردار تو باغات میں ہے اس کے میدانوں میں جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے

وَالْمُجْرِمُ الطَّاغِيْ بِهَا مُتَقَلِّبٌ فِيْ حُفْرَةٍ يَأْوِيْ اِلٰى حَيَّاتِهَا

اور سرکش گنہگار گھرے گڑھے میں الٹ پلٹ ہو رہا ہے وہ اس کے سانپوں کی طرف ٹھکانہ پکڑتا ہے

وَعَقَارِبُ تَسْعٰى اِلَيْهِ فَرُوْحُهُ فِيْ شِدَّةِ التَّعْذِيْبِ مِنْ لَدَغَاتِهَا

اس پر بچھو چمٹے ہوئے ہیں چنانچہ اس کی روح ان کے ڈسنے کے باعث شدید ترین عذاب میں ہے

اِنَّ الْحَبِيْبَ مِنَ الْاَحْبَابِ مُخْتَلَسٌ لَا يَمْنَعُ الْمَوْتَ بَوَّابٌ وَلَا حَرَسٌ

بے شک دوستوں سے دوست چھین لیا جاتا ہے موت کو کوئی دربان و چوکیدار نہیں روک سکتا

فَكَيْفَ تَفْرَحُ بِالدُّنْيَا وَلَذَّتِهَا يَا مَنْ يُعَدُّ عَلَيْهِ اللَّفْظُ وَالنَّفَسُ

تو کیسے دنیا اور اس کی لذتوں پر خوش ہوتا ہے اے وہ شخص کہ جس کا ایک ایک لفظ اور سانس گنا جا رہا ہے

اَصْبَحْتَ فَلَافِي النَّقْصِ مُنْغَمِسًا وَاَنْتَ دَهْرُكَ فِي اللَّذَّاتِ مُنْغَمِسٌ

اے غافل تو نقصان ہی میں ڈوب رہا ہے اور تیرا وقت لذتوں میں برباد ہو رہا ہے

لَا يَرْحَمُ الْمَوْتُ ذَا جَهْلٍ لِغِرَّتِهٖ وَلَا الَّذِيْ كَانَ مِنْهُ الْعِلْمُ يُقْتَبَسُ

موت کسی جاہل پر اس کے حصہ (جہالت) کی وجہ سے رحم نہیں کھاتی نہ کسی عالم پر رحم کھاتی ہے جس سے علم حاصل کیا جاتا ہے

كَمْ اَخْرَسَ الْمَوْتُ فِيْ قَبْرٍ وَقَفْتُ بِهٖ عَنِ الْجَوَابِ لِسَانًا مَا بِهٖ خَرَسٌ

میں جس قبر پر بھی جا کھڑا ہوا موت نے زبان کو گونگا کر دیا تھا جواب دینے سے جو حقیقت

میں کوئی نہ تھی

قَدْ كَانَ قَصْرُكَ مَعْمُوْرًا لَهُ شَرَفٌ فَقَبْرُكَ الْيَوْمَ فِي الْأَجْدَاثِ مُنْدَرِسٌ

تیرا محل آباد تھا اور دنیا میں اسے ایک مقام حاصل تھا اور آج تیری قبر قبرستان میں ٹوٹ پھوٹ رہی ہے اور اپنے نشان بھی گم کر رہی ہے۔

لَا دَارَ لِلْمَرْءِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَسْكُنُهَا إِلَّا الَّتِي كَانَ قَبْلَ الْمَوْتِ بَانِيْهَا

آدمی کا موت کے بعد رہنے کے لئے وہی گھر ہوگا جس کو اس نے مرنے سے پہلے بنایا ہوگا

فَإِنْ بَنَاهَا بِخَيْرٍ طَابَ مَسْكَنُهَا وَإِنْ بَنَاهَا بِشَرٍّ خَابَ ثَاوِيْهَا

اگر اس نے نیک اعمال کے ساتھ اس کو بنایا تو اس کا مسکن عمدہ ہوگا اور اگر اس نے برائی کے ساتھ اس کو بنایا تو اس کا رہنے والا رسوا ہوگا

أَيْنَ الْمُلُوْكُ الَّتِي كَانَتْ مُسَلَّطَةً حَتّٰى سَقَاهَا بِكَأْسِ الْمَوْتِ سَاقِيْهَا

کہاں گئے وہ بادشاہ جو اس دنیا پر قابض تھے کہ موت کے ساقی نے ان کو موت کا جام پلا دیا

لِكُلِّ نَفْسٍ وَإِنْ كَانَتْ عَلٰى وَجَلٍ مِنَ الْمَنِيَّةِ آمَالٌ تُقَوِّيْهَا

ہر جی کی اگرچہ وہ موت سے گھبرایا ہوا ہو امیدیں ہیں جو اس کو طاقت دیتی ہیں

فَالْمَرْءُ يَبْسُطُهَا وَالدَّهْرُ يَقْبِضُهَا وَالنَّفْسُ تَنْشُرُهَا وَالْمَوْتُ يَطْوِيْهَا

تو آدمی ان کو پھیلاتا ہے اور زمانہ ان کو سمیٹتا ہے اور نفس ان کو پھیلاتا ہے اور موت ان کو لپیٹ کے رکھ دیتی ہے

أَمْوَالُنَا لِذَوِي الْمِيْرَاثِ نَجْمَعُهَا وَدُوْرُنَا لِخَرَابِ الدَّهْرِ نَبْنِيْهَا

ہمارے مال و اسباب جن کو ہم جمع کر رہے ہیں وہ ہمارے ورثاء کے لئے ہیں اور ہمارے گھر جن کو ہم نے بنایا ہے تو وہ زمانہ کی ویرانیوں کے لئے ہیں۔

كَمْ مِنْ مَدَائِنَ فِي الْآفَاقِ قَدْ بُنِيَتْ أَمْسَتْ خَرَابًا وَدَانَ الْمَوْتُ أَهْلِيْهَا

کتنے ہی شہر دنیا بھر میں آباد کئے گئے، وہ ویران ہو کر رہ گئے، موت نے ان کے مکینوں کو عاجز کر دیا۔

تَفَكَّرْتُ فِي حَشْرِيْ وَيَوْمَ قِيَامَتِيْ وَإِصْبَاحِ خَدِّيْ فِي الْمَقَابِرِ ثَاوِيًا

میں نے اپنے حشر اور قیامت کے دن کے بارے میں سوچا اور میں نے اپنے
قبروں میں قیام پذیر ہونے پر غور کیا

فَرِیْدًا وَحِیْدًا بَعْدَ عِزٍّ وَرِفْعَةٍ رَهِیْنًا وَالثُّرَابِ وِسَادِیَا

اس حال میں کہ تنہا اور اکیلا ہوں گا عزت اور بلندی کے بعد اپنے جرموں کی وجہ سے قبر میں گروی رکھا ہوا ہوں گا اور مٹی میں میرا تکیہ ہو گا

تَفَکَّرْتُ فِیْ طُوْلِ الْحِسَابِ وَعَرْضِهٖ وَذُلِّ مَقَامِیْ حِیْنَ اُوْتِیْ کِتَابِیَا

میں نے اپنے حساب کے لمبا ہونے اور حساب کتاب کے پیش ہونے میں غور وفکر کیا اور جس وقت مجھے میرا نامہ اعمال دیا جائے گا اس وقت کی اپنی ذلت پر غور کیا

وَلٰکِنْ رَجَائِیْ فِیْكَ رَبِّیْ وَخَالِقِیْ بِاَنَّكَ تَعْفُوْ یَااِلٰهِیْ خَطَایِیَا

لیکن اے میرے رب اور میرے خالق مجھے تجھ سے یہ امید ہے کہ اے میرے معبود حقیقی تو میری خطاؤں کو معاف کرے گا۔

بادشاہوں اور مالداروں کی موت اور مال کا کام نہ آنا

بَاتُوْا عَلٰی قُلَلِ الْجِبَالِ تَحْرُسُهُمْ غُلْبُ الرِّجَالِ فَلَمْ تَنْفَعْهُمُ الْقُلَلُ

(۱) انہوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر رات اس حال میں گذاری کہ بہادر لوگ ان کا پہرہ دے رہے تھے پس ان کو چوٹیوں نے کوئی فائدہ نہ دیا۔

وَاسْتُنْزِلُوْا بَعْدَ عِزٍّ عَنْ مَعَاقِلِهِمْ وَاُوْدِعُوْا حُفَرًا یَابِئْسَ مَا نَزَلُوْا

(۲) عزت والی زندگی گذارنے کے بعد ان کو ان کی مسندوں (عزت والی جگہوں) سے نیچے اتارا گیا۔ ان کو گڑھوں میں رکھ دیا گیا، کیا ہی بری ہے وہ جگہ جس میں وہ اترے۔

نَادَاهُمْ صَارِخٌ مِنْ بَعْدِ مَا دُفِنُوْا اَیْنَ الْاَسِرَّةُ وَالتِّیْجَانُ وَالْحُلَلُ

(۳) دفن کرنے کے بعد ایک پکارنے والے نے ان کو آواز دی۔ کہ وہ تخت (جن پر تم بیٹھا کرتے تھے) اور وہ تاج اور وہ بہترین قسم کا لباس کہاں ہے۔

أَيْنَ الْوُجُوْهُ الَّتِيْ كَانَتْ مُنَعَّمَةً مِنْ دُوْنِهَا تُضْرَبُ الْأَسْتَارُ وَالْكِلَلُ

(۴) وہ نرم ونازک چہرے کہاں گئے کہ جن کو چھپانے کے لئے پردے اور باریک کپڑے ڈال دیئے جاتے تھے۔

فَأَفْصَحَ الْقَبْرُ عَنْهُمْ حِيْنَ سَائَلَهُمْ تِلْكَ الْوُجُوْهُ عَلَيْهَا الدُّوْدُ يَقْتَتِلُ

(۵) تو قبر نے ان کی حقیقت کو واضح کر دیا جس وقت کہ وہ قبر کے سخت معاملہ میں پھنس گئے کہ ان کے چہروں پر کیڑے آپس میں لڑ رہے ہیں۔

قَدْ طَالَ مَا أَكَلُوْا دَهْرًا وَمَا شَرِبُوْا فَأَصْبَحُوْا بَعْدَ طُوْلِ الْأَكْلِ قَدْ أُكِلُوْا

(۶) لمبے زمانے تک انہوں نے کھایا اور پیا۔ طویل کھانے پینے کے بعد وہ کیڑوں کے لئے خوراک بن گئے۔

☆

رَأَيْتُ الدَّهْرَ مُخْتَلِفًا يَدُوْرُ فَلَا حُزْنٌ يَدُوْمُ وَلَا سُرُوْرُ

(۱) میں نے زمانے کو دیکھا کہ وہ مختلف حالتوں کے ساتھ گردش کر رہا ہے۔ نہ تو غم ہمیشہ رہتا ہے نہ خوشی۔

قَدْ بَنَتِ الْمُلُوْكُ لَهَا قُصُوْرًا فَلَمْ يَبْقَ الْمُلُوْكُ وَلَا الْقُصُوْرُ

(۲) بادشاہوں نے اپنے لئے محلات بنوائے۔ نہ تو وہ بادشاہ خود باقی رہے اور نہ محلات۔

☆

سَلَامٌ عَلَى أَهْلِ الْقُبُوْرِ الدَّوَارِسِ كَأَنَّهُمْ لَمْ يَجْلِسُوْا فِي الْمَجَالِسِ

(۱) پرانی قبروں میں دفن شدہ لوگوں پر سلام ہو (ان کی قبروں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا کہ وہ دنیاوی مجلسوں میں کبھی بیٹھے ہی نہیں۔

وَلَمْ يَشْرَبُوْا مِنْ بَارِدِ الْمَاءِ شُرْبَةً وَلَمْ يَأْكُلُوْا مِنْ كُلِّ رَطْبٍ وَلَا يَابِسِ

(۲) اور وہ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کبھی انہوں نے دنیا میں ٹھنڈے پانی سے گھونٹ بھی نہیں بھرا۔ اور نہ انہوں نے خشک وتر (تازہ) چیزوں میں سے کھایا ہے۔

موت کی یاد

يَاصَاحِبِي لَاتَغْتَرِرْ بِتَنَعُّمٍ فَالْعُمْرُ يَنْفَدُ وَالنَّعِيمُ يَزُوْلُ

اے میرے ساتھی تو دنیا کی نعمتوں سے دھوکہ نہ کھا کیونکہ زندگی ختم ہو رہی ہے اور نعمتیں زائل ہو رہی ہیں۔

وَاِذَاحَمَلْتَ اِلَى الْقُبُوْرِ جَنَازَةً فَاعْلَمْ بِاَنَّكَ بَعْدَهَامَحْمُوْلُ

جب تو قبرستان کی طرف کوئی جنازہ اٹھا کر چلے تو تو جان لے کہ تجھے بھی ایک دن اٹھا کر لے جایا جائے گا۔

اَيَّامُ عُمْرِكَ تَذْهَبُ وَجَمِيْعُ سَعْيِكَ يُكْتَبُ

تیری زندگی کے ایام گذر رہے ہیں۔ اور تیری ساری کوششیں لکھی جا رہی ہیں۔

ثُمَّ الشَّهِيْدُ عَلَيْكَ مِنْكَ فَاَيْنَ اَيْنَ الْمَهْرَبُ

پھر تیرے اپنے اعضاء تجھ پر گواہی دیں گے۔ پس تیرے لئے بھاگنے کی جگہ کہاں ہوگی

دنیا سے بے رغبتی

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطَنًا طَلَّقُوْاالدُّنْيَا وَخَافُوْاالْفِتَنَا

اللہ پاک کے بعض سمجھدار بندے ایسے ہیں۔ جنہوں نے دنیا سے علیحدگی اختیار کر لی اور دنیا کے فتنوں سے ڈرے۔

نَظَرُوْا فِيْهَا فَلَمَّا عَلِمُوْا اَنَّهَالَيْسَتْ لِحَيٍّ وَطَنًا

اللہ پاک کے ان سمجھدار بندوں نے اس دنیا میں غور و فکر کیا پس جب ان کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ یہ دنیا زندہ لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے۔

جَعَلُوْهَا لُجَّةً وَاتَّخَذُوْا صَالِحَ الْاَعْمَالِ فِيْهَاسُفُنًا

(امام شافعی)

تو انہوں نے اس دنیا کو پانی کے بڑے حصے (سمندر) کی طرح سمجھ لیا اور (اس دنیا میں

زندگی گذارنے کے لئے) اسباب کے بجائے نیک اعمال کو کشتیاں بنا کر چلائیں (اور زندگی گذاری)

دُنیا تُخادِعُنِی کَأَنِّی لَسْتُ أَعْرِفُ حَالَهَا مَدَّتْ إِلَیَّ یَمِینَهَا فَقَطَعْتُهَا وَشِمَالَهَا

دنیا مجھے فریب دیتی ہے اور وہ یہ سمجھتی ہے کہ میں اس کے حال کو پہچانتا نہیں ہوں۔اس نے میری طرف اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا میں نے اس کے دائیں اور بائیں دونوں ہاتھ کاٹ دیے۔

مَنَعَ الْإِلٰهُ حَرَامَهَا وَأَنَا اجْتَنَبْتُ حَلَالَهَا وَرَأَیْتُهَا مُحْتَاجَةً فَوَهَبْتُ جُمْلَتَهَا لَهَا

اللہ پاک نے دنیا کے حرام امور سے منع فرمایا میں نے اس کے حلال (جائز) امور کو بھی چھوڑ دیا اور میں نے اس کو محتاج ہونے کی حالت میں دیکھا تو میں نے دنیا کو اس کا سب کچھ دیدیا۔

کثرتِ مال کی حرص

قَدْ یَجْمَعُ الْمَالَ غَیْرُ آکِلِهٖ وَیَأْکُلُ الْمَالَ غَیْرُ مَنْ جَمَعَهٗ

(امام شافعی)

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو دنیا کے مال کو جمع کر رہا ہوتا ہے وہ اسے کھاتا (فائدہ اٹھاتا) نہیں اور جو اس کو جمع نہیں کر رہا وہ اس کو کھاتا (فائدہ اٹھاتا) ہے

وَیَقْطَعُ الثَّوْبَ غَیْرُ لَابِسِهٖ وَیَلْبَسُ الثَّوْبَ غَیْرُ مَنْ قَطَعَهٗ

اور کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص کپڑے کو کاٹتا ہے (پہننے کے لئے) حالانکہ وہ اس کپڑے کو پہننے والا نہیں ہوتا۔ اور جو اس کپڑے کو کاٹنے والا نہیں وہ اس کو پہن لیتا ہے۔

موت اٹل ہے

وَإِذَا الْمَنِیَّةُ أَنْشَبَتْ أَظْفَارَهَا أَلْفَیْتَ کُلَّ تَمِیمَةٍ لَا تَنْفَعُ

اور جب موت اپنے پنجے گاڑ دیتی ہے تو تم ہر تعویذ گنڈے کو غیر نفع مند پاؤ گے۔

وَالنَّفْسُ رَاغِبَةٌ اِذَا رَغَّبْتَهَا وَاِذَا تُرَدُّ اِلٰى قَلِيْلٍ تَقْنَعُ

اور نفس کو جب تو کسی چیز کو شوق دلائے تو وہ اس چیز کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ اور جب تو اسے کسی تھوڑی چیز کی طرف مائل کرتا ہے تو وہ اسی پر صبر کر لیتا ہے۔

غفلت

فَكَمْ مِنْ كَفَنٍ مَغْسُوْلٌ وَصَاحِبُهُ فِي السُّوْقِ مَشْغُوْلُ

بہت سے کفن ایسے ہیں جو دھل گئے ہیں۔ اور اس کفن والا (وہ جس کو پہنایا جائے گا) بازار میں مشغول ہے۔

وَكَمْ مِنْ قَبْرٍ مَحْفُوْرٌ وَصَاحِبُهُ بِالسُّرُوْرِ مَغْرُوْرٌ

اور بہت سی قبریں جو کھودی گئیں۔ اور جو اس قبر میں دفن ہونے والا ہے وہ دنیا کی خوشیوں میں دھوکہ میں پڑا ہوا ہے۔

وَكَمْ مِنْ عُمْرٍ ضَاحِكٌ وَهُوَ عَنْ قَرِيْبٍ هَالِكٌ

(ابوزئیب الھذلی)

اور بہت سی عمریں ہنسنے والی ہیں۔ اور قریب ہے کہ وہ ہلاکت کے گڑھے میں گر جائیں۔

درسِ عبرت

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے　مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے یہ بھی دیکھا ہے تو نے　جو معمور تھے وہ محل اب ہیں سونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے　مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے　زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
زمیں کے ہوئے لوگ پیوند کیا کیا　ملوک و حضور و خداوند کیا کیا
دکھائے گا تو، روز چند کیا کیا　اجل نے بچھاڑے تنومند کیا کیا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا　اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا　پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہاں ہر خوشی ہے مبدل بہ صد غم
جہاں شادیاں تھیں وہیں اب ہیں ماتم
یہ سب ہر طرف انقلابات عالم
تری ذات ہی میں تغیر ہیں ہر دم

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا
اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے اعلیٰ
ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
تجھے حسن ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی
جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اجل بھی
بس اب اپنے اس جہل سے تو نکل بھی
یہ طرز معیشت اب اپنا بدل بھی

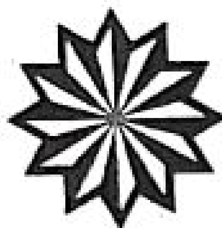
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہ دنیائے فانی ہے محبوب تجھ کو
ہوئی واہ کیا چیز مرغوب تجھ کو
نہیں عقل اتنی بھی مجذوب تجھ کو
سمجھ لینا چاہئے خوب تجھ کو

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بڑھاپے سے پا کر پیام قضا بھی
نہ چونکا نہ چیتا نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے انتہا بھی
جنوں تا بہ کے ہوش میں اپنے آ بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
نہ دل دادۂ شعر گوئی رہے گا نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے، نہ کوئی رہے گا رہے گا تو ذکرِ نکوئی رہے گا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
جب اس بزم سے اٹھ گئے دوست اکثر اور اٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیش نظر جب ہے منظر یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیوں کر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
جہاں میں کہیں شور ماتم بپا ہے کہیں فقر و فاقہ سے آہ و بکا ہے
کہیں شکوۂ جور و مکر و دغا ہے غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے



دعوت و تبلیغ

اہمیتِ دعوت، فضائلِ امت وخروج فی سبیل اللہ وغیرہ

الدعوة

حضور علیہ السلام کا اپنے خاندان کو دعوت دینا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ. قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادٰى: يَابَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَىٍّ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَابَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَابَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَابَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ. فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا.[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ "اے نبی آپ اپنے قریبی خاندان والوں کو ڈرایئے" (الآیہ) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آواز لگائی اے بنی کعب بن لوی اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اے بنی عبد مناف اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اے بنی حاشم اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اے بنی عبد المطلب اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اے فاطمہ بنت محمد اپنے آپ

1۔ الادب المفرد (۱/۳۱)، رقم (۴۸)۔ وکذا فی صحیح مسلم (۱/۱۳۳) واللفظ للاول

کو جہنم کی آگ سے بچا کیونکہ میں تمہارے لئے اللہ پاک سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں علاوہ اس کے کہ تمہاری میرے ساتھ رشتہ داری ہے میں اسے اس کی تری کے ساتھ تر کروں گا۔

قصہ فروخ

حضرت امام ربیعۃ رحمۃ اللہ علیہ الرائے کے والد ابوعبدالرحمن فروخ کو بنوامیہ کے عہد میں خراسان کی طرف ایک مہم پر جانا پڑا اس وقت ربیعہ شکم مادر میں تھے...... ستائیس برس بعد واپسی...... دروازے پر دستک اور ربیعہ کا دروازہ کھولنا...... باہمی نوک جھونک، ربیعہ کا فروخ کو کہنا یاعدوّ الله اتهجم على منزلي. فقال لا. پھر فروخ کا کہنا یاعدوّالله انت رجل دخلت على حرمي۔ امام مالک اور حسن بن زید بن علی کی بھی درس میں شرکت۔ بیٹے کی عدم پہچان پر فروخ کا سوال۔ من هذا الرجل. فقالوا له: هذا ربيعة بن ابي عبد الرحمن. فروخ: فرط مسرت میں بے تاب۔ قربانی کا صلہ کہ بیٹا وقت کے ائمہ کا بھی امام ہے۔[1]

جہدِ دین میں علماءِ دیوبند کی مدّتِ اسر

(۱) مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے گیارہ سال جیل کاٹی۔

(۲) شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چار سال مالٹا کی جیل کاٹی۔

(۳) مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ...... چار سال

(۴) شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی...... تین سال

(۵) مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ...... انیس سال

(۶) مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ...... تیرہ سال

(۷) مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ...... اٹھارہ سال

۱۔ ۱۔ الوافی بالوفیات (۴۴۸/۴)

۲۔ مختصر تاریخ دمشق (۱۳۶/۳)

۳۔ تاریخ بغداد (۴۲۲/۸)

(۸) مولانا جعفر صاحب رحمۃ اللہ علیہ...... چودہ سال

(۹) مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ...... پچیس سال جلاوطنی اختیار کی۔

مدافن صحابہ رضی اللہ عنہم:

حضرت سعد رضی اللہ بن وقاص...... (چین)	زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ...... (موتہ)
حضرت سراتیل رضی اللہ عنہ...... (دریائے اردن کے کنارے)	ابوعبیدہ بن جراح...... (اردن)
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل...... (غور کی پہاڑی پر)	ابوطلحہ رضی اللہ عنہ...... (بحیرہ روم)
حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بن نافع...... (الجزائر)	عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ...... (اردن)
حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ انصاری...... (تیونس)	جعفر رضی اللہ عنہ...... (اردن)
ابوزمعہ رضی اللہ عنہ بلوی...... (تیونس)	ضرار رضی اللہ عنہ بن ازور...... (اردن)
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ...... (شمالی افریقہ)	زید رضی اللہ عنہ...... (اردن)
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ...... (شمالی افریقہ)	تمیم رضی اللہ عنہ بن تیمیہ...... (افغانستان)
ثمامہ رضی اللہ عنہ...... (اصفہان)	لیث رضی اللہ عنہ بن قیس...... (افغانستان)
براء رضی اللہ عنہ بن مالک...... (توسطر)	عمرو رضی اللہ عنہ بن کمیرو...... (افغانستان)
ابورافع غفاری رضی اللہ عنہ...... (خراسان)	فضل بن عباس رضی اللہ عنہ...... شام
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ابی ثمرہ...... خراسان	جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب...... موتہ
ابوایوب رضی اللہ عنہ انصاری...... استنبول	
بلال حبشی رضی اللہ عنہ...... دمشق	اسد رضی اللہ عنہ بن فراء...... اٹلی

(۱) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن عباس...... شمالی افریقہ
(۲) معبد رضی اللہ عنہ بن عباس...... افریقہ
(۳) عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس...... طائف
(۴) فضل رضی اللہ عنہ بن عباس...... شام
(۵) عبیداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس...... یمن
(۶) رونفع بن عباس...... لیبیا
(۷) قثم رضی اللہ عنہ بن عباس...... سمرقند

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دس بیٹے تھے باقی تین کے نام تاریخ میں ملتے نہیں۔

فضائلِ امت

(۱) اہلِ دعوت کیلئے بڑے اجر کا وعدہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِیْ آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ أَهْلَ الْفِتَنِ [1]

عبدالرحمٰن بن علاء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے کہ عنقریب اس امت کے آخر میں کچھ لوگ ہوں گے ان کو وہی اجر ملے گا جو اس امت کے اولین کو ملا وہ لوگ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور اہلِ فتن سے قتال کریں گے۔

(۲) داؤد علیہ السلام کو خطاب

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی أَوْحٰی فِی الزَّبُوْرِ: يَا دَاوٗدُ! إِنَّهُ سَيَأْتِیْ مِنْ بَعْدِكَ نَبِیٌّ اِسْمُهٗ أَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ لَا أَغْضَبُ عَلَيْهِ أَبَدًا وَقَدْ غَفَرْتُ لَهٗ قَبْلَ أَنْ يَعْصِيَنِیْ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ وَأُمَّتُهٗ مَرْحُوْمَةٌ أَعْطَيْتُهُمْ مِنَ النَّوَافِلِ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتُ الْأَنْبِيَاءَ وَافْتَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْفَرَائِضَ الَّتِی افْتَرَضْتُ عَلَی الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ حَتّٰی يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنُوْرُهُمْ مِثْلُ نُوْرِ الْأَنْبِيَاءِ وَذٰلِكَ أَنِّی افْتَرَضْتُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَطَهَّرُوْا إِلٰی كُلِّ

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح (۳/۲۷۲) رقم (۶۲۸۰)

الصَّلٰوةِ كَمَا افْتَرَضْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قَبْلَهُمْ وَاَمَرْتُهُمْ بِالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ كَمَا اَمَرْتُ الْاَنْبِيَاءَ قَبْلَهُمْ وَاَمَرْتُهُمْ بِالْحَجِّ كَمَا اَمَرْتُ الْاَنْبِيَاءَ قَبْلَهُمْ وَاَمَرْتُهُمْ بِالْجِهَادِ كَمَا اَمَرْتُ الرُّسُلَ قَبْلَهُمْ. يَادَاوٗدُ! اِنِّيْ فَضَّلْتُ مُحَمَّدًا وَاُمَّتَهٗ عَلَى الْاُمَمِ كُلِّهِمْ اَعْطَيْتُهُمْ سِتَّ خِصَالٍ لَمْ اُعْطِهَا غَيْرَهُمْ مِنَ الْاُمَمِ لَا اُوَاخِذُهُمْ بِالْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ وَكُلِّ ذَنْبٍ رَكِبُوْهُ عَلٰى غَيْرِ عَمْدٍ اِذَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ مِنْهُ غَفَرْتُهٗ وَمَا قَدَّمُوْا لِاٰخِرَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ طَيِّبَةً بِهٖ اَنْفُسُهُمْ عَجَّلْتُهٗ لَهُمْ اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَلَهُمْ عِنْدِيْ اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَاَعْطَيْتُهُمْ عَلَى الْمَصَائِبِ اِذَا صَبَرُوْا وَقَالُوْا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ- الصَّلٰوةَ وَالرَّحْمَةَ وَالْهُدٰى اِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ فَاِنْ دَعَوْنِيْ اسْتَجَبْتُ لَهُمْ فَاِمَّا اَنْ يَرَوْهُ عَاجِلًا وَاِمَّا اَنْ اَصْرِفَ عَنْهُمْ سُوْءً وَاِمَّا اَنْ اَدَّخِرَهٗ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ. يَادَاوٗدُ! مَنْ لَقِيَنِيْ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ صَادِقًا بِهَا فَهُوَ مَعِيْ فِيْ جَنَّتِيْ وَكَرَامَتِيْ وَمَنْ لَقِيَنِيْ وَكَذَّبَ مُحَمَّدًا وَكَذَّبَ بِمَا جَاءَ وَاسْتَهْزَاَ بِكِتَابِيْ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَبْرِهِ الْعَذَابَ صَبًّا وَضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهٗ وَدُبُرَهٗ عِنْدَ مَنْشَرِهٖ فِيْ قَبْرِهٖ ثُمَّ اُدْخِلُهٗ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.[1]

(ترجمہ) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ اللہ رب العزت نے زبور میں داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے داؤد! عنقریب تیرے بعد ایک نبی آئے گا اس کا نام احمد اور محمد ہوگا میں اس سے کبھی ناراض نہ ہوں گا اور نہ ہی وہ کبھی میری نافرمانی کریں گے

ا۔ ا۔ الدر المنثور (۳/۵۸۱)

۲۔ روح المعانی (۹/۸۰)

۳۔ دلائل النبوۃ للبیہقی (۱/۳۸۲)

اور میں نے اس کی اگلی پچھلی خطاؤں کو ہونے سے پہلے معاف کیا ہے اور اس کی امت میری رحمت سے نوازی گئی ہے میں نے انہیں وہ نوافل دیئے ہیں جسے میں نے انبیاء علیہم السلام کو دیئے ہیں اور میں نے ان کو وہ فرائض دیئے ہیں جو میں نے انبیاء اور رسولوں کو دیئے یہاں تک کہ آپ علیہ السلام کی امت میرے پاس ایسی حالت میں آئے گی کہ ان کا نور انبیاء کے نور جیسا ہوگا اور یہ اس وجہ سے ہوگا کہ میں نے ان پر یہ بات فرض کی ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت پاکی حاصل کریں جیسا کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء پر فرض کیا اور میں نے ان کو جنابت سے غسل کرنے کا حکم دیا جیسا کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو حکم دیا اور میں نے ان کو حج کرنے کا حکم دیا جیسا کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو حکم دیا اور میں نے ان کو جہاد کرنے کا حکم دیا جیسا کہ میں نے ان سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو حکم دیا اے داؤد میں نے محمد ﷺ اور اس کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے میں نے آپ علیہ السلام کی امت کو چھ خصلتیں ایسی دی ہیں جو میں نے ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں دی ہیں میں ان کا مواخذہ نہیں کروں گا ان کی خطاؤں پر اور بھول پر اور ہر اس گناہ پر جس کا وہ ارتکاب کریں بغیر ارادہ کے جب وہ مجھ سے بخشش طلب کریں گے تو میں ان کے گناہوں کو معاف کر دوں گا اور جو وہ اپنے جی کو خوشی کے ساتھ اپنی آخرت کے لئے آگے بھیجیں گے تو میں ان کو جلد از جلد کئی گنا بدلہ عطا کروں گا اور ان کا میرے پاس (یعنی ان کے نیک اعمال) کا میرے پاس کئی گنا بدلہ ہے اور اس سے بہتر اور جو مصیبتیں ان پر آپڑیں جب وہ امت ان پر صبر کرے اور وہ لوگ انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں، تو میں ان پر اپنا فضل اور رحمت نازل کروں گا اور انہیں نعمتوں بھری جنتوں کی طرف ہدایت دوں گا اگر وہ مجھ سے دعا مانگیں گے تو میں ان کی دعائیں قبول کروں گا یا تو وہ اپنی دعاؤں کی قبولیت کو جلد از جلد دنیا میں دیکھیں گے اور یا میں ان سے ان کی دعاؤں کی بدولت تکلیفوں اور برائیوں کو دور کروں گا اور یا میں ان کے لئے ان کی دعاؤں کو بطور اجر آخرت میں ذخیرہ کروں گا اے داؤد! محمد ﷺ کی امت میں سے جو بھی صدق دل کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتے ہوئے مجھ سے ملے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں تو وہ میرے

ساتھ میری جنت اور میری اکرام والی جگہ میں ہوگا اور جو مجھ سے اس حال میں ملے کہ اس نے محمد ﷺ کو جھٹلایا اور جو شریعت وہ لے کر آئے اس کو جھٹلایا اور میری کتاب کا مذاق اڑایا تو میں اس پر قبر میں عذاب نازل کروں گا اور فرشتے اس کے چہرے اور اس کی پیٹھ پر ماریں گے اس کے اپنی قبر سے جی اٹھنے کے وقت، پھر میں اس کو جہنم کے سب سے نچلے درجے میں داخل کروں گا۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی بیان کرنے والی امت

اَخْرَجَ اَبُوْ نَعِیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ لِکَعْبٍ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتِهٖ قَالَ: اَجِدُهُمْ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی (اِنَّ اَحْمَدَ وَاُمَّتَهٗ حَمَّادُوْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی کُلِّ خَیْرٍ وَشَرٍّ یُکَبِّرُوْنَ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَّیُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ فِیْ کُلِّ مَنْزِلٍ نِدَاؤُهُمْ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ لَهُمْ دَوِیٌّ فِیْ صَلَاتِهِمْ کَدَوِیِّ النَّحْلِ عَلَی الصَّخْرِ یَصُفُّوْنَ فِی الصَّلَاةِ کَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِکَةِ وَیَصُفُّوْنَ فِی الْقِتَالِ کَصُفُوْفِهِمْ فِی الصَّلَاةِ اِذَا غَزَوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَانَتِ الْمَلَائِکَةُ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ بِرِمَاحٍ شِدَادٍ، اِذَا حَضَرُوا الصَّفَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَانَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مُظِلًّا وَاَشَارَ بِیَدِهٖ کَمَا تَظِلُّ النُّسُوْرِ عَلٰی وُکُوْرِهَا لَا یَتَاَخَّرُوْنَ زَحْفًا اَبَدًا)

وَاَخْرَجَهٗ اَیْضًا بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ عَنْ کَعْبٍ بِنَحْوِهٖ وَفِیْهِ: "وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَیُکَبِّرُوْنَهٗ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ رُعَاةُ الشَّمْسِ یُصَلُّوْنَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ لِوَقْتِهِنَّ وَلَوْ عَلٰی کُنَاسَةٍ یَاْتَزِرُوْنَ عَلٰی اَوْسَاطِهِمْ وَیُوَضِّئُوْنَ اَطْرَافَهُمْ" [1]

---

[1] حیاۃ الصحابہ للکاندھلوی رحمہ اللہ (۱/۴۱)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے حضور ﷺ اور ان کی امت کی صفات بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی کتاب تورات میں ان کی یہ صفات پاتا ہوں کہ احمد ﷺ اوران کی امت اللہ کی خوب تعریف کرنے والے ہیں۔ اچھے برے ہر حال میں الحمد للہ کہیں گے اور چڑھائی چڑھتے وقت اللہ اکبر کہیں گے اور نیچائی پر اترتے ہوئے سبحان اللہ کہیں گے ان کی اذان آسمانی فضا میں گونجے گی وہ نماز میں ایسی دھیمی آواز سے اپنے رب سے ہم کلام ہونگے جیسے چٹان پر شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے اور فرشتوں کی صفوں کی طرح ان کی نماز میں صفیں ہونگی اور نماز کی صفوں کی طرح ان کی میدانِ جنگ میں صفیں ہونگی اور جب وہ اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے چلیں گے تو مضبوط نیزے لےکر فرشتے ان کے آگے پیچھے ہونگے۔ اور جب اللہ کے راستے میں صف بنا کر کھڑے ہونگے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسے سایہ کئے ہوئے ہونگے (انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا) جیسے کہ گدھ اپنے گھونسلے پر سایہ کرتے ہیں۔ اور میدانِ جنگ سے یہ لوگ کبھی پیچھے نہ ہٹیں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے اس جیسی ایک اور روایت بھی منقول ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ ان کی امت اللہ کی خوب تعریف کرنے والی ہوگی۔ ہر حال میں الحمد للہ کہیں گے اور چڑھائی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں گے (اپنی نمازوں کے اوقات کے لئے) سورج کا خیال رکھیں گے اور پانچوں نمازیں اپنے وقت پر پڑھیں گے اگرچہ کوڑے کرکٹ والی جگہ پر ہوں میانِ کمر پر لنگی باندھیں گے، اور وضو میں اپنے اعضاء کو دھوئیں گے۔

(۴) اس اُمت کی نماز کا اجر

عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ قَرَأْتُ فِيْ بَعْضِ مَا اَنْزَلَ اللهُ عَلٰى مُوْسٰى: يَا مُوْسٰى! رَكْعَتَانِ يُصَلِّيْهَا اَحْمَدُ وَاُمَّتُهٗ وَهِيَ صَلٰوةُ الْفَجْرِ غُفِرَتْ لَهٗ مَا اَصَابَ مِنَ الذُّنُوْبِ مِنْ لَيْلَتِهٖ وَيَوْمِهٖ ذَالِكَ يَا مُوْسٰى! اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ يُصَلِّيْهَا اَحْمَدُ وَاُمَّتُهٗ وَهِيَ صَلٰوةُ الظُّهْرِ

أُعْطِيهِمْ بِأَوَّلِ رَكْعَةٍ مِنْهَا الْمَغْفِرَةَ وَبِالثَّانِيَةِ أُثْقِلُ الْمِيزَانَ وَبِالثَّالِثَةِ أُوَكِّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ يُسَبِّحُونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُمْ وَبِالرَّابِعَةِ أَفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَشْرُفْنَ عَلَيْهِمْ حُورُ الْعِينِ يَا مُوسَى! أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ يُصَلِّيهَا أَحْمَدُ وَأُمَّتُهُ وَهِيَ صَلوٰةُ الْعَصْرِ فَلَا يَبْقَى مَلَكٌ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا يَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ لَا أُعَذِّبُهُ. يَا مُوسَى: ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ يُصَلِّيهَا أَحْمَدُ وَأُمَّتُهُ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ أَفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لَا يَسْئَلُونَ عَنْ حَاجَتِهِمْ إِلَّا قَضَيْتُهَا. يَا مُوسَى! أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ حِينَ يَغْرُبُ الشَّفَقُ هِيَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. يَخْرُجُونَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُمْ أُمُّهُمْ[1]

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اس کتاب کے کسی حصے میں پڑھا جو کتاب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی، اے موسیٰ! دو رکعت کی نماز جو حضرت احمد ﷺ اور ان کی امت پڑھیں گے اور وہ فجر کی نماز ہے تو اس کے (یعنی امتی کے) وہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے جو اس نے اس رات یا دن میں کیے ہوں، اے موسیٰ! چار رکعت کی نماز جس کو احمد ﷺ اور ان کی امت پڑھیں گے اور وہ ظہر کی نماز ہے تو میں پہلی رکعت پر ان کو بخشش کا انعام دوں گا اور دوسری رکعت پر میں ان کی نیکیوں کا پلڑا بھاری کر دوں گا اور تیسری رکعت پر میں ان پر ایسے فرشتوں کو مقرر کر دوں گا جو ان کے لئے دعا کریں گے، اور بخشش طلب کریں گے، اور چوتھی رکعت پر میں ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دوں گا اور بڑی آنکھوں والی حوریں ان پر جھانکیں گی۔ اے موسیٰ! چار رکعت کی نماز جس کو احمد ﷺ اور ان کی امت پڑھیں گے اور وہ عصر کی نماز ہے تو آسمانوں اور زمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ اس (نمازی) کے لئے بخشش طلب کرے گا اور جس کے لئے فرشتے بخشش مانگیں میں اس کو عذاب نہیں دیتا۔ اے موسیٰ!

---

[1] تفسیر روح البیان (۱/ ۲۰۶) رلیس فیہ ذکر الفجر

تین رکعت کی نماز جس کو احمد ﷺ اور ان کی امت پڑھیں گے جس وقت سورج ڈوب جاتا ہے تو میں ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہوں، وہ مجھ سے اپنی جس حاجت کے لئے بھی مانگیں گے تو میں حاجت کو پورا کروں گا، اے موسیٰ چار رکعت والی نماز جس کو احمد ﷺ اور ان کی امت سفیدی کے غائب ہوتے وقت پڑھیں گے (یعنی عشاء کی نماز)، یہ نماز اس کے لئے دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہے، وہ (امت محمدیہ) گناہوں سے ایسے نکل جائیں گے (پانچوں نمازیں پڑھنے کی وجہ سے) جیسا کہ ان کی ماؤں نے آج ان کو جنا ہو۔

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کہنا: یا اللہ! یہ امت مجھے دیدے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مُوْسٰى لَمَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِ التَّوْرَاةُ وَقَرَاَهَا فَوَجَدَ فِیْهَا ذِكْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً هُمُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً هُمُ الْمُسْتَجِیْبُوْنَ وَالْمُسْتَجَابُ لَهُمْ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ یَارَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً اَنَاجِیْلُهُمْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ یَقْرَؤُنَهٗ ظَاهِرًا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً یَجْعَلُوْنَ الصَّدَقَةَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ یُؤْجَرُوْنَ عَلَیْهَا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً اِذَا هَمَّ اَحَدُهُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً وَّاحِدَةً وَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ قَالَ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّةً اِذَا هَمَّ اَحَدُهُمْ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا لَمْ

تُكْتَبْ وَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِيْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ.

قَالَ يَا رَبِّ اِنِّيْ اَجِدُ فِي الْاَلْوَاحِ اُمَّةً يُؤْتَوْنَ الْعِلْمَ الْاَوَّلَ وَالْعِلْمَ الْاٰخِرَ فَيَقْتُلُوْنَ قُرُوْنَ الضَّلَالَةِ وَالْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِيْ قَالَ تِلْكَ اُمَّةُ اَحْمَدَ.

(وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ اِنِّيْ اَجِدُ اُمَّةً خَيْرَ الْاُمَمِ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتَابِ الْاَوَّلِ وَالْكِتَابِ الْاٰخِرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الضَّلَالَةِ حَتّٰى يُقَاتِلُوْا الْاَعْوَرَ الدَّجَّالَ رَبِّ اجْعَلْهُمْ اُمَّتِيْ قَالَ هِيَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ يَا مُوْسٰى. قَالَ يَا رَبِّ فَاجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةِ اَحْمَدَ فَاُعْطٰى عِنْدَ ذٰلِكَ خَصْلَتَيْنِ فَقَالَ يَا مُوْسٰى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِيْ وَبِكَلَامِيْ فَخُذْ مَا اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ قَالَ قَدْ رَضِيْتُ يَا رَبِّ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۔ ۱۔الخصائص الکبریٰ للسیوطی (۱۸/۱)

۲۔سبل الہدیٰ والرشاد (۹۹/۱)

۳۔حدیث ابی نعیم الاصبہانی (۲/۱)

تنبیہ:۔ واضح رہے کہ مضمون بالا کے بارے میں عن محمد عن قتادۃ سے جو روایت بعض کتب تفاسیر میں مرقوم ہے کما فی تفسیر الصنعانی (۲:۶ ۲۳)وتفسیر الطبری (۱۳:۱۲۴)وتفسیر ابن ابی حاتم (۵:۱۵۶۴)وغیر ذٰلک وہ اسناداً نہایت مطعون ہے (کما تری فی کلام الناقد الشہیر الجلیل ابن کثیر من الرد علیہ فی تفسیرہ المعروف ۳:۴۷۷)

نیز اس روایت قتادۃ کا ظاہر سیاق اور مقتضیٰ بھی مندرجہ بالا روایت سے الگ ہونے کے ساتھ ساتھ روایۃً ودرایۃً بھی غیر سدید ہے، جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی مذکورہ بالا روایت پر طعن وقدح کے سلسلہ میں مجھے کسی محدث کی کوئی جرح نہیں ملی۔ فنقلتہ وعندہ العلم بکل شیء۔

فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی اور انہوں نے اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا تذکرہ تھا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! تورات میں ایک ایسی امت کا تذکرہ ہے جو سب سے آخر میں آئے گی اور سب پر سبقت لے جائے گی۔ آپ اسے میری امت بنا دیں اللہ پاک نے فرمایا: وہ تو احمد مجتبیٰ ﷺ کی امت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے اللہ! تورات میں ایک ایسی امت کا ذکر ہے جو لبیک کہنے والے و فرمانبردار ہونگے اور ان کی دعا قبول کی جائے گی۔ آپ اسے میری امت بنا دیں اللہ پاک نے فرمایا وہ تو احمد ﷺ کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ! صحیفوں میں ایک ایسی امت کا ذکر ملتا ہے کہ ان کے قرآن ان کے سینوں میں ہونگے اور اسے زبانی پڑھیں گے۔ آپ اسے میری امت بنا دیں۔ اللہ پاک نے فرمایا وہ تو احمد ﷺ کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا اے اللہ! صحیفوں میں ایک ایسی امت کا ذکر ہے جو صدقہ خود ہی کھاتے ہیں اور انہیں اس پر اجر دیا جاتا ہے۔ آپ اسے میری امت بنا دیں فرمایا یہ تو احمد ﷺ کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا اے اللہ! صحیفوں میں ایسی امت کا تذکرہ ہے جس میں کوئی آدمی صرف نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کر سکے تو اس کے لئے ایک نیکی کا اجر لکھ دیا جاتا ہے اور اگر اس پر عمل کر لے تو دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اسے آپ میری امت بنا دیں فرمایا یہ تو احمد ﷺ کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا یا اللہ! میں نے صحیفوں میں ایک ایسی امت کے بارے میں پڑھا ہے جو اگر گناہ کا ارادہ کر لے اس گناہ کو کرے نہیں تو اس کے لئے کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر اس گناہ کو کر لے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے آپ اسے میری امت بنا دیں فرمایا یہ احمد ﷺ کی امت ہے۔ عرض کیا: اے اللہ! میں نے صحائف میں ایک ایسی امت کے بارے میں پڑھا ہے جن کو پہلوں اور بعد والوں کا علم دیا جائے گا اور وہ گمراہیوں کے دور میں قتال کریں گے اور دجال سے بھی قتال کریں گے۔ آپ اسے میری امت بنا دیں فرمایا یہ تو حضور ﷺ کی امت ہے (ایک اور روایت میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں نے ایک ایسی امت کے بارے میں پڑھا ہے جو تمام

امتوں میں سے سب سے بہتر ہے اسے لوگوں کی نفع رسانی کے لئے بھیجا گیا ہے وہ لوگوں کو بھلائی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔پہلی اور بعد میں آنے والی سب کتاب پر ایمان لائیں گے اور گمراہوں سے قتال کریں گے یہاں تک کہ کانے دجال سے بھی قتال کریں گے۔اے اللہ! آپ اس امت کو میری امت بنادیں اللہ پاک نے فرمایا اے موسیٰ یہ تو محمد ﷺ کی امت ہے)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا اے اللہ! پھر آپ مجھے احمد ﷺ کا امتی بنادیں مجھے دو خصوصیتیں حاصل ہوجائیں گی۔اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ میں نے تمہیں تمام لوگوں میں سے منصب رسالت کے لئے اور اپنے ساتھ کلام کرنے کے لئے چنا ہے جو نعمتیں میں نے تجھے دیں ہیں انہیں لے لو اور شکر گزار بنو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا اے اللہ! میں راضی ہوں۔

(۶) اپنے علم میں سے علم اور اپنے حلم میں سے حلم دوں گا

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ مرفوعًا: اِنَّ اللّٰہَ قَالَ یَا عِیْسٰی! اِنِّیْ بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِنْ اَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوْا وَشَكَرُوْا وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ اِحْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ: كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ: اُعْطِيْهِمْ مِنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ[1]

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ! میں تیرے بعد ایسی امت کو بھیجوں گا اگر ان کو وہ حالات پیش آئیں جو ان کو پسند ہیں تو وہ میری تعریف کریں گے اور شکر کریں گے اور اگر ان کو ناپسندیدہ حالات پیش آئیں تو وہ ثواب کی امید رکھیں گے اور صبر کریں گے حالانکہ ان کے پاس نہ حلم ہوگا اور نہ علم۔عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یہ کیفیت ان کو کیسے نصیب ہوگی نہ ان کو حلم حاصل ہوگا اور نہ ہی علم تو اللہ نے فرمایا میں ان کو اپنے حلم اور علم میں سے عطا کروں گا۔

۱۔ المستدرک للحاکم (۱/ ۴۹۹)، رقم: (۱۲۸۹)، وقال: صحیح علی شرط البخاری، ولم یتعقب الذھبی

(۷) انبیاء کے برابر اجر و ثواب

عن انس رضی اللہ عنہ أَوْحَى اللهُ إِلَى مُوسَى أَنَّ فِي أُمَّةِ مُحَمَّدٍ لِرِجَالًا يَقُومُونَ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ وَوَادٍ يُنَادُونَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ جَزَاؤُهُمْ عَلَيَّ جَزَاءُ الْأَنْبِيَاءِ۔[1]

اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ امت محمد میں ایسے مرد ہوں گے جو کسی بھی بلند جگہ اور وادی میں کھڑے ہوں گے تو وہ لوگ لا الہ الا اللہ کی گواہی بلند آواز سے دیں گے میرے ہاں ان کا بدلہ انبیاء جیسا بدلہ ہوگا۔

(۸) حقوق اللہ معاف

عن انس رضی اللہ عنہ: يُنَادِي الْمُنَادِي مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: مَا كَانَ لِي مِنْ قِبَلِكُمْ فَقَدْ وَهَبْتُهُ لَكُمْ وَبَقِيَتِ التَّبِعَاتُ فَتَوَاهَبُوا وَادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي۔[2]

قیامت کے دن ایک پکارنے والا عرش کے درمیان سے پکارے گا اے امت محمد! بے شک اللہ فرماتا ہے میرے جن حقوق کی ادائیگی تمہاری طرف سے باقی ہے وہ میں نے تمہیں ہبہ کر دی اور پیچھے رہنے والے یعنی حقوق العباد باقی رہ گئے ایک دوسرے کو اس کا حق بخش دو اور میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۹) گناہوں کی مغفرت

عن انس رضی اللہ عنہ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِي عَارِضَتَيِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا

۱۔ ۱۔ کنز العمال (۱۲/۱۷۷)، رقم (۳۴۵۵۰)

۲۔ الاحادیث القدسیہ (۱/۹۶)، رقم (۲۲۲) وقد نقل کما ہا من الدیلمی فی الفردوس ولم اطلع علی اسنادہ حتی عند الدیلمی فواللہ اعلم بحقیقۃ۔

۳۔ الاحادیث القدسیہ (۱/۱۱۷)، رقم (۲۷۱)

ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ بِالذَّهَبِ. اَلسَّطْرُ الْاَوَّلُ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ. وَالسَّطْرُ الثَّانِيْ: مَا قَدَّمْنَا وَجَدْنَا وَمَا اَكَلْنَا رَبِحْنَا وَمَا خَلَّفْنَا خَسِرْنَا وَالسَّطْرُ الثَّالِثُ: اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ.[1]

میں جنت میں داخل ہوا میں نے جنت کے دونوں طرف تین سطریں سونے کے پانی سے لکھی ہوئی دیکھیں:

پہلی سطر: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دوسری سطر: جو ہم نے آگے بھیجا اسے پالیا اور جو کھایا وہ نفع میں رہا اور جو پیچھے چھوڑا وہ نقصان میں رہا۔

تیسری سطر: امت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے۔

مضمونِ دعوت سے متعلقہ آیاتِ مبارکہ

(۱) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ.

تم ہو بہترین سب امتوں میں جو بھیجی گئی عالم میں حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو برے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر

(۲) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

اور چاہیے کہ رہے تم میں ایک جماعت ایسی جو بلاتی رہے نیک کام کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کریں برائی سے اور وہی پہنچے اپنی مراد کو

(۳) قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ.

کہہ دے یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر، میں اور جو میرے ساتھ ہے

ا۔ الجامع الکبیر للسیوطی (۱۲۵۱۸)

(۴) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

اس سے بہتر کس کی بات ہے جس نے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا میں حکم بردار ہوں

(۵) وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔

اور حکم کر اپنے گھر والوں کو نماز کا اور خود بھی قائم رہ اس پر

(۶) يٰبُنَىَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(حضرت لقمان علیہ السلام نے کہا) اے میرے بیٹے نماز قائم کر اور نیکی کا حکم کر اور برے کاموں سے منع کر

(۷) اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

وہ توبہ کرنے والے ہیں، بندگی کرنے والے ہیں، شکر کرنے والے، بے تعلق رہنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے حکم کرنے والے نیک بات کا اور منع کرنے والے بری بات سے اور حفاظت کرنے والے ان حدود کے جو قائم کیں اللہ نے اور خوشخبری سنادے ایمان والوں کو

(۸) وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

اور سمجھاتا رہ کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو

(۹) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۔

عادت کر درگزر کی اور حکم کر نیک کام کرنے کا اور کنارہ کر جاہلوں سے،

(۱۰) فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ۔

سو سنادے کھول کر جو تجھ کو حکم ہوا اور پرواہ نہ کر مشرکوں کی

(۱۱) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَامُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کی مددگار ہیں، سکھلاتے ہیں نیک بات اور منع کرتے ہیں بری بات سے

(۱۲) وَالْعَصْرِ. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ. اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ.

قسم ہے عصر کی، مقرر انسان ٹوٹے (نقصان) میں ہے مگر جو لوگ کہ یقین لائے اور کئے بھلے کام اور آپس میں تاکید کرتے رہے سچے دین کی اور آپس میں تاکید کرتے رہے تحمل کی

(۱۳) كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ.

آپس میں منع نہ کرتے تھے برے کام سے جو وہ کر رہے تھے، کیا ہی برا کام ہے جو وہ کرتے تھے

(۱۴) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.

بلاؤ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ

(۱۵) وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ.

اور ڈرایئے اپنے قریبی قبیلے والوں کو

(۱۶) لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا.

تاکہ آپ ڈرائیں مکہ والوں کو اور جو ان کے آس پاس ہیں

(۱۷) يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا.

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور گھر والوں کو آگ سے بچاؤ

انچاس کروڑ والی حدیثیں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ اَرْسَلَ بِنَفَقَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَقَامَ فِیْ بَیْتِہٖ فَلَہٗ بِکُلِّ دِرْھَمٍ سَبْعُ مِائَةِ دِرْھَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَنْفَقَ فِیْ وَجْہِ ذٰلِکَ فَلَہٗ بِکُلِّ دِرْھَمٍ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفِ دِرْھَمٍ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَةَ: وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ[1]

حضرت علی بن ابی طالب اور ابی الدرداء اور ابو ہریرہ اور ابو امامہ الباہلی اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین، یہ سب حضرات رسول کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے راستہ میں خرچہ (روپیہ پیسہ اور سامان واسباب) بھیجا اور خود اپنے گھر میں بیٹھا رہا، تو اس کو ہر درہم کے بدلے سات سو درہم کا ثواب ملے گا، اور جس شخص نے بذاتِ خود جہاد بھی کیا اور جہاد میں (روپیہ پیسہ یعنی) مال بھی خرچ کیا تو اس کو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا۔ پھر حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ترجمہ) ''اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہتا ہے اس کے ثواب میں اور اضافہ کرتا ہے''۔

حدثنا احمد بن عمرو بن السرح عن سھل بن سعد بن معاذ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الصَّلٰوةَ وَالصِّیَامَ وَالذِّکْرَ یُضَاعَفُ عَلَی النَّفَقَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ[2]

آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز اور روزہ اور ذکر ''اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے ثواب'' سے سات سو گنا بڑھ جاتے ہیں۔

نماز میں اللہ تعالیٰ سے گفتگو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

۱۔ سنن ابن ماجہ (۲/۹۲۲)۔ رقم (۲۷۶۱)

۲۔ المستدرک للحاکم (۲/۸۸)۔ رقم (۲۴۱۵) وقال ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ وقال الذہبی: صحیح

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَإِذَا قَالَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَإِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ۔ " [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نماز (سورۃ فاتحہ) اپنے اور بندے کے درمیان آدھی تقسیم کر دی ہے اور میرا بندہ جو کچھ مانگے گا اسے دیا جاوے گا۔ چنانچہ جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے مالك یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی، جب بندہ کہتا ہے ایاك نعبد وایاك نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو کچھ مانگے گا اسے دیا جائے گا۔ جب بندہ کہتا ہے اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کو دیا جائے گا جو کچھ بھی وہ مانگے گا۔

۱۔ صحیح مسلم (۹/۲)، رقم (۹۰۴)

قرآن کے آئینے میں تبلیغ

(۱) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (آل عمران)

اور چاہئے کہ تم میں ایک جماعت ایسی ہو جو بلاتی رہے نیک کام کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کرے برائی سے اور وہی پہنچے اپنی مراد کو۔ (شیخ الہند)

تفسیر معارف القرآن (مفتی اعظم پاکستان) ص ۱۳۵ ج ۲

(۱) مسلمان صرف اپنے اعمال وافعال کی اصلاح پر بس نہ کریں بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں کی اصلاح کی فکر بھی ساتھ رکھیں۔

(۲) دوسرے بھائیوں کو احکام قرآن وسنت کے مطابق اچھے کاموں کی ہدایت اور برے کاموں سے روکنے کو ہر شخص اپنا فریضہ سمجھے تاکہ یہ حبل اللہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ نہ جاوے۔

(۳) ہر مسلمان جس طرح خود نیک عمل کرنے کو اور گناہ سے بچنے کو اپنا فرض سمجھتا ہے اس کو بھی ضروری سمجھے کہ دوسرے لوگوں کو بھی نیک عمل کی ہدایت اور برے اعمال سے روکنے کی کوشش کرتا رہے۔

(۴) اپنی اصلاح کے ساتھ دوسروں کی اصلاح کی ذمہ داری ہر مسلمان پر ڈالنے کے لئے قرآن کریم میں اور حدیث میں بہت سے واضح ارشادات ہیں۔

(ا) سورۃ عصر (ب) کنتم خیر امۃ (الآیۃ) (ا) والذی نفسی بیدہ لتأمرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر (ب) من رای منکم منکرا۔ الخ

مندرجہ بالا آیات واحادیث سے اس امت کے ہر فرد پر اس کی قدرت کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے لیکن امورِ واجبہ میں یہ واجب اور امور مستحبہ میں مستحب ہے۔ ولتکن منکم امة، میں اشارہ ہے کہ اس جماعت کا وجود ضروری ہے اگر کوئی حکومت یہ فریضہ انجام نہ دے تو تمام مسلمانوں پر فرض ہوگا کہ وہ ایسی جماعت قائم کریں۔ الخیر ھو اتباع القرآن وسنتی (حدیث) یدعون کو صیغہ مضارع سے لاکر بتلایا کہ اس جماعت کا وظیفہ ہی دعوت الی الخیر ہوگا یعنی دعوت الی الخیر کی مسلسل اور لگاتار کوشش ان کا فریضہ ہوگا۔ اگر آج امتِ مسلمہ اپنا مقصد دیگر اقوام کو خیر کی طرف دعوت دینا بنالے تو وہ سب بیماریاں ختم ہوجائیں گی جو دوسری قوموں کی نقالی سے ہمارے اندر پھیلی ہیں۔ اس دعوت الی الخیر کے بھی دو درجے ہیں (الف) غیر مسلموں کو خیر یعنی اسلام کی طرف دعوت دینا (ب) خود مسلمانوں کو دعوتِ خیر دینا۔

واولئك هم المفلحون...... یعنی درحقیقت یہ لوگ کامیاب ہیں اور فلاح و سعادت دارین انہی کا حصہ ہے۔

مدارک التنزیل

پہلے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایمان اور تقویٰ کے ذریعے اپنی اصلاح کا حکم دیا، پھر ارشاد فرمایا کہ اپنی اصلاح کے بعد اب دوسروں کی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔

''موسیٰ بدینِ خود اور عیسیٰ بدینِ خود یعنی ''اپنی نبیڑو دوسروں کی نہ چھیڑو''، یہ راہ مسلمانوں کی نہیں...... نیز اولئك هم المفلحون میں حصر فلاح کامل کے اعتبار سے ہے ای هم الاخصاء بالفلاح الكامل........

تفسیر مظہری ج ۱ ص ۲۲۱

اولئك هم المفلحون، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہی کامیاب ہوں گے جو ایسا نہ کرے گا وہ ناکام ہوگا گھاٹا اٹھائے گا، دین پر نہ چلنے والے فاسق آدمی پر بھی یہ واجب ہے۔

ابن کثیر ج ۲ ص ۹۱

اس امت کے ہر ہر فرد پر اس کی استطاعت کے بقدر دعوت و تبلیغ واجب ہے لیکن تاہم ایک جماعت تو خاص اسی کام میں مشغول رہے۔

تفسیر عثمانی ص ۸۱

مسلمانوں میں ایک جماعت خاص دعوت و ارشاد کے لئے قائم رہے اس کا وظیفہ یہی ہو کہ وہ اپنے قول و عمل سے دنیا کو قرآن و سنت کی طرف بلائے اور جب لوگوں کو اچھے کام میں سست یا برائیوں میں مبتلا دیکھے اس وقت بھلائی کی طرف متوجہ کرنے اور برائی سے روکنے میں اپنے مقدور کے موافق کوتاہی نہ کرے۔

فتح المنان ج ۳ ص ۱۲۹

تم میں ہمیشہ ایک گروہ ایسا قائم رہے جو لوگوں کو دین کی رہنمائی کیا کرے، بری باتوں سے منع کرے اس لئے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسلام کا شیوہ ہے جب تک یہ رہا دین میں ترقی رہی،

(۲) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ الخ (آل عمران)

"تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں" (شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ)

تفسیر عثمانی ص ۸۳

اے مسلمانو! خدا تعالیٰ نے تم کو تمام امتوں میں بہترین امت قرار دیا ہے، اس کے علم ازلی میں پہلے سے ہی یہ مقدر ہو چکا تھا جس کی خبر بعض انبیائے سابقین کو بھی دے دی گئی، آپ ﷺ کی امت بھی جملہ اُمم و اقوام پر گوئے سبقت لے جائے گی کیونکہ اس کو سب سے اشرف و اکرم پیغمبر نصیب ہوگا، اودم و اکمل شریعت ملے گی، علوم و

معارف کے دروازے اس پر کھول دیے جائیں گے۔ ایمان، عمل و تقویٰ کی تمام شاخیں اس کی محنت اور قربانیوں سے سرسبز و شاداب ہوں گی، وہ کسی خاص قوم ونسب یا مخصوص ملک واقلیم میں محصور نہ ہوگی بلکہ اس کا دائرۂ عمل سارے عالم کو اور انسانی زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہوگا گویا اس کا وجود ہی اس لیے ہوگا کہ دوسروں کی خیر خواہی کرے اور جہاں تک ممکن ہو انہیں جنت کے دروازوں پر لا کر کھڑا کر دے۔ أخرجت للناس میں اسی طرف اشارہ ہے۔

مظہری ج ۲ ص ۲۲۵،

۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُونَ مِنْ تِلْكُمُ الْأُمَّةِ فَلْيُؤَدِّ شَرْطَ اللهِ تَعَالَى مِنْهَا. وَأَشَارَ بِذَالِكَ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: اے لوگو! جس کو یہ بات خوش کرے کہ وہ اس (خیر امت) بہترین امت میں سے ہو، تو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شرط کو پورا کرے، اور اس شرط سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ الخ کی طرف اشارہ فرمایا۔

تفسیر کبیر ج ۳ ص ۳۲۳

۷ (۱) وَالْمَعْنَى إِنَّكُمْ كُنْتُمْ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ خَيْرَ الْأُمَمِ وَأَفْضَلَهُمْ فَاللَّائِقُ بِهٰذَا أَنْ لَا تُبْطِلُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ هٰذِهِ الْفَضِيلَةَ وَأَنْ لَا تُزِيلُوا عَنْ أَنْفُسِكُمْ هٰذِهِ الْخَصْلَةَ الْمَحْمُودَةَ وَأَنْ تَكُونُوا مُنْقَادِينَ مُطِيعِينَ فِي كُلِّ مَا يَتَوَجَّهُ عَلَيْكُمْ مِنَ التَّكَالِيفِ.

(۲) صِرْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ بِسَبَبِ كَوْنِكُمْ آمِرِينَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَاهِينَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْمُؤْمِنِينَ بِاللهِ.

(۱) اور مطلب یہ ہے کہ تم لوحِ محفوظ میں ہی تمام امتوں سے بہتر تھے، اور تمام امتوں سے افضل تھے، پس اس انعامِ خداوندی کے مناسب یہ ہے کہ اپنی جانوں پر اللہ کی طرف سے ملی ہوئی اس فضیلت کو باطل نہ کرو۔ اور اپنی جانوں سے اس بہترین خصوصیت کو زائل نہ کرو (بلکہ مضبوطی سے پکڑ رکھو) اور یہ کہ تم ماننے والے اور تابعدار بن جاؤ، اس دعوت کے کام پر آنے والے تمام حالات میں جو تمہاری طرف متوجہ ہیں۔

(۲) تم بہترین امت ہو گئے، اس وجہ سے کہ تم نیکیوں کا حکم دیتے ہو۔ اور برائی سے منع کرتے ہو، اور اللہ کی ذاتِ عالی پر ایمان رکھتے ہو۔

روح المعانی:

یہ خطاب حضرت محمد ﷺ کی امت کے لئے عام ہے۔

(۳) وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ھو اجتبٰکم...الخ

وجاھدوا فی اللہ، الخ اور محنت کرو اللہ کے واسطے جیسی کہ چاہیے اس کے واسطے محنت۔ (شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ)

تفسیر مظہری ج ۸ ص ۱۵۴

میں کہتا ہوں اس آیت میں جہاد سے مراد صرف کفار سے جنگ کرنا ہی مراد نہیں بلکہ اس سے جہاد کرنا مراد ہے نفس کے خلاف۔

تفسیر عثمانی ص ۴۵۴

اپنے نفس کو درست رکھنے اور دنیا کو درستی پر لانے کے لئے پوری محنت کرو اور جہاد کی تمام قسمیں جہاد مع النفس، جہاد مع الشیطان، جہاد مع الکفار والبغاۃ وغیرہ اس میں شامل ہیں۔ تمام دنیا میں خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے تم کو چھانٹ لیا ہے اور سب اُمتوں پر فضیلت بخشی۔ یہ امت جو سب سے پیچھے آئی یہی غرض ہے کہ امتوں یعنی لوگوں کی غلطیاں

درست کرے اور سب کو سیدھی راہ بتائے، گویا جو مجد و شرف اس کو ملا ہے اسی وجہ سے ہے کہ یہ دنیا کے لئے معلم بنے اور تبلیغ جہاد کرے۔

تفسیر قرطبی، (متوفی ۶۷۱) ج ۱۲ ص ۹۹

أَيْ جَاهِدُوْا أَنْفُسَكُمْ فِيْ طَاعَةِ اللهِ وَرَدِّهَا عَنِ الْهَوٰى. أَيْ اِخْتَارَكُمْ لِلذَّبِّ عَنْ دِيْنِهٖ وَالْتِزَامِ أَمْرِهٖ وَهٰذَا تَأْكِيْدٌ لِلْأَمْرِ بِالْمُجَاهَدَةِ أَيْ وَجَبَ عَلَيْكُمْ أَنْ تُجَاهِدُوْا لِأَنَّ اللهَ اخْتَارَكُمْ لَهٗ.

یعنی جہاد کرو اپنی جانوں سے اللہ کی اطاعت میں اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکنے میں، یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہیں پسند فرمایا ہے اپنے دین کے دفاع کے لئے اور اپنے حکم کے نافذ کرنے کے لئے اور آیت میں مجاہدہ کے حکم کی تاکید ہے یعنی لازم ہے تم پر کہ تم جہاد و مجاہدہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم کو منتخب فرمایا ہے اس کے لئے۔

آیت کی تفسیر میں حضرت قتادہؒ کا قول:

أُعْطِيَتْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ ثَلَاثًا لَمْ يُعْطَهَا إِلَّا نَبِيٌّ. (۱) يُقَالُ لِلنَّبِيِّ: اِذْهَبْ فَلَا حَرَجَ عَلَيْكَ وَقِيْلَ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ: وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ. (۲) وَالنَّبِيُّ شَهِيْدٌ عَلٰى أُمَّتِهٖ وَقِيْلَ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ. (۳) يُقَالُ لِلنَّبِيِّ: سَلْ تُعْطَهْ وَقِيْلَ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ: اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ.

اس امت کو ایسی تین چیزیں دی گئیں جو صرف نبی ہی کو دی گئیں۔ (۱) نبی سے کہا جاتا کہ جاؤ آپ پر کوئی تنگی نہیں۔ اس امت سے کہا گیا کہ تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی گئی۔ (۲) نبی اپنی اُمت پر گواہ ہوتا ہے اس امت سے کہا گیا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔ (۳) نبی سے کہا جاتا: مانگو آپ کو عطا کیا جائے گا، اس امت سے کہا گیا: تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

(۴) ادع الی سبیل ربّك بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ (نحل:۱۲۵)

(از معارف القرآن)

دعوت:۔ لفظِ دعوت اس مفہوم کو ادا کرتا ہے کہ پیغمبر کا کام صرف اللہ کے احکام کو پہنچا دینا اور سنا دینا نہیں بلکہ لوگوں کو ان کی تعمیل کی طرف دعوت دینا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کسی کو دعوت دینے والا اس کے ساتھ ایسا خطاب نہیں کیا کرتا جس سے مخاطب کو وحشت و نفرت ہو یا جس میں اُس کا استہزاء اور تمسخر کیا گیا ہو۔

الحکمة:۔ لفظِ حکمت سے یہاں مراد ہے قرآن کریم، قرآن و سنت، حُجت قطعیہ (علی اختلاف المفسرین) روح المعانی میں ہے: الحکمۃ انہا الکلام الصواب الواقع من النفس اجمل موقع (حکمت اس درست کلام کا نام ہے جو دل میں اتر جائے)

الموعظة:۔ لفظِ موعظہ اور وعظ کے لُغوی معنی یہ ہیں کہ کسی خیر خواہی کی بات کو اس طرح کہا جائے کہ اس سے مخاطب کا دل قبولیت کے لئے نرم ہو جائے، مثلاً اس کے ساتھ قبول کرنے کے ثواب و فوائد اور نہ کرنے کے عذاب و مفاسد ذکر کئے جائیں۔

الحسنة:۔ الحسنۃ کے معنی یہ ہیں کہ بیان اور عنوان بھی ایسا ہو جس سے مخاطب کا قلب مطمئن ہو، اس کے شکوک و شبہات دور ہوں اور مخاطب یہ محسوس کرے کہ آپ کی اس میں کوئی غرض نہیں، صرف اس کی خیر خواہی کے لئے کہہ رہے ہیں۔

تنبیہ:۔ موعظۃ (خیر خواہی کی بات) دل خراش عنوان سے ہو سکتی تھی، اس کے ترک کے لئے حسنۃ کا اضافہ کر دیا گیا۔ (روح المعانی)

آئینہ احادیث میں تبلیغ

بخاری شریف

۱) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اِسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَاَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلِهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا: لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ يَتْرُكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا.

حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ حدود پر قائم رہنے والے کی اور حدود میں پڑنے والے کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو ایک جہاز میں قرعہ کر کے بیٹھے ہوں، بعض اس کے اوپر کے حصے میں اور بعض نچلے حصہ میں، جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اوپر آ کر پانی لیتے ہیں اگر وہ یہ خیال کریں کہ بار بار اوپر جانے سے ان کو تکلیف ہوتی ہے کیوں نہ ہم اسی حصہ میں سمندر میں سوراخ کھول لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں اس صورت میں اگر اوپر والے ان کی اس احمقانہ تجویز کو نہ روکیں گے تو سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کو روک دیں گے تو سب ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔

۲) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ (فی الحدیث الطویل) مرفوعًا: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّهُ رُبَّ مُبَلَّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهُ. (رقم الحدیث: ۷۰۷۸)

حضور علیہ السلام نے فرمایا توجہ سے سنو، (اور بتاؤ) کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ ہم نے عرض کیا، جی ہاں! آپ نے فرمایا اے اللہ! تو گواہ بن جا، چاہئے کہ حاضر غائب تک پہنچا دے،

کیونکہ بسا اوقات پہنچانے والا ایسے شخص کو پہنچاتا ہے جو اس بات کو سب سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہوتا ہے۔

۳) عَنْ جَرِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا.

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا، حضور نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے اللہ! اس کو ثابت قدم رکھ اور اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔

مسلم شریف

۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَالِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ. (۱۷۷)

حضور علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے جو گناہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے، اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو دل سے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور اور ادنیٰ درجہ ہے۔

۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا. (۶۸۰۴)

حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے نیکی کی طرف بلایا تو داعی کے لئے اس نیکی کی اتباع کرنے والوں کے ثواب کی مثل ثواب ملے گا، داعی کا ثواب ان نیکی کرنے والوں کے ثواب میں

پاؤں کمی نہیں کرے گا اور جس نے گناہ کی طرف دعوت دی تو اس پر ان سب کے گناہ کرنے کی مثل گناہ ہوگا ، داعی کا گناہ ان کے گناہ میں پاؤں کمی نہیں کرے گا۔

ترمذی شریف

۱) عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ مرفوعا: والذی نفسی بیدہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر او لیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عقابا منہ ثم لتدعونہ فلا یستجیب لکم. (۲۱۶۹) ۷

حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے ضرور بالضرور تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور گناہوں سے منع کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر اپنا عذاب بھیج دے پھر تم اللہ سے دعا مانگو کے وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔

۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوعا: لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویوقر کبیرنا ویامر بالمعروف وینہ عن المنکر. (۱۹۲۱) ۷

حضور علیہ السلام نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے نہ روکے۔

۳) عن عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ مرفوعا ان الدین بدأ غریبا ویرجع غریبا فطوبی للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی. (وھو بعض الحدیث) (۲۶۳)

حضور علیہ السلام نے فرمایا بے شک دین اجنبی مسافر کی طرح ظاہر ہوا اور اجنبی مسافر بن کر لوٹے گا خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جو میرے بعد ان سنتوں کو درست کریں گے جن کو لوگ بگاڑ دیں گے۔

۴) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی من سامع ۷

حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ سرسبز و شاداب رکھے اس شخص کو جس نے ہماری کسی بات کو سنا پھر

اس نے پہنچایا ہے اس نے سنا، بسا اوقات سننے والے سے زیادہ یاد کرنے والا ہوتا ہے وہ شخص جس کو وہ بات پہنچائی جائے۔

نسائی شریف

۱) عَنْ ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا. الخ

تم میں سے جو برائی کو ہوتا ہوا دیکھے......الخ

۲) سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ: اَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: کَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ. (۷/۱۶۱)

ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے پوچھا کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا۔

ابوداؤد شریف

۱) عن ابن مسعودٍ مرفوعًا: کَلَّا وَاللّٰہِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰی یَدَیِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطُرُنَّهٗ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَی الْحَقِّ قَصْرًا.

حضور علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکتے رہو اور ظالم کے ہاتھوں کو پکڑو اور اس کو حق کی طرف کھینچ کر لاؤ، اور اس کو حق پر روکے رکھو۔

۲) عن ابی ثعلبة رضی اللہ عنہ مرفوعًا: بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ... فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِکُمْ اَیَّامَ الصَّبْرِ. اَلصَّبْرُ فِیْهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلٰی جَمْرٍ لِلْعَامِلِ فِیْهِمْ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ فَقَالَ (اَبُوْ ثَعْلَبَةَ) یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْکُمْ.

حضور علیہ السلام نے فرمایا تم نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، کیونکہ تمہارے بعد صبر کا زمانہ آنے والا ہے اس وقت میں صبر کرنا آگ کی چنگاری کو پکڑنے کی طرح ہے اس زمانے میں عمل کرنے والے کے لئے ایسے پچاس (۵۰) آدمیوں کے اجر کی مثل ہے جو اس کے عمل کی طرح عمل کرے، ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی ان میں سے پچاس (۵۰) آدمیوں کے اجر کی مثل؟ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے پچاس (۵۰) آدمیوں کے برابر۔

۳) عن ابی مسعود البدری رضی اللہ عنہ مرفوعًا: مَنْ دَلَّ عَلٰی خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهٖ.

حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے نیکی کی طرف رہنمائی کی تو اس کے لئے نیکی پر عمل کرنے والے کے اجر کی مثل ہے۔

ابن ماجہ شریف

۱) عَنْ عائشة رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهٖ أَنْ قَدْ حَضَرَهٗ شَيْءٌ فَتَوَضَّأَ وَمَا كَلَّمَ أَحَدًا فَلَصِقْتُ بِالْحُجْرَةِ أَسْتَمِعُ مَا يَقُوْلُ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَكُمْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوْا فَلَا أُجِيْبَ لَكُمْ وَتَسْأَلُوْنِيْ فَلَا أُعْطِيَكُمْ وَتَسْتَنْصِرُوْنِيْ فَلَا أَنْصُرَكُمْ فَمَا زَادَ عَلَيْهِنَّ حَتّٰى نَزَلَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کے چہرۂ انور پر ایک خاص اثر محسوس کیا کہ کوئی خاص بات پیش آئی ہے اور کسی سے بات نہیں کی، وضو کر کے مسجد تشریف لے گئے، میں حجرے کی دیوار سے لگ کر سننے کے لئے کھڑی ہو گئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں، حضور علیہ السلام منبر پر تشریف فرما ہوئے، حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ کا ارشاد ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو قبل اس کے

کہ وہ وقت آ جائے تم دعا مانگو تو قبول نہ ہو، سوال کرو تو پورا نہ ہو، مدد طلب کرو تو مدد نہ ہو، یہ کلمات ارشاد فرمائے اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

مشکوٰۃ شریف

۱) عن جابر رضی اللہ عنہ مرفوعًا: اَوْحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى جِبْرِيْلَ اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَ كَذَا بِاَهْلِهَا قَالَ: يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اِقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَغَيَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ۔

حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے، اللہ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو شہر والوں پر الٹا کر دو، انہوں نے عرض کیا، اے میرے رب! ان میں تیرا ایک ایسا بندہ ہے جس نے آنکھ کے جھپکنے کے بقدر بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ نے فرمایا تو اس شہر کو پہلے اس پر الٹ دے پھر دوسروں پر، کیونکہ اس کا چہرہ کبھی بھی میری نافرمانی کے ہونے پر متغیر نہیں ہوا۔

مسند احمد

عَنْ دُرَّةِ ابْنَةِ اَبِيْ لَهَبٍ قَالَتْ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ اَقْرَؤُهُمْ وَاَتْقَاهُمْ وَاٰمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ۔

درّہ بنت ابی لہب نے کہا کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہوا اس حال میں کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے، اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! لوگوں میں کون سا شخص بہتر ہے؟ فرمایا لوگوں میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن کو سب سے زیادہ پڑھتا ہو اور اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا، سب سے زیادہ نیکی کا حکم کرنے والا، سب سے زیادہ گناہ سے روکنے والا اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔

طبرانی

عن انس رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ لَا نَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰى نَعْمَلَ بِهٖ كُلِّهٖ وَلَا نَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى نَجْتَنِبَهٗ كُلَّهٗ فَقَالَ: بَلْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ تَعْمَلُوْا بِهٖ كُلِّهٖ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِنْ لَّمْ تَجْتَنِبُوْهُ كُلَّهٗ.

انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول! ہم نیکی کا حکم نہ کریں جب تک ہم تمام نیکیوں پر عمل نہ کریں؟ اور برائی سے نہ روکیں جب تک ہم تمام برائیوں سے نہ بچیں؟ تو آپ نے فرمایا بلکہ نیکی کا حکم کرو اگرچہ تم تمام نیکیوں پر عمل نہ کرو اور برائی سے منع کرو اگرچہ تم خود تمام برائیوں سے نہ بچو۔

ابو یعلی

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذْ طَغٰى نِسَائُكُمْ وَفَسَقَ شُبَّانُكُمْ وَتَرَكْتُمْ جِهَادَكُمْ. قَالُوْا: اَوَاِنَّ ذٰلِكَ كَائِنٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: نَعَمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَاَشَدُّ مِنْهُ سَيَكُوْنُ. قَالُوْا: وَمَا اَشَدُّ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذْ لَمْ تَاْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَلَمْ تَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَالُوْا: اَوَكَائِنٌ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَاَشَدُّ مِنْهُ سَيَكُوْنُ. قَالُوْا: وَمَا اَشَدُّ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذْ رَاَيْتُمُ الْمَعْرُوْفَ مُنْكَرًا وَالْمُنْكَرَ مَعْرُوْفًا. قَالُوْا: اَوَكَائِنٌ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَاَشَدُّ مِنْهُ سَيَكُوْنُ. قَالُوْا: وَمَا اَشَدُّ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذْ اَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوْفِ. قَالُوْا:

اَوَكَائِنٌ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؛ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ وَاَشَدُّ مِنْهُ سَيَكُوْنُ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى بِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً يَصِيْرُ الْحَلِيْمُ فِيْهَا حَيْرَانَ.۱

حضور علیہ السلام نے فرمایا، تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری عورتیں سرکش ہو جائیں گی اور تمہارے نوجوان آوارہ ہو جائیں گے اور تم جہاد چھوڑ دو گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیا یہ ہوگا اے اللہ کے رسول؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب اس سے بھی زیادہ سخت حالات ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا، کیا اس سے بھی زیادہ سخت حالات ہوں گے اے اللہ کے رسول! حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نہ نیکی کا حکم کرو گے اور نہ ہی برائی سے منع کرو گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیا یہ ہونے والا ہے اے اللہ کے رسول؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، عنقریب اس سے بھی زیادہ سخت حالات ہوں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس سے بھی زیادہ ہوگا؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تم گناہ کو نیکی سمجھو گے اور نیکی کو گناہ؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیا یہ ہونے والا ہے اے اللہ کے رسول؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب اس سے بھی زیادہ سخت حالات ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیا اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا، تمہارا کیا حال ہوگا جب تم برائی کا حکم کرو گے اور نیکی سے منع کرو گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیا یہ بھی ہوگا اے اللہ کے رسول! حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس سے بھی زیادہ سخت ہوگا، اے اللہ کے رسول؟ حضور علیہ السلام

۱۔ اخرجه ابن ابی الدنیا فی کتابه "الامر بالمعروف والنهی عن المنكر" (۱/۳۳)، رقم (۳۲) وکذا فی المسند لابی یعلی الموصلی مختصرا (۱۱/۳۰۲)، رقم (۶۴۲۰) وکذا فی الاحیاء للغزالی رحمہ اللہ (۲/۳۰۹) بتمام ماذکر ههنا... وقال العراقی فی تخریجه: اخرجه ابن ابی الدنیا باسناد ضعیف دون قوله "کیف بکم اذا أمرتم بالمنکر ونهیتم عن المعروف"

نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھے اپنی ذات کی قسم میں ان کو ایسی آزمائش میں ڈالوں گا کہ بردبار بھی اس میں حیران ہو جائیں گے۔

حضور ﷺ کا امت کے لئے ہر نماز کے بعد دعا کرنا

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبَ نَفْسٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اُدْعُ اللهَ لِيْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ وَمَا اَسَرَّتْ وَمَا اَعْلَنَتْ فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى سَقَطَ رَأْسُهَا فِيْ حِجْرِهَا مِنَ الضِّحْكِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَسُرُّكِ دُعَاءِ يْ، فَقَالَتْ: وَمَا لِيْ لَا يَسُرُّنِيْ دُعَاؤُكَ، فَقَالَ وَاللهِ اِنَّهَا لَدَعْوَتِيْ لِاُمَّتِيْ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب میں نے حضور علیہ السلام کو خوشگوار دیکھا تو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپ اللہ سے میرے لیے دعا کریں۔
حضور علیہ السلام نے فرمایا، اے اللہ! تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما دے، عائشہ رضی اللہ عنہا (خوشی سے) ہنس پڑیں یہاں تک کہ ان کا سر اپنی گود میں گر گیا ہنسی کی وجہ سے، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تجھ کو میری دعا خوش کرتی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، مجھے کیا ہوا کہ آپ کی دعا مجھ کو خوش نہ کرے، حضور علیہ السلام نے فرمایا: میری یہ دعا میری امت کے لئے ہر نماز کے بعد ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے ہر روز پانچ مرتبہ میں یہ دعا مانگتا ہوں۔

نبی ﷺ کا خون پونچھنا

عن عبد الله قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ [1]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا کہ میں نبی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ انبیاء میں سے ایک نبی کا قصہ بیان کرتے ہیں، اس نبی کو اپنی قوم نے مارا اور خون آلود کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے ہوئے فرما رہے تھے: اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما، کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

اللہ کے راستے میں جانے کے فضائل

احادیثِ نبویہ

① عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مرفوعًا: يَوْمٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ [2]

اللہ کے راستے میں ایک دن لگانا اس کے علاوہ ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

② عن ابی عبس رضی اللہ عنہ مرفوعًا: مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَهُمَا اللهُ عَلَى النَّارِ [3]

جس کے پاؤں اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں تو اللہ وہ پاؤں آگ پر حرام کر دیتے ہیں

۱۔ صحیح البخاری (۶/۲۵۳۹)، رقم (۶۵۳۰)
۲۔ سنن النسائی (۳/۲۷)، رقم (۳۳۷۸)
۳۔ مسند احمد (۳/۴۷۹)، رقم (۱۵۹۷۷)

❸ عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعًا: لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔[1]

۲۰ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا شام لگانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے

❹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا لَا يَجْتَمِعُ عَلَى عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ۔[2]

۲۲ بندے کے جسم پر اللہ کے راستے کا گرد و غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔

❺ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعًا: مَنْ صُدِعَ رَأْسُهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَاحْتَسَبَ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ قَبْلَ ذَالِكَ مِنْ ذَنْبٍ۔[3]

۲۱ جس کو اللہ کے راستے میں درد سر ہو پھر وہ ثواب کی امید رکھے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

❻ عن سہیل رضی اللہ عنہ مرفوعًا: مَقَامُ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيْلِ اللهِ سَاعَةً خَيْرٌ لَهُ مِنْ عَمَلِهِ عُمْرَهُ فِي أَهْلِهِ۔[4]

۲۴ تم میں سے کسی ایک کا اللہ کے راستے میں ایک گھڑی ٹھہرنا اپنے گھر والوں میں رہ کر اس کی پوری زندگی کے عمل سے بہتر ہے۔

❼ عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعًا: مَنْ رَاحَ رَوْحَةً فِي سَبِيْلِ اللهِ كَانَ لَهُ بِمِثْلِ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[5]

جو اللہ کے راستے میں پیدل چلا تو اس کے جسم کو جو گرد و غبار لگا اس کے برابر اس کے لئے قیامت کے دن مشک ہوگا۔

❽ عن معاذ الجہنی رضی اللہ عنہ مرفوعًا: مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ كَتَبَهُ اللهُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ۔[6]

جس نے اللہ کے راستے میں ایک ہزار آیات کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ اس کو انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھیں گے۔

۱۔ صحیح البخاری (۳/۱۰۲۸)، رقم (۲۶۳۹) ۲۔ ریاض الصالحین (۲/۹۵) عن الترمذی
۳۔ مسند البزار (۶/۳۳۰)، رقم (۲۱۳۲)
۴۔ المستدرک للحاکم (۳/۳۱۷)، رقم (۵۲۲۶)
۵۔ سنن ابن ماجہ (۲/۹۲۷)، رقم (۲۷۷۵) ۶۔ المستدرک للحاکم (۲/۹۷)، رقم (۲۴۴۳)

٩ عن ابی امامة رضی اللہ عنہ مرفوعًا: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ جَعَلَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ[1]

جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیں گے جو آسمان و زمین کے درمیان کے خلا کے برابر ہوگی۔

١٠ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ مرفوعًا: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا[2]

جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن روزہ رکھنے کی وجہ سے اس کے اور دوزخ کے درمیان ستر (٧٠) سال کی دوری ڈال دیتے ہیں۔

١١ عن ثوبان رضی اللہ عنہ مرفوعًا: أَفْضَلُ دِيْنَارٍ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى أَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ[3]

سب سے بہتر وہ دینار ہے جس کو بندہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو وہ اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے (یعنی اپنی سواری) پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو وہ اللہ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

١٢ عن فضالة بن عبید أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَانَتْ نُوْرًا لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[4]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے میں بوڑھا ہوا بروز قیامت اس کے لئے ایک (خاص) نور ہوگا۔

١۔ سنن الترمذی (٣/١٦٧)، رقم (١٦٢٣)
٢۔ سنن النسائی (٢/٩٧)، رقم (٢٥٥٣)
٣۔ صحیح ابن حبان (١٠/٥٠٣)، رقم (٤٦٤٢)
٤۔ مسند احمد (٦/٢٠)، رقم (٢٣٩٩٨)

⓬ عن عثمان رضی اللہ عنہ مرفوعًا: حَرْسُ لَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ لَيْلَةٍ يُقَامُ لَيْلُهَا وَيُصَامُ نَهَارُهَا[1]	اللہ کے راستے میں ایک رات کا پہرہ دینا ان ہزار راتوں سے بہتر ہے جن میں قیام کیا جائے اور دن میں روزہ رکھا جائے۔
⓭ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ مرفوعًا: ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ وَإِنْ مَاتَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ[2]	تین آدمی اللہ کی ضمان میں ہیں اگر وہ زندہ رہے تو اس کو رزق دیا جائے اور اس کی کفایت کی جائے اور اگر مر جائے تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا (۱) جو گھر میں داخل ہو پھر سلام کرے تو وہ اللہ کی ضمان میں ہے (۲) جو مسجد کی طرف نکلے تو وہ اللہ کی ضمان میں ہے (۳) جو اللہ کے راستے میں نکلے تو وہ اللہ کی ضمان میں ہے۔

قرآن کی رو سے صفات مومنین ۳۰ ہیں

(کمالِ ایمان دعوت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا)

۱) اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

وہ توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں۔ تعریف کرنے والے ہیں۔ بے تعلق رہنے والے ہیں۔ رکوع کرنے والے ہیں۔ سجدہ کرنے والے ہیں۔ نیکی کا حکم کرنے والے ہیں۔ بری بات سے منع کرنے والے ہیں۔ اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں

۱۔ مسند احمد (۱/ ۶۴)، رقم (۴۶۳)
۲۔ صحیح ابن حبان (۲/ ۲۵۱)، رقم (۴۹۹)

اور آپ خوشخبری سنا دیں مومنوں کو۔

۲) قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ○ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ○

تحقیق مومنین کامیاب ہو گئے جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں جو فضول بات سے اعراض کرنے والے ہیں جو زکوۃ ادا کرنے والے ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں جو اپنی امانتیں اور وعدے پورے کرنے والے ہیں۔ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہیں یہی لوگ جنت الفردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۳) اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِيْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا○

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرمانبرداری کرنے والے مرد فرمانبرداری کرنے والی عورتیں سچے مرد اور سچی عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں خشوع کرنے والے مرد خشوع کرنے والی عورتیں صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں ان کے لئے اللہ نے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

۴) اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ. الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ. وَالَّذِیْنَ فِیْ
اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ. لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ. وَالَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ
بِیَوْمِ الدِّیْنِ. وَالَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ.

مگر وہ نمازی ایسے نہیں ہیں جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں، اور جن کے مال و دولت میں ایک متعین حق ہے سوالی اور بے سوالی کا، اور جو روزِ جزا کو برحق مانتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے سہمے رہتے ہیں۔

دین کے لئے قربانیاں

۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کے گھرانے اجڑ گئے اسی دین کے لئے۔

۲) حضور علیہ السلام گھر سے بے گھر ہوئے اسی دین کے لئے۔

۳) بھری مجلس میں حضور علیہ السلام کی بیٹیوں کو طلاقیں ملیں اسی دین کے لئے۔

۴) حضور علیہ السلام کو طائف میں بے عزت کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۵) حضور علیہ السلام کے مقدس بدن سے خون کی نالیاں بہائی گئیں اسی دین کیلئے

۶) حضور علیہ السلام کے راستے میں کانٹے بچھائے اسی دین کے لئے۔

۷) حضور علیہ السلام کا دانت مبارک احد میں شہید کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۸) حضور علیہ السلام پر نماز میں اوجھڑی ڈالی گئی اسی دین کے لئے۔

۹) حضور علیہ السلام کے گلے میں کپڑا ڈال کر کھینچا گیا اسی دین کے لئے۔

۱۰) حضور علیہ السلام کو ان کے کنبے سمیت ۳ سال تنگ گھاٹی میں نظر بند رکھا گیا اسی دین کے لئے

۱۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کے گھرانے اجڑے اسی دین کے لئے۔

۱۲) صحابہ رضی اللہ عنہم کے بچے یتیم ہوئے اور بیویاں بیوہ ہوئیں اسی دین کے لئے۔

۱۳) صحابہ رضی اللہ عنہم کی نماز میں صفیں گر گئیں بھوک سے اسی دین کے لئے۔

۱۴) صحابہ رضی اللہ عنہم نے پتے چبائے اسی دین کے لئے۔

۱۵) صحابہ رضی اللہ عنہم کی لاشیں تڑپیں اسی دین کے لئے۔

۱۶) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مار مار کر بے ہوش کر دیا گیا اسی دین کے لئے۔

۱۷) فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خنجر مارا گیا اسی دین کیلئے

۱۸) عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو گھر میں شہید کیا گیا اسی دین کیلئے

۱۹) علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر تلوار رکھ کر دماغ تک اتار دی گئی اسی دین کے لئے

۲۰) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے اسی دین کے لئے۔

۲۱) خاتون جنت کے سینے و کمر پر نشان پڑ گئے اسی دین کے لئے۔

۲۲) سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کی آنکھیں بھوک سے گڑ گئیں اسی دین کے لئے۔

۲۳) حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی زبانیں فاقوں سے خشک ہوئیں اسی دین کے لئے۔

۲۴) صرف یہ نہیں بلکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دی گئی اسی دین کے لئے۔

۲۵) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خون کو کربلا کی خاک میں ملایا گیا اسی دین کے لئے۔

۲۶) حرّہ کے واقعہ میں ۱۷۰۰ مسلمان شہید کیے گئے اسی دین کے لئے۔

۲۷) بیر معونہ میں ۷۰ قراء شہید کیے گئے اسی دین کے لئے۔

۲۸) جنگ یرموک میں ۳ صحابہ پیاسے اس دنیا سے چل دیے اسی دین کے لئے۔

۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر ۲، ۲ ماہ چولہا نہ جل سکا اسی دین کے لئے۔

۳۰) ام شریک رضی اللہ عنہا کو سخت گرمی میں پیاس سے تڑپایا گیا اسی دین کے لئے۔

۳۱) حضرت خنساء رضی اللہ عنہا کے چاروں بیٹے ایک دن میں شہید کر دیے گئے اور گھر اجڑ کے رہ گیا اسی دین کے لئے۔

۳۲) حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کی دونوں ٹانگوں سے دو اونٹ باندھ کر چیر دیا گیا اسی دین کے لئے۔

۳۳) حضرت زید رضی اللہ عنہ کو سولی دی گئی اسی دین کے لئے۔

۳۴) حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ۱۲ ٹکڑے کیے گئے اسی دین کے لئے۔

۳۵) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے دونوں بازو تن سے جدا کر دیے گئے اسی دین کے لئے۔

۳۶) حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سینے پر تیر مار کر شہید کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۳۷) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے جسم پر ۹۰ سے زائد زخم کھائے اسی دین کیلئے

۳۸) حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جیسے شہزادے کفن کے لئے ترس گئے اسی دین کیلئے

۳۹) ۶۷ صحابہ کو بکریوں کی طرح ذبح کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۴۰) محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے 17 سال کی عمر میں گھر چھوڑا پھر واپس آ کر گھر کے در و دیوار بھی نہ دیکھ سکے اسی دین کے لئے۔

۴۱) تین براعظموں کے بادشاہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹیوں نے کچے پیاز سے روٹی کھائی اسی دین کے لئے۔

۴۲) روس میں ستر ہزار (۷۰۰۰۰) علماء کو مختلف دردناک طریقوں سے شہید کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۴۳) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وطن بخارا سے دھکے دے کر نکالا گیا اسی دین کے لئے۔

۴۴) امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو مسجد کے صحن میں لٹا کر شہید کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۴۵) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے انگوٹھے کاٹے گئے اسی دین کے لئے۔

۴۶) سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی گردن رات کی تاریکی میں تہجد کے وقت کاٹی گئی اسی دین کے لئے۔

۴۷) شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو بالاکوٹ کے پہاڑوں پر ذبح کیا گیا اسی دین کے لئے۔

۴۸) علماء نانوتہ کی زندہ کھال اتاری گئی اسی دین کے لئے۔

۴۹) امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ دمشق کی جیل سے نکلا اسی دین کے لئے۔

۵۰) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا منہ کالا کر کے مدینہ کی گلیوں میں پھرایا گیا اسی دین کے لئے۔

۵۱) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ۴ سال کے بعد جنازہ جیل سے اٹھا اسی دین کے لئے۔

۵۲) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ننگی پشت پر روزانہ ۴۰ کوڑے برسائے جاتے اسی دین کے لئے۔

۵۳) مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے ساری جائیداد لٹا دی اسی دین کے لئے۔

۵۴) مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے سینکڑوں کرائے کے گھر اور بیسیوں مربع زمین لٹا دی اسی دین کے لئے۔

۵۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو چلچلاتی دھوپ میں ریت پر لٹایا گیا اسی دین کے لئے۔

۵۶) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا گیا اسی دین کے لئے۔

۵۷) حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو انگاروں پر لٹایا گیا چھاتی پر پاؤں رکھ دیا جاتا تاکہ حرکت نہ کر سکیں اسی دین کے لئے۔

۵۸) ابوفکیہہ رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں رسی ڈال کر گھسیٹا گیا اسی دین کے لئے۔

۵۹) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو چچا نے چٹائی میں باندھ کر ناک میں دھواں دیا اسی دین کے لئے۔

۶۰) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو پانی میں غوطہ دیا گیا اسی دین کے لئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنا

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُوْصِيْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسٰى أَنْ لَا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا وَقَبْرِيْ فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا[1]

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور علیہ السلام نے ان کو یمن کی طرف بھیجا تو آپ علیہ السلام ان کے ساتھ نکلے ان کو وصیت کرتے ہوئے اور معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور آپ ان کی سواری کے ساتھ پیدل چل رہے تھے جب آپ وعظ و نصیحت سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے معاذ! تم اس سال کے بعد مجھ سے ملاقات نہ کر سکو گے اور شاید تم میری اس مسجد اور

۱۔ مسند احمد (۵/۲۳۵)۔ رقم (۲۲۱۰۵)

میری قبر کے پاس سے گزرو گے تو معاذ رضی اللہ عنہ رو پڑے آپ علیہ السلام کے فراق کی وجہ سے پھر متوجہ ہوئے اور مدینہ کی طرف رخ کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں میں سے میرے سب سے زیادہ قریب متقین ہوں گے جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔

دربارِ رستم میں ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ

جنگ قادسیہ کے موقع پر لق ودق صحرا کے اندر ملک فارس میں رستم کے دربار میں اس کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے حضرت ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ نے امت مسلمہ کا مقصد اس طرح روشناس کرایا۔

إِنَّ اللهَ ابْتَعَثَنَا لِنُخْرِجَ الْعِبَادَ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ إِلَى عِبَادَةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَمِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا إِلَى سَعَتِهَا وَمِنْ جَوْرِ الْأَدْيَانِ إِلَى عَدْلِ الْإِسْلَامِ فَأَرْسَلَنَا بِدِيْنِهِ إِلَى خَلْقِهِ لِنَدْعُوَهُمْ إِلَيْهِ فَمَنْ قَبِلَ مِنَّا قَبِلْنَا مِنْهُ وَرَجَعْنَا عَنْهُ وَمَنْ أَبَى قَاتَلْنَا أَبَدًا حَتّٰى نُفْضِيَ إِلَى مَوْعُوْدِ اللهِ قَالُوْا: وَمَا مَوْعُوْدُ اللهِ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ لِمَنْ مَاتَ عَلَى قِتَالِ مَنْ أَبَى وَالظَّفَرُ لِمَنْ بَقِيَ۔[1]

اللہ نے ہمیں بھیجا کہ ہم بندوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر رب کی عبادت کی طرف لائیں اور دنیا کی تنگی سے اس کی وسعت کی طرف اور ادیان باطلہ سے انصاف والے اسلام کی طرف لائیں ہمیں اللہ کا دین دے کر اس کی مخلوق کی طرف بھیجا گیا تا کہ ہم ان کو اللہ کی طرف بلائیں جو ہماری دعوت قبول کرے گا تو ہم اس کی بات کو قبول کریں گے اور ہم اس سے رک جائیں گے اور جس نے انکار کیا تو ہم اس سے قتال کریں گے یہاں تک کہ ہم اللہ کے وعدے کی طرف پہنچ جائیں انہوں نے کہا کہ اللہ کا وعدہ کیا ہے فرمایا جنت ہے اس کے لیے جو منکرین سے قتال کرنے پر مر گیا اور کامیابی ہے اس کے لئے جو باقی رہ گیا۔

۱۔ ۱۔البدایہ والنہایہ (۷/۴۶)
۲۔تاریخ الطبری (۲/۴۰۱)

ارادے پر نیکی

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعًا: قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِأَةِ ضِعْفٍ وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ أَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَاحِدَةً[1]

اللہ عزوجل نے فرمایا جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو نہیں کرتا تو میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں پھر اگر وہ کرلے تو میں اس کے لیے دس سے سات سو (۷۰۰) گنا تک نیکیاں لکھ دیتا ہوں جب برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو نہیں کرتا تو میں اس کو نہیں لکھتا پھر اگر وہ کرلے تو میں ایک ہی گناہ لکھتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر شفقت اور ان کے لئے رونا

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَلَا قَوْلَ اللهِ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ”رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ“ وَقَالَ عِيسَى: ”إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ“ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيكَ؛ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى: يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ[2]

۱۔ صحیح مسلم (۱/ ۸۲)، رقم (۳۵۰)
۲۔ صحیح مسلم (۱/ ۱۴۲)، رقم (۵۲۰)

نبی کریم ﷺ نے اللہ کے قول کی تلاوت کی ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں "اے میرے رب! انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا پس جس نے میری پیروی کی تو وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی بے شک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے"۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو زبردست حکمت والا ہے"۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اے اللہ! میری امت میری امت اور رو پڑے پھر اللہ نے فرمایا اے جبریل! تو جا محمد کے پاس حالانکہ تیرا رب زیادہ جانتا ہے تو پوچھ کیا چیز آپ کو رلا رہی ہے جبرائیل علیہ السلام آئے پوچھا پھر آپ علیہ السلام نے خبر دی اللہ کے جاننے کے باوجود پھر اللہ نے فرمایا اے جبریل! تو جا محمد کے پاس تو کہہ عنقریب ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور آپ کو غمگین نہیں چھوڑیں گے۔

حدیث: داؤد! "لوگوں کو میری نعمتیں بتایا کر"

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: قَالَ دَاوٗدُ فِيمَا يُخَاطِبُ رَبَّهٗ يَا رَبِّ! اَيُّ عِبَادِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اُحِبُّهٗ بِحُبِّكَ قَالَ يَادَاوٗدُ: اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ نَقِيُّ الْقَلْبِ نَقِيُّ الْكَفَّيْنِ لَايَاتِيْ اِلٰى اَحَدٍ سُوْءٌ وَلَا يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ تَزُوْلُ الْجِبَالُ وَلَا يَزُوْلُ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ مَنْ يُحِبُّنِيْ وَحَبَّبَنِيْ اِلٰى عِبَادِيْ قَالَ: يَارَبِّ! اِنَّكَ لَتَعْلَمُ اَنِّيْ اُحِبُّكَ وَاُحِبُّ مَنْ يُحِبُّكَ فَكَيْفَ اُحَبِّبُكَ اِلٰى عِبَادِكَ فَقَالَ: ذَكِّرْهُمْ بِاٰلَائِيْ وَبَلَائِيْ وَنَعْمَائِيْ يَا دَاوٗدُ! اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُعِيْنُ مَظْلُوْمًا اَوْ يَمْشِيْ مَعَهٗ فِيْ مَظْلَمَتِهٖ اِلَّا اُثَبِّتُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ تَزُوْلُ الْاَقْدَامُ [1]

حضور ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے مناجات کرتے وقت عرض کی اے

1۔ شعب الایمان للبیہقی ۲/ ۱۱۹)، رقم (۶۶۸)

میرے رب! آپ کے بندوں میں سے کونسا بندہ آپ کے نزدیک محبوب ہے جس سے میں آپ کی محبت کی وجہ سے محبت کروں اللہ نے فرمایا: اے داؤد! مجھے اپنے بندوں میں سے سب سے زیادہ محبوب وہ بندہ ہے جس کے دل میں میرا خوف ہو اور جس کے ہاتھ گناہ سے صاف ہوں اور کسی سے برائی سے پیش نہیں آتا اور نہ ہی کسی کی چغلی کرتا ہو پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں اور وہ نہ ڈگمگائے وہ مجھ سے محبت کرتا ہو اور اس سے بھی محبت کرتا ہو جو مجھ سے محبت کرتا ہو اور میری محبت میرے بندوں میں پیدا کرتا ہو۔ داؤدؑ نے عرض کی اے میرے رب! بے شک تو جانتا ہے میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور اس سے محبت کرتا ہوں جو آپ سے محبت کرتا ہے میں تیری محبت تیری بندوں میں کیسے پیدا کروں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ان کو میری نعمتیں یاد دلاؤ اور میری طرف سے آنے والی مصیبت اور میری پکڑ یاد دلاؤ اے داؤد! جو بندہ بھی کسی مظلوم کی مدد کرتا ہے یا اس کے ساتھ اس پر کیے جانے والے ظلم کا بدلہ دلانے کے لئے چلتا ہے تو میں اس کو ثابت قدم رکھوں گا جس دن قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔

دین ہر کچے پکے گھر میں پہنچ کر رہے گا

عن المقداد بن اسود رضی اللہ عنہ مرفوعا: لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ اَوْ ذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا[1]

حضور ﷺ نے فرمایا: زمین پر کوئی گھر خواہ وہ مٹی کا ہو یا خیمہ کا ایسا باقی نہیں رہے گا جس میں اللہ اسلام کے کلمہ کو معزز کی عزت کے ساتھ اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ داخل نہ کرے یا تو ان کو اللہ معزز بنائے گا اور اس کلمہ کا اہل قرار دے گا اور یا قبول نہ کرنے والوں کو اللہ ذلیل کرے گا اور وہ لوگ فرمانبردار ہونے پر مجبور ہوں گے۔

۱۔ مسند احمد (۶/۴)، رقم (۲۳۸۶۵) واسنادہ صحیح

نماز فجر کے بعد آپ کا بیان جو تمام خیروں کو جامع ہے!

غزوہ تبوک پر جاتے ہوئے راستے میں لیلۃ التعریس کا واقعہ پیش آیا پھر آپ علیہ السلام نے فجر کی نماز ادا فرمائی:

ثُمَّ حَمِدَ اللهَ ثُمَّ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ وَاَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ وَاَشْرَفَ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللهِ وَاَحْسَنَ الْقِصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَيْرَ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَاَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى وَخَيْرَ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ وَخَيْرَ الْهَدْيِ مَا اتُّبِعَ وَشَرَّ الْعَمٰى عَمَى الْقَلْبِ وَالْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَمَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى وَشَرَّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ وَشَرَّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَاْتِي الصَّلٰوةَ اِلَّا دُبُرًا وَمِنْهُمْ مَنْ لَّا يَذْكُرُ اللهَ اِلَّا هَجْرًا وَاَعْظَمَ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ وَخَيْرَ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ وَخَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَرَاْسَ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ وَخَيْرَ مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوْبِ الْيَقِيْنُ وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْغُلُوْلُ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ وَالْكَنْزُ كَيٌّ مِّنَ النَّارِ وَالشِّعْرُ مِنْ مَزَامِيْرِ اِبْلِيْسَ وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ وَالشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ وَشَرَّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبٰوا وَشَرَّ الْمَاٰكِلِ مَالُ الْيَتِيْمِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَاِنَّمَا يَصِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَوْضِعِ اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ وَالْاَمْرُ بِاٰخِرِهٖ وَمِلَاكُ الْعَمَلِ

خَوَاتِمُهٗ وَشَرُّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ وَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيْبٌ وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ وَاَكْلُ لَحْمِهٖ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَحُرْمَةُ مَالِهٖ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ وَمَنْ يَّتَاَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ وَمَنْ يَّغْفِرْ يَغْفِرِ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ يَّعْفُ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ يَّكْظِمِ الْغَيْظَ يَاْجُرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَّبِعِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يَّصْبِرْ يُضَعِّفِ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاُمَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاُمَّتِيْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ[1]

پھر حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: حمد وصلاۃ کے بعد! سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے مضبوط کڑا تقویٰ کا کلمہ شہادت ہے اور سب سے بہترین ملت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہے اور سب سے بہترین طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور سب سے اعلیٰ بات اللہ کا ذکر ہے اور سب سے اچھا بیان یہ قرآن ہے سب سے بہترین کام وہ ہیں جو عزیمت اور پختگی والے ہوں جن کا کرنا اللہ نے ضروری قرار دیا ہے اور سب سے برے کام وہ ہیں جو (شریعت میں) نئے ایجاد کئے گئے ہوں (یعنی بدعات) اور سب سے اچھی سیرت انبیاء علیہم السلام کی سیرت ہے اور سب سے زیادہ عزت والی موت شہید کی ہے اور سب سے زیادہ اندھاپن ہدایت کے بعد گمراہ ہونا ہے اور بہترین علم وہ ہے جو نفع دے اور بہترین سیرت وہ ہے جس پر چلا جائے اور سب سے برا اندھاپن دل کا اندھاپن ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو مال کم ہو اور ضرورت کے لئے کافی ہو وہ اُس مال سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور انسان کو اللہ سے غافل کردے اور اللہ سے معذرت چاہنے کا سب سے برا وقت موت کے آنے کا وقت ہے اور سب سے بری ندامت وہ ہے جو قیامت کے دن ہوگی اور کچھ لوگ نماز قضا کر کے پڑھتے ہیں اور کچھ لوگ صرف زبان سے ذکر کرتے ہیں دل سے نہیں کرتے اور سب سے بڑا گناہ زبان کا جھوٹ

1۔ حیاۃ الصحابہ (۳/ ۶۰۴-۶۰۵)

بولنا ہے اور سب سے بہترین مالداری دل کا غنا ہے اور بہترین توشہ تقوی ہے حکمت کی جز اللہ کا خوف ہے اور جو باتیں دل میں جمتی ہیں ان میں سب سے بہترین یقین ہے۔ (اسلام میں) شک کرنا کفر ہے مردہ پر واویلا کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے اور مال غنیمت میں خیانت کرنا جہنم کے ڈھیر میں سے ہے اور جس خزانے کی زکوۃ نہ دی جائے اس کی سزا یہ ہے کہ جہنم کی آگ سے داغ لگائے جائیں گے شعر و شاعری ابلیس کی بانسری ہے (اکثر اشعار شیطانی کاموں کے لئے استعمال ہوتے ہیں) شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے عورتیں شیطان کا جال ہیں جوانی دیوانگی کا حصہ ہے اور سب سے بری کمائی سود کی ہے اور سب سے بری کھانے کی چیز یتیم کا مال ہے اور سعادت مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا ہے آخر کار تم میں سے ہر آدمی چار ہاتھ جگہ یعنی قبر میں جائے گا اور اعمال کا دارو مدار آخری وقت کے عمل پر ہے سب سے بری روایتیں جھوٹی روایتیں ہیں ہر آنے والی چیز قریب ہے مومن کو برا بھلا کہنے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مومن کو قتل کرنا کفر جیسا گناہ ہے اور مومن کی غیبت کرنا خدا کی نافرمانی ہے اور اس کے مال کا احترام ایسے ہی ضروری ہے جیسے اس کے خون کا احترام ضروری ہے جو اللہ پر قسم کھاتا ہے مثلاً (کہتا ہے اللہ کی قسم فلاں ضرور جہنم میں داخل ہوگا) اللہ تعالی اس کا جھوٹا ہونا ضرور ثابت کریں گے جو دوسروں سے درگذر کرے گا اللہ تعالی اسے معاف فرمائیں گے جو اپنا غصہ دبائے گا اللہ تعالی اُسے اجر دیں گے جو مصیبت پر صبر کرے گا اللہ اسے بدلہ دیں گے جو اپنے نیک اعمال سے دنیا میں شہرت چاہے گا اللہ تعالی قیامت کے دن تمام انسانوں کو سنائیں گے کہ یہ شخص عمل کو شہرت حاصل کرنے ہی کے لئے کرتا تھا جو صبر کرے گا اللہ تعالی اُس کا اجر بڑھائیں گے اور جو اللہ کی نافرمانی کرے گا اللہ اسے عذاب دیں گے اے اللہ میری اور میری امت کی مغفرت فرما۔ اے اللہ میری اور میری امت کی مغفرت فرما۔ اے اللہ میری اور میری امت کی مغفرت فرما۔ میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

حضور علیہ السلام کا امت کے غم میں

درد بھرا جملہ ومختصر بیان

عن ابی لیلی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَیْحَكَ یَا اَبَاسُفْیَانَ! قَدْ جِئْتُكُمْ بِالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَاَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا[1]

حضرت ابولیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوسفیان سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوسفیان تمہاری حالت پر افسوس ہے میں تمہارے پاس دُنیا وآخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں تم اسلام قبول کرلو سلامتی میں آجاؤ گے۔

حارث بن مالک رضی اللہ عنہ کی صبح ایمان کی حقیقت کے ساتھ

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِلْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: مَا اَنْتَ یَا حَارِثُ بْنُ مَالِكٍ! قَالَ: مُؤْمِنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. قَالَ مُؤْمِنٌ حَقًّا؟ قَالَ مُؤْمِنٌ حَقًّا. قَالَ: فَاِنَّ لِكُلِّ حَقٍّ حَقِیْقَةً. فَمَا حَقِیْقَةُ ذَالِكَ؟ قَالَ: عَزَفْتُ نَفْسِیْ مِنَ الدُّنْیَا وَاَسْهَرْتُ لَیْلِیْ وَاَظْمَاْتُ نَهَارِیْ. وَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّیْ حِیْنَ یُجَاءُ بِهٖ وَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیْهَا وَكَاَنِّیْ اَسْمَعُ عُوَاءَ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ''مُؤْمِنٌ نُوِّرَ قَلْبُهٗ''[2]

۱۔ المعجم الکبیر (۷/۷۶)، رقم (۶۴۳۲)

۲۔ مصنف عبدالرزاق (۱۱/۱۲۹)، رقم (۲۰۱۱۴)

حضور ﷺ نے حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم کس حال میں ہو؟ انہوں نے عرض کیا (اللہ کے فضل سے) میں ایمان کی حالت میں ہوں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا سچے مومن ہو؟ انہوں نے عرض کیا سچا مومن ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (سوچ کر کہو) ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ صحابی نے عرض کیا میں نے اپنا دل دنیا سے ہٹا لیا رات کو جاگتا ہوں دن کو پیاسا رہتا ہوں اور جس وقت میرے رب کا عرش لایا جائے گا اس منظر کو گویا میں دیکھ رہا ہوں۔ جنت والوں کی ملاقاتوں کا منظر میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے اور گویا کہ (میں اپنے کانوں سے) دوزخیوں کی چیخ و پکار کو سن رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے (ان کی اس گفتگو کو سن کر) ارشاد فرمایا حارث ایسا مومن ہے جس کا دل ایمان کے نور سے روشن ہو چکا ہے۔

کامیاب انسان (ایمان کامل ضروری)

۲) قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝[1]

بالتحقیق ان مسلمانوں نے (آخرت میں) فلاح پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں اور جو لغو باتوں سے (خواہ قولی ہوں یا فعلی) کنارے پر رہنے والے ہیں اور جو (اعمال و اخلاق میں) اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی (حرام شہوت کو پورا کرنے سے) حفاظت رکھنے والے ہیں لیکن اپنی بیویوں سے یا اپنی (شرعی) لونڈیوں

۱۔ سورۃ المومنون (۱-۹)

سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ ان پر (اس میں) کوئی الزام نہیں۔ ہاں جو اس کے علاوہ (اور جگہ شہوت پورا کرنے کا) طلب گار ہو۔ ایسے لوگ حد (شرعی) سے نکلنے والے ہیں اور جو اپنی (سپردگی میں لی ہوئی) امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔

تمام جہات سے ایمان کا کمال ضروری

حدیث مرفوع: عن ابی ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَہٗ لِلْاِیْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَہٗ سَلِیْمًا وَلِسَانَہٗ صَادِقًا وَنَفْسَہٗ مُطْمَئِنَّۃً وَخَلِیْقَتَہٗ مُسْتَقِیْمَۃً وَجَعَلَ اُذُنَہٗ مُسْتَمِعَۃً وَعَیْنَہٗ نَاظِرَۃً۔[1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر دیا اور اپنے دل کو تمام تر گندگیوں سے صاف کر لیا اور اپنی زبان کو سچ بولنے والا بنا دیا اور اپنے آپ کو (ناگواری کے حالات پر بھی) اطمینان والا بنا دیا اور اپنی طبیعت کو درست کر لیا اور اپنے کان کو حق بات کو توجہ سے سننے والا اور اپنی آنکھ کو عبرت کی نگاہ سے دیکھنے والا بنا دیا۔

وعدۂ جنت

حدیث مرفوع: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللّٰہُ عَنْہُ: مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ۔[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

1۔ غایۃ المقصد فی زوائد المسند (۲/۳۰۴۰) وکذا فی مسند احمد (۵/۱۴۷)، رقم (۲۱۳۴۸)

2۔ سنن الترمذی (۵/۴۶)، رقم (۲۶۷۸)

ف:۔ دعوت الی اللہ چونکہ حضور ﷺ کی سنتوں میں سے عظیم سنت ہے اس لئے اس کو بھی زندہ کرنے کا خوب اہتمام کرنا چاہئے۔

گناہ گار اُمتیوں کے غم میں آپ کا بڑھاپا

عن ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یَارَسُوْلَ اللہِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَالْوَاقِعَۃُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ تو بوڑھے ہوگئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے سورۂ ہود، سورۂ واقعہ، سورۂ عم یتساءلون اور سورۂ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کردیا''۔

ف:۔ ان سورتوں میں آخرت اور اس کے عذاب کا فکر ہے۔ آپ علیہ السلام چونکہ عذاب سے بری تھے لیکن گنہگار امتیوں کا فکر دامن گیر تھا، جس کی بناء پر آپ بوڑھے ہوگئے۔

(از دنیا کی حقیقت)

تبلیغ والوں کی وجہ سے قیامت کا نہ آنا

حدیث مرفوع عن انس رضی اللہ عنہ (۱) لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اَللہَ اَللہَ[1] وَفِیْ رِوَایَۃٍ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللہَ اَللہَ[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت قائم نہ ہوگی کسی بھی ایسے شخص کی موجودگی میں جو ''اللہ اللہ'' کہتا ہو۔

۱۔ رواہ الحاکم فی المستدرک (۲/ ۳۷۴)، رقم (۳۳۱۴) والترمذی فی السنن (۵/ ۴۰۲)، رقم (۳۲۹۷) واللفظ لہ۔

۲،۳۔ صحیح مسلم (۱/ ۹۱)، رقم (۳۹۲، ۳۹۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمین میں اللہ نہ کہا جانے لگے۔

ف: ۔ صاحب مرقات نے لکھا ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دنیا میں ایسا شخص موجود ہو جو یہ کہتا ہو لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو۔

مجاہد؟

حدیث مرفوع: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ [1]

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجاہد وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔



[1] سنن الترمذی (۳/ ۱۶۵)، رقم (۱۶۲۱) واسنادہ حسن صحیح علی ما قال ابو عیسیٰ

متفرقات

قصص، تاریخ و عِبَر وغیرہ

انسان اور شیطان کا مقابلہ

ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد) نے فرمایا:

ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی: یا اللہ تو نے انسان کے واسطے اپنی عبادت کے مخصوص گھر بنائے ہیں میرے لئے اس طرح کا کوئی گھر نہیں......

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرا گھر حمام ہے۔

ابلیس: انسانوں کے لئے مجالس ہیں میرے لئے کون سی جگہ ہے؟

فرمایا: بازار!

ابلیس: ان کو پڑھنے کے لئے آسمانی کتاب دی ہے میرے لئے کیا ہے؟

فرمایا: شعر پڑھنا (جو خلاف شرع ہو)

ابلیس: انسان کو اذان دی ہے میری اذان کیا ہے؟

فرمایا: گانا بجانا!

ابلیس: انسانوں کے لئے رسول بھیجے میرے لئے کس کو بھیجا؟

فرمایا: نجومی اور کاہن!

ابلیس: انسانوں کے لئے شکارگاہیں ہیں اور میرے لئے کیا ہے؟

فرمایا: تیرے لئے عورتیں شکار ہیں!

ابلیس: انسانوں کے لئے بہت سی کھانے کی چیزیں ہیں میرے لئے کیا ہے؟

فرمایا: وہ کھانا جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔

ابلیس: انسانوں کو کتاب دی میرے لئے کیا ہے؟

فرمایا: تیرے لئے رسم یعنی ہاتھ کے نشانات ۱۔

۱۔ تنبیہ الغافلین للسمرقندی ولم اعثر علی اسنادہ من حیث مجال الحکم علیہ، واللہ اعلم

سب سے آخری صحابی رضی اللہ عنہ

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں سب اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ جو صحابی سب سے آخر میں فوت ہوئے وہ حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ الجہنی رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے ۱۰۱ھ میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ

سلطان صلاح الدین ایوبی نے شام، فلسطین، لبنان، اردن، مصر پر حکومت کی بیت المقدس کو فتح کیا الغرض ایک عظیم حاکم و بادشاہ کی حیثیت سے زندگی گزاری مگر ان کی وفات کے بعد جب ان کی جائیداد اور ترکے کا حساب کیا گیا تو کل جائیداد یہ تھی: ایک گھوڑا، ایک تلوار، ایک زرہ، ایک دینار اور ۳۶ درہم نیز یہ بھی لکھا ہے کہ شدید خواہش ہونے کے باوجود ذاتی سرمایہ نہ ہونے کی بدولت وہ حج بھی آخر عمر تک نہ کر سکے۔

(ماخوذ از تاریخ ابن خلدون)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے گیارہ بیٹے چھوڑ کر وفات پائی لیکن ان کے ترکہ میں کل سترہ دینار تھے جن میں سے پانچ دینار کفن پر خرچ کئے دو دینار میں قبر کے لئے جگہ خریدی گئی اس طرح ہر بیٹے کے حصہ میں نو درہم آئے یہ وہ تھا جو تین براعظموں کا بادشاہ تھا۔

ھشام

ہشام بن عبدالملک نے گیارہ بیٹے چھوڑے ہر ایک کو ۱۰ لاکھ درہم ملے بعد میں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ایک بیٹے نے ایک ہی دن میں ۱۰۰ گھوڑے جہاد میں دیئے اور ہشام کے بیٹوں کو لوگوں نے دمشق کی جامع مسجد کی سیڑھیوں میں بھیک مانگتے دیکھا

بادشاہ کی بیگم کا تقویٰ

سلطان عالمگیر کی بیگم جہاں زیب بانو بیگم کے دائیں پستان کی جڑ میں ایک پھنسی نمودار ہوئی، اس زمانے کی ڈاکٹر مارٹن (Morten) جو کہ انگریز تھی کو ان کی ایک رشتہ دار عورت نے حیدر آباد بلایا مگر بیگم نے شرط لگائی کہ اگر وہ عورت شرابی نہیں تو میرے بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے ورنہ اندر بھی نہ آئے۔ معلوم ہوا کہ وہ چالیس (۴۰) برس سے شراب نوش ہے ملکہ نے کہا کہ ایسی فاسقہ میرے بدن کو ہاتھ نہیں لگا سکتی۔ آخر وہ نیک ملکہ دو سال بیمار رہ کر ہی انتقال کر گئیں لیکن فاسقہ سے علاج نہیں کرایا (محاسن اسلام)

مالدار صحابہ

☆ ...... حضرت عبدالرحمن بن عوف نے بوقت انتقال وراثت میں تین (۳) ارب دس (۱۰) کروڑ ۲۰ لاکھ دینار چھوڑے اس کے علاوہ دس ہزار بکریاں، ایک ہزار اونٹ، ایک ہزار گھوڑے اور سونے کی وہ اینٹیں چھوڑیں جنہیں کاٹتے کاٹتے آریاں ٹوٹ گئیں۔

☆ ...... حضرت زبیر بن عوام نے پانچ کروڑ نوے ۹۰ لاکھ کا ترکہ چھوڑا۔

☆ ...... حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ تہجد کی نماز میں ڈیڑھ ہزار کا جوڑا پہن کر کھڑے ہوتے تھے۔

☆ ...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت ان کے خزانچی کے پاس ایک لاکھ پچاس اشرفیاں اور دس لاکھ درہم تھے۔

☆ ...... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ترکہ میں تین لاکھ دینار چھوڑے تھے۔

☆ ...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے مال کی قیمت پچاس ہزار دینار تھی۔ اس کے علاوہ ایک ہزار گھوڑے اور ایک ہزار غلام چھوڑے تھے۔

تخت کسریٰ

کسریٰ کا تخت ۷۰ ہاتھ لمبا اور ۱۱۰ ہاتھ چوڑا تھا۔

قالین کا ایک ٹکڑا بالشت بھر ۲۰ ہزار درہم میں فروخت ہوا۔ ایک لاکھ چالیس ہزار چاندی کی میخیں جن پر ۱۲۲۳ ٹن چاندی تھی، ۱۰۰۰ گھوڑے ۱۰۰۰۰ لونڈیاں کسریٰ کے مالِ غنیمت میں آئیں۔

نقلِ حدیث

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے "۵۳۷" احادیث منقول ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے "۲۲۱۰" احادیث......

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے "۱۵۴۰" احادیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے "۵۳۶۴" احادیث

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے "۲۲۱"......!!

چار ہزار حدیثوں میں سے چار کا انتخاب

شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے چار ہزار حدیثوں میں سے چار سو اور پھر چار سو میں سے چار حدیثوں کا انتخاب کیا

۱) اپنے قلب کو عورت کے ساتھ نہ لگاؤ وہ آج تیری ہے کل غیر کی ہوسکتی ہے اگر تو نے اس کی اطاعت کی تو وہ تجھ کو جہنم میں لے جائے گی

۲) مال کی طرف قلب کو مائل نہ کر یہ مال آج عاریۃً تیرا ہے کل کسی اور کا ہوگا خواہ مخواہ دوسرے کے مال کے سلسلے میں پریشان نہ ہو یہی مال دوسرے کے حق میں مبارک اور تیرے لئے بوجھ ہے اگر تو نے اس میں دل لگایا تو یہ مال تجھ کو اللہ کی اطاعت سے روک دے گا تجھ میں فقر کا خوف پیدا ہوجائے گا اور تو شیطان کی اتباع کرنے لگے گا

۳) جس کام سے دل میں کھٹکا پیدا ہو اس کو چھوڑ دے مؤمن کا دل شاھد اور مفتی کے قائم مقام ہے شبہ کے وقت دھڑکتا، حرام سے گھبراتا اور حلال سے سکون پاتا ہے

۴) کسی کام کو اس وقت تک نہ کر جب تک اس کے صحیح اور مقبول ہونے کا یقین نہ ہو۔[1]

---

[1] تنبیہ الغافلین

ولید بن مغیرہ کا قرآن سے متأثر ہونا

جب قرآن مجید کی آیت حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتَابِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ نازل ہوئی، حضور ﷺ ان کو تلاوت فرمانے کے لئے مسجد میں کھڑے ہوئے ولید بن مغیرہ نے سن کر اپنی قوم کی مجلس میں جا کر بے ساختہ یہ کہا، وَاللّٰہِ لَقَدْ سَمِعْتُ مِنْہُ کَلَامًا مَا ھُوَ مِنْ کَلَامِنَا وَلَا مِنْ کَلَامِ الْجِنِّ وَاِنَّ لَہٗ لَحَلَاوَۃً وَاِنَّ لَہٗ لَطِلَاوَۃً وَاِنَّ اَعْلَاہُ لَمُثْمِرٌ وَاِنَّ اَسْفَلَہٗ لَمُغْدِقٌ وَاِنَّہٗ لَیَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی عَلَیْہِ وَمَا یَقُوْلُ ھٰذَا الْبَشَرُ۔

اللہ کی قسم میں نے اس نبی سے ایسا کلام سنا جو نہ تو انسانوں کا سا کلام ہے اور نہ ہی جنوں کا سا کلام ہے۔ اس میں بڑی حلاوت اور بڑی کشش ہے وہ ایسا تناور درخت ہے جس کا اوپر کا حصہ خوب پھل دیتا ہے اور نیچے کا حصہ خوب سرسبز ہے اور یہ کلام ہمیشہ اوپر رہتا ہے کوئی اور کلام اس سے اوپر نہیں ہو سکتا اور کسی بشر کا کلام نہیں ہے۔ (معارف القرآن)

۸ کا عجیب اتفاق

۱) خلیفہ معتصم باللہ ۱۸۰ میں آٹھویں مہینے میں پیدا ہوا

۲) رمضان کی ۱۸ ویں شب میں فوت ہوا

۳) عباسی خلفاء میں ۸ ویں نمبر پر خلیفہ ہوا

۴) ۸ فتوحات حاصل ہوئیں

۵) اس کے دروازے پر ۸ بادشاہ کھڑے ہوئے

۶) اور کہا گیا کہ ۸ دشمن بھی کھڑے ہوئے

۷) اس کی عمر ۴۸ سال ہوئی

۸) زمانہ خلافت ۸ سال ۸ ماہ ۸ دن ہوا

۹) ترکہ برائے ۸ بیٹے ۸ بیٹیاں (ا) ۸۰ لاکھ دینار (ب) ۸۰ کروڑ درہم (ت)

۸۰ ہزار گھوڑے (د) ۸۰ ہزار اونٹ، خچر اور جانور (ر) ۸۰ ہزار خیمے (س) ۸۰ ہزار غلام (ص) ۸۰ ہزار لونڈیاں

۱۰) ۸ محل بنائے

۱۱) انگوٹھی کا نقش الحمد للہ تھا اس کے آٹھ حرف ہیں

۱۲) اس کی زر خرید غلاموں کی تعداد ۱۸ ہزار تھی...... لہٰذا ثمن سے ملقب ہوا۔

انگوٹھیوں پر نقوش

حضور ﷺ کی انگوٹھی پر تین سطروں میں نقش تھا محمد رسول اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں نعم القادر اللہ (اللہ کیا ہی قادر ذات ہے) (۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں کفی بالموت واعظًا (۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں لَتَصْبِرَنَّ اَوْلَتَنْدَمَنَّ (۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ (۶) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی انگوٹھی میں قُلِ الْخَیْرَ وَاِلَّا فَاسْکُتْ (۷) امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی انگوٹھی میں مَنْ عَمِلَ بِرَأْیِہٖ فَقَدْ نَدِمَ (۸) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی انگوٹھی میں مَنْ صَبَرَ ظَفَرَ نقش تھا۔

حسنِ خلق

حدیث: مرفوع عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ.

(البیہقی فی شعب الایمان ۶:۴۳)

ترجمہ:۔ حضور ﷺ نے فرمایا: مخلوق اللہ کا کنبہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ پسند وہ شخص ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

حدیث مرفوع عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَلَا

بَخِیْلٌ وَلَا مَنَّانٌ (مسند احمد ۱:۲۰۹)

ترجمہ:۔ حضور ﷺ نے فرمایا: دھوکے باز، کنجوس اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

وہ عورت جو ہر بات کا قرآن سے جواب دیتی تھی

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا ایک سفر کے دوران راستے میں مجھے ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ملی جس نے اون کی قمیص پہنی ہوئی تھی اور اون کی اوڑھنی اوڑھی ہوئی تھی میں نے اسے سلام کیا،

تو اس نے جواب میں کہا سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔

۲) میں نے پوچھا: اللہ تم پر رحم کرے یہاں کیا کر رہی ہو؟

کہنے لگی وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ

جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی رہبر نہیں ہوتا

۳) میں سمجھ گیا کہ وہ راستہ بھول گئی ہے میں نے پوچھا کہاں جانا چاہتی ہو کہنے لگی

سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ...

پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی

۴) میں سمجھ گیا وہ حج ادا کر چکی ہے اور بیت المقدس میں جانا چاہتی ہے میں نے پوچھا کب سے یہاں بیٹھی ہو کہنے لگی

ثلٰث لیال سویًّا

پوری تین راتیں

۵) میں نے کہا تمہارے پاس کچھ کھانا وغیرہ نظر نہیں آرہا۔ کھاتی کیا ہو؟

جواب: یا ھو یطعمنی ویسقین

۶) میں نے پوچھا وضو کس چیز سے کرتی ہو؟ کہنے لگی فتیمموا صعیداً طیبا (پاک مٹی سے تیمم کرلو)

۷) میں نے کہا میرے پاس کچھ کھانا ہے کھاؤ گی؟ جواب میں اس نے کہا اتموا الصیام الی الیل (رات تک روزوں کو پورا کرو)

۸) میں نے کہا یہ رمضان کا زمانہ تو نہیں ہے بولی۔ ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم (اور جو بھلائی کے ساتھ نفلی عبادت کرے تو اللہ شاکر و علیم ہے)

۹) میں نے کہا سفر کی حالت میں تو روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے کہنے لگی وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون (اگر تمہیں ثواب کا علم ہو تو روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے)

۱۰) میں نے کہا تم میری طرح کیوں نہیں بات کرتی جواب دیا ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید (انسان جو بات بھی بولتا ہے اس کے لئے ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے، (جو اس کو لکھ لیتا ہے))

۱۱) میں نے پوچھا تم ہو کون سے قبیلہ سے کہنے لگی لا تقف ما لیس لك به علم (جس بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو)

۱۲) میں نے کہا معاف کرنا مجھ سے غلطی ہوئی، بولی: لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم (آج تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے)

۱۳) میں نے کہا اگر چاہو تو میری اونٹنی پر سوار ہو جاؤ اور اپنے قافلے سے جا ملو، کہنے لگی ما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ (تم جو بھی بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے)

۱۴) میں نے اپنی اونٹنی کو بٹھالیا مگر سوار ہونے سے پہلے وہ بولی: قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم (مسلمان مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو)

۱۵) میں نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور اس سے کہا سوار ہو جاؤ لیکن جب وہ سوار ہونے لگی تو اچانک اونٹنی بگڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی اور اس جدوجہد میں اس کے کپڑے پھٹ گئے اس پر وہ بولی ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم (تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچی ہے وہ تمہارے اعمال کے سبب ہوتی ہے)

١٦) میں نے کہا ذرا ٹھہرو میں اونٹنی کو باندھ دوں پھر سوار ہونا وہ بولی ففھمناھا سلیمٰن (ہم نے اس مسئلہ کا حل سلیمان علیہ السلام کو سمجھا دیا)

١٧) میں نے اونٹنی کو باندھا اور اس سے کہا اب سوار ہو جاؤ وہ سوار ہو گئی اور کہا سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون (پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے تابع کر دیا اور ہم اس کے تابع کرنے والے نہیں تھے اور بلاشبہ سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں)

١٨) میں نے اونٹنی کی مہار پکڑی اور چل پڑا میں بہت تیز تیز دوڑا جا رہا تھا اور ساتھ ہی زور زور سے چیخ کر اونٹنی کو ہنکا بھی رہا تھا یہ دیکھ کر وہ بولی واقصد فی مشیك واغضض من صوتك (اپنے چلنے میں اعتدال سے کام لو اور اپنی آواز پست رکھو)

١٩) اب میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور کچھ اشعار ترنم سے پڑھنے لگا اس پر اس نے کہا فاقرء وا ما تیسر من القرآن (قرآن میں سے جتنا حصہ پڑھ سکو پڑھ لو)

٢٠) میں نے کہا تمہیں اللہ کی طرف سے بڑی نیکیوں سے نوازا گیا ہے بولی وما یذکر الا اولو الالباب (صرف عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں)

٢١) کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میں نے اس سے پوچھا تمہارا کوئی شوہر ہے، بولی: لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤ کم (ایسی چیزوں کے بارے میں مت پوچھو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائے تو تمہیں بری لگیں)

٢٢) اب میں خاموش ہو گیا اور جب تک قافلہ نہیں مل گیا میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی قافلہ سامنے آ گیا تو میں نے اس سے کہا یہ قافلہ سامنے آ گیا ہے اس میں تمہارا کون ہے؟ بولی: المال والبنون زینۃ الحیاۃ الدنیا (مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زینت ہیں)○

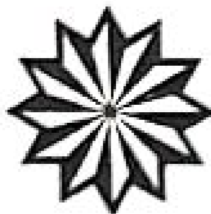
٢٣) میں سمجھ گیا کہ قافلے میں اس کے بیٹے موجود ہیں میں نے پوچھا قافلے میں ان کا کام کیا ہے، بولی: وعلامات وبالنجم ھم یھتدون (علامتیں ہیں اور ستارے ہی سے وہ راستہ معلوم کرتے ہیں)۔

۲۴) میں سمجھ گیا کہ تاقلے میں اس کے بیٹے رہبر ہیں چنانچہ میں اسے لے کر خیمے کے پاس پہنچ گیا اور پوچھا یہ خیمے آگئے ہیں اب بتاؤ تمہارا بیٹا کون ہے کہنے لگی واتخذ الله ابراهیم خلیلا. وکلم الله موسیٰ تکلیما. یا یحییٰ خذ الکتاب بقوة (اور اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا اور اللہ نے موسیٰ سے کلام فرمایا اے یحییٰ کتاب مضبوطی سے پکڑ)

۲۵) یہ سن کر میں نے آواز دی: یا ابراہیم، یا موسیٰ، یا یحییٰ تھوڑی سی دیر میں چند نوجوان جو چاند کی طرح خوبصورت تھے میرے سامنے آکھڑے ہوئے جب ہم سب اطمینان سے بیٹھ گئے تو اس عورت نے بیٹوں سے کہا فابعثوا احدکم بورقکم هذه الی المدینة فلینظر ایها ازکیٰ طعاما فلیأتکم برزق منه (اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو پھر وہ تحقیق کرے کہ کون سا کھانا زیادہ پاکیزہ ہے سو اس میں سے تمہارے لئے کچھ کھانا لے آئے)۔

۲۶) یہ سن کر ان میں سے ایک لڑکا گیا اور کھانا خرید لایا وہ کھانا میرے سامنے رکھا گیا تو عورت نے کہا کلوا واشربوا هنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیة (خوشگواری کے ساتھ کھاؤ پیو یہ سب ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم نے پچھلے دنوں میں کئے)

۲۷) اب مجھ سے رہا نہ گیا میں نے لڑکوں سے کہا تمہارا کھانا مجھ پر حرام ہے جب تک تم مجھے اس عورت کی حقیقت نہ بتلاؤ لڑکوں نے بتایا ہماری ماں کی چالیس سال سے یہی کیفیت ہے چالیس سال سے اس نے قرآنی آیات کے سوا کوئی جملہ نہیں بولا اور یہ پابندی اس نے اپنے اوپر اس لئے لگائی ہے کہ زبان سے کوئی ناجائز یا نامناسب بات نہ نکلے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنے میں نے کہا ذالك فضل الله یوتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم[1]



۱۔ المستطرف فی کل فن مستظرف (۱/۱۳۰-۱۲۸)

اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِلْجُمُعَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلِيِّ الذَّاتِ عَظِيْمِ الصِّفَاتِ سَمِيِّ السِّمَاتِ كَبِيْرِ الشَّانِ جَلِيْلِ الْقَدْرِ رَفِيْعِ الذِّكْرِ مُطَاعِ الْاَمْرِ جَلِيِّ الْبُرْهَانِ ط فَخِيْمِ الْاِسْمِ غَزِيْرِ الْعِلْمِ وَسِيْعِ الْحِلْمِ كَثِيْرِ الْغُفْرَانِ ○ جَمِيْلِ الثَّنَاءِ جَزِيْلِ الْعَطَاءِ مُجِيْبِ الدُّعَآءِ عَمِيْمِ الْاِحْسَانِ ○ سَرِيْعِ الْحِسَابِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ اَلِيْمِ الْعَذَابِ عَزِيْزِ السُّلْطَانِ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فِي الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ ○ اَلْمَنْعُوْتُ بِشَرْحِ الصَّدْرِ وَرَفْعِ الذِّكْرِ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعَرْبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ وَحِّدُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّوْحِيْدَ رَأْسُ الطَّاعَاتِ ○ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ وَعَلَيْكُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِيْ اِلَى الْاِطَاعَةِ وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى وَاِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِيْ اِلَى الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا فَتَكُوْنُوْا مِنَ الْخَاسِرِيْنَ اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا ط فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ

وَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ وَادْعُوْهُ فَاِنَّ رَبَّكُمْ مُجِيْبُ الدَّاعِيْنَ وَاسْتَغْفِرُوْهُ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ. اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ. بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. اَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

اَلْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ لِلْجُمُعَةِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئٰتِ اَعْمَالِنَا ط مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ. مَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللهَ شَيْئًا اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ. وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللهِ عُمَرُ رضی اللہ عنہ ط وَاَصْدَقُهُمْ حَيَآءً عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ ط وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ

رضی اللہ عنہا وفاطمۃ رضی اللہ عنہا سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ط وَحَمْزَۃُ اَسَدُ اللّٰہِ وَاَسَدُ
رَسُوْلِہٖ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ
وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَۃً ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا ط اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا
تَتَّخِذُوْھُمْ مِنْ بَعْدِیْ غَرَضًا ○ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ
اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ ط وَخَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ط
ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ط وَالسُّلْطَانُ الْمُسْلِمُ ظِلُّ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ ط مَنْ
اَھَانَ سُلْطَانَ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اَھَانَہُ اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ج
یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ
لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَکْبَرُ ○

..........★..........

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصلاۃ والسلام علی رسولہ الذی تہتدی بہ المخلوقات نسئلہ بہ فی الفردوس عظیم الدرجات۔

اللّٰھم ربّنا رب المساکین تقبلہ خالصًا لِوجھک الکریم وانفعنی بہ یوم لا ینفع مال ولا بنون واغفر لی ولِوالدی ولا ساتذتی ولکل من استفدت منہ فی مسالک العلم والھدی انک علی کل شیءٍ قدیر وبالاجابۃ جدیر۔ (آمین)

زبرہ

العبد الضعیف محمد عبد القادر جیلانی